﴿... اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِاللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ*﴾ (آل عمران: ٧٤) ﴿... عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا*﴾ (بنی إسرائیل: ٨٠)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۱ | جمعہ ۴ نومبر ۱۹۹۴ء | شمارہ ۴۴

اس مسجد کی عظمت آپ کی اس عظمت کے ساتھ وابستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی نگاہ میں آپ کی ہوگی اور خدا کی نظر میں آپ کی عظمت آپ کی عاجزی، تقویٰ اور اس طرز عمل سے وابستہ ہے جو آپ خدا اور اس کے بندوں کے ساتھ تعلق میں اختیار کرتے ہیں

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح اور جماعت احمدیہ امریکہ کے ۴۶ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روئیداد

جماعت احمدیہ امریکہ کے ۴۶ ویں جلسہ سالانہ اور نئی مسجد بیت الرحمٰن کا باقاعدہ افتتاح ۱۴ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو بعد از نماز جمعہ مقرر تھا۔ جلسہ گاہ کی وسیع و عریض مارکی کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ خوبصورت اسٹیج کی پشت پر بہت بڑا بینر لگایا گیا تھا جس پر کلمہ طیبہ اور اس کا انگریزی ترجمہ لکھا تھا۔ ایک طرف منارۃ المسیح تھا جس کی شعاعیں سیٹلائیٹ کے ذریعہ ساری دنیا میں پھیلتی ہوئی دکھائی گئی تھیں۔ بینر کی ایک جانب Love for All Hatred for None کا حسین مقولہ درج تھا۔ غرضیکہ نہایت ایمان افروز ماحول تھا۔ VIP یعنی معززین کی بڑی تعداد افتتاحی اجلاس میں شرکت کے لئے حاضر تھی جن میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے سینیٹرز اور کانگرس مین بڑی تعداد میں موجود تھے۔ خواتین بھی بڑی تعداد میں تشریف فرما تھیں جنہیں خاص طور پر اس تقریب میں شرکت کے لئے بلایا گیا تھا۔ اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے نمائندے بھی کثیر تعداد میں موجود تھے جنہوں نے اس تقریب کی رپورٹنگ کرنی تھی۔ حاضرین جلسہ کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں سے تجاوز کر چکی تھی۔ جلسہ گاہ کے ایک طرف کھانے کا انتظام بھی تھا۔ احمدی خواتین اپنی الگ جلسہ گاہ میں ہزاروں کی تعداد میں موجود تھیں۔ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ امریکہ کی طرف سے مسجد بیت الرحمٰن کے افتتاح کے مبارک موقعہ پر انگریزی زبان میں بہت ہی خوبصورت سووینئر شائع کیا گیا جس کے سرورق پر مسجد کی خوبصورت تصویر اور پشت کی جانب مسجد کے گنبد اور مینارے کی ایک اور پہلو سے جھلک دکھائی گئی تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۴ بجکر ۲۰ منٹ پر جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔ حاضرین نے کھڑے ہو کر پر جوش نعروں سے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور نے اسٹیج پر تشریف فرما مہمانوں سے مصافحہ کیا اور ہر ایک کی خیریت دریافت فرمائی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم و محترم عابد حنیف صاحب، پریذیڈنٹ بوسٹن جماعت نے کی اس کے بعد اس کا انگریزی ترجمہ سنایا۔ بعد ازاں مکرم ظفر احمد سرور صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے" ترنم سے سنائی اور اس کے بعد اس کا منظوم انگریزی ترجمہ مکرم ڈاکٹر یوسف لطیف صاحب نے نہایت خوبصورت انداز میں ترنم سے پیش کیا۔ اس کے بعد دو درجن سے زائد انتہائی معزز مہمانوں نے حضور کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اور مسجد کی تعمیر پر مبارکباد پیش کی۔

اس موقعہ پر مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا اور جماعت کی عالمگیر سرگرمیوں اور خدمت خلق کا مختصر جائزہ پیش کیا۔ آپ نے مسجد بیت الرحمٰن کی تعمیر کے سلسلہ میں احباب و خواتین کی مالی قربانیوں کا خاص طور پر ذکر کیا نیز تعمیر کمیٹی کے ممبران کی محنت کو خراج تحسین پیش کیا۔

افتتاحی تقریب میں مختلف Citations پیش کئے گئے۔ مختلف میئرز نے سپاسنامے پیش کئے۔ مقامی کاؤنٹی کے نمائندگان نے خطاب کیا۔ اس موقعہ پر کینیڈا کی وزیر اعظم کا تہنیتی پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۶ بجکر ۵ منٹ پر خطاب کا آغاز فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے تمام معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جن میں سے بعض بہت دور دور کے فاصلے طے کر کے اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ حضور نے ان کے لئے دعا کی اور فرمایا کہ اس مسجد کے افتتاح میں شرکت کے لئے ہم آپ کے ممنون ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس موقعہ پر مجھے ساری دنیا سے تہنیتی پیغامات وصول ہو رہے ہیں۔ بعض کے نام یہاں پڑھ کر سنائے گئے اور بعض کے نہیں سنائے جا سکے۔ حضور نے فرمایا کہ پاکستان جہاں ہمارا ہیڈ کوارٹر ہے وہاں سے خوشی اور افسردگی کا ملا جلا پیغام موصول ہوا ہے۔ وہ اس شاندار مسجد کے افتتاح پر بہت خوش ہیں لیکن اس بات پر بہت افسردہ ہیں کہ ان کے اپنے ملک میں ان کی مساجد گرائی جا رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا لیکن یہی زندگی ہے ہمیں اس کا مقابلہ کرنا ہے اور جو کچھ بھی ہو مصمم ارادہ کے ساتھ امن کے حصول کے لئے مسلسل آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ مسجد امن کی علامت ہے۔ پھر فرمایا کہ تقریبات کے موقعہ پر اچھے خوبصورت لباس پہننا اور زینت اختیار کرنا اور سجاوٹ کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے اور ایک عام دنیا کا دستور ہے۔ مساجد کے تعلق میں اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کو قرآن کریم میں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ "خذوا زینتکم عند کل مسجد" کہ جب بھی وہ مسجد جائیں انہیں ایک خاص خوشی اور مسرت کا احساس ہونا چاہئے اور انہیں خاص طور پر تیار ہو کر مسجد میں جانا چاہئے۔ اسی طرح یہ آیت یہ بھی بتاتی ہے کہ تمام مساجد ایک ہی جیسا تقدس کا مقام رکھتی ہیں۔ خواہ کوئی مسجد بڑی ہو یا چھوٹی اور سادہ۔

باقی صفحہ نمبر ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں

ولنگ برو (Willingboro) امریکہ میں ایک نئی مسجد کا سنگ بنیاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۴ء بروز منگل ولنگبرو میں ایک نئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ آپ اسی روز بعد دوپہر قریباً پونے تین بجے واشنگٹن ڈی۔ سی۔ سے بذریعہ کار ولنگبرو میں ورود فرما ہوئے تھے جہاں مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نائب امیر دوم امریکہ، صدر جماعت فلاڈلفیا مکرم منیر احمد حامد صاحب، صدر نارتھ جرسی جماعت مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب چوہدری، مکرم مختار احمد صاحب چیمہ مبلغ نیویارک کے علاوہ فلاڈلفیا، نارتھ جرسی اور ولنگبرو کے قریباً چار صد احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔

ولنگبرو پہنچنے کے فوراً بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر، مکرم منیر حامد صاحب، مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب، مکرم مختار احمد چیمہ صاحب کے علاوہ مکرم بشارت احمد صاحب باجوہ، مکرم مبارک احمد صاحب اور مکرم رحمت اللہ باجوہ صاحب نے بالترتیب جرمنی، کینیڈا اور پاکستان کی نمائندگی میں بنیاد میں اینٹیں رکھیں۔ اسی طرح کلکتہ کے ایک دوست نے انڈیا کی نمائندگی کی۔ اسی طرح دو بچوں (ایک بچی اور ایک بچہ) نے نمائندہ واقفین نو کی حیثیت سے اینٹیں رکھیں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

ولنگبرو میں مختصر قیام کے دوران حضور ایدہ اللہ نے نماز ظہر و عصر کے بعد تین بچوں نصرت شیخ، نورین سحر اور نیاز بٹ کی آمین کروائی اور ولنگبرو، نارتھ جرسی اور فلاڈلفیا کی تقریباً ۱۳۵ فیمیلیز کے ۵۰۰ افراد کو شرف ملاقات سے نوازا اور بوزنین افراد کے ایک گروپ سے خطاب فرمایا۔

مختصرات

ہفتہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۴ء:

آج ۳۰ اپریل کے پروگرام "ملاقات" کی ریکارڈنگ پیش کی گئی جس میں چند انگریز احمدیوں نے شمولیت کی تھی۔ حضور انور نے پاکستان سے اپنے سفر ہجرت کے ایمان افروز حالات اور واقعات بیان فرمائے اسی طرح شریک مجلس بشیر احمد آرچرڈ صاحب نے (جو اس وقت سب سے پرانے انگریز احمدی مبلغ اسلام ہیں) اپنی زندگی کے بعض حالات بتائے اور بالخصوص پہلی بار قادیان جانے کی تفصیل بیان کی۔ بعد ازاں حضور نے متفرق سوالات کے جوابات دئے۔ ساری گفتگو انگریزی میں ہوئی۔

اتوار ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۴ء:

۱۴ مئی کے پروگرام ملاقات کی ایک ریکارڈنگ دکھائی گئی۔ اس میں نائجیریا کے چار احمدی دوستوں نے حضور انور سے مندرجہ ذیل سوالات کئے:-

(۱) کیا سگریٹ نوشی حرام ہے؟

(۲) کیا اسلام کا پیغام طاقت سے پھیلایا جا سکتا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور نے اسلامی طرز حکومت کی وضاحت فرمائی اور سیکولر نظام حکومت کے صحیح مفہوم کی وضاحت فرمائی۔

(۳) کیا مرحوم والدین کی طرف سے عید پر قربانی دی جا سکتی ہے؟

(۴) عرب مسلمانوں کا احمدیت کے بارہ میں کیا رویہ ہے؟

(۵) اس وقت عملاً دنیا جہنم بنی ہوئی ہے ایسے لوگوں کو نجات کا پیغام کیسے دیا جا سکتا ہے؟

سوموار، منگل ۱۷، ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۴ء:

ان دو دنوں میں علی الترتیب ۴ مئی اور ۵ مئی کے پروگرام ملاقات کی ریکارڈنگ دکھائی گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان میں معاندین احمدیت کے اعتراضات کے جواب ارشاد فرمائے ہیں۔

بدھ اور جمعرات، ۱۹ اور ۲۰ اکتوبر ۱۹۹۴ء:

ان دو دنوں میں ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۸ اور ۹ دکھائی گئی۔

جمعہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۴ء:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پروگرام ملاقات نشر نہیں ہوا۔

حضور نے فرمایا کہ ہر موقعہ و تقریب کے لئے خاص قسم کے لباس پہنے جاتے ہیں۔ مسجد میں آنے کے لئے کس قسم کا لباس پہننا چاہئے؟ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "لباس التقویٰ ذالک خیر" یعنی تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے۔ اس لئے اگر آپ تقویٰ اور خدا کے خوف کے بغیر مسجد میں داخل ہوتے ہیں تو مسجد کے تقاضوں کو فراموش کرنے والے ہیں۔

حضور نے سورہ الاعراف کی آیت ۳۰ کے حوالے سے بتایا کہ جب بھی تم کسی مسجد میں جاؤ تو خدا تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے لئے جاؤ۔ "وادعوہ مخلصین لہ الدین" اور اللہ تعالیٰ کے لئے فرمانبرداری کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارو۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے مساجد کی صفائی پر بھی بہت زور دیا ہے۔ ظاہری صفائی پر بھی اور باطنی صفائی پر بھی۔ حضور انور نے قرآن مجید کی آیات اور احادیث کے حوالے سے اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے گھروں کو اور خاص طور پر مساجد کو صاف ستھرا رکھیں تو اس سے انہیں اللہ کی رضا حاصل ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی بعض مثالیں بھی پیش فرمائیں اور بتایا کہ آپؐ مسجد کی صفائی کا کس قدر خیال رکھتے تھے۔

حضور نے فرمایا کہ اگرچہ اسلام میں صفائی پر بہت زور دیا گیا ہے اور اصل صفائی و پاکیزگی تو دل کی پاکیزگی ہے لیکن کوئی یہ نہ سمجھے کہ کسی مسلمان کو اس بات کی اجازت ہے کہ وہ کسی شخص کو مسجد میں داخل ہونے سے اس لئے روک دے۔ کہ فلاں شخص دل کا گندا ہے۔ اور وہ روحانی لحاظ سے صاف نہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے نجران کے عیسائیوں کے ایک وفد کا ذکر فرمایا جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں مدینہ آئے اور آپؐ نے انہیں مسجد میں خدا کی عبادت کے لئے اجازت مرحمت فرمائی۔ اسی طرح ایک موقعہ پر بعض مشرکین آنحضرتؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے انہیں مسجد میں آکر بعض معاملات پر گفتگو کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جب بعض صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ کیا قرآن کریم میں مشرکین کو نجس اور پلید قرار نہیں دیا گیا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ دل کی پلیدی مسجد کی پاکیزگی کو گندا نہیں کرتی۔ اس لئے مسجد میں کسی انسان کا داخلہ ممنوع نہیں البتہ مسجد میں خدائے واحد کے سوا کسی اور کی عبادت کرنا منع ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جب تمام مساجد جو خدائے واحد کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں خواہ وہ سادہ ہوں یا بہت پر شکوہ وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں یکساں ہیں اور ایک ہی جیسا مقام رکھتی ہیں تو پھر خانہ کعبہ کو سب سے زیادہ مقدس مسجد کیوں کہا جاتا ہے اور مسجد نبوی کو غیر معمولی عظمت کیوں دی جاتی ہے؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ کسی عمارت کا مقدس ہونا دو وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اگر کسی عمارت کی تعمیر کا مقصد پاکیزہ ہے تو وہ عمارت خاص تقدس حاصل کر لیتی ہے اور اگر ایک سے زیادہ عمارتیں کسی پاکیزہ غرض و غایت کے تحت بنائی جاتی ہیں تو وہ سب مقدس ہی کہلائیں گی اور اس پہلو سے ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی جا سکتی۔

لیکن کسی عمارت کا تقدس اس عمارت میں رہنے والوں یا کثرت سے وہاں آنے جانے والوں کے تقدس کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ گھر بظاہر ایک جیسے ہی ہوتے ہیں لیکن بعض دفعہ کسی گھر کے ساتھ وابستہ مقدس افراد کی یاد اور ان کی عظمت اس گھر کو مقدس بنا دیتی ہے۔ اس پہلو سے خانہ کعبہ کو ایک خاص عظمت حاصل ہے۔ یہ وہ گھر ہے جو تمام بنی نوع انسان کے لئے خدائے واحد کی عبادت کی غرض سے بنایا گیا اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام نے دعاؤں کے ساتھ اس کی بنیادیں اٹھائیں اور ان لوگوں کے لئے بھی دعائیں کیں جو ان کے ہزاروں سال بعد اس گھر میں آنے والے تھے۔

حضور نے فرمایا یہ وہ گھر تھا جو خدائے واحد کی عبادت کے لئے بنایا گیا لیکن پھر ایک وقت آیا کہ اس میں ۳۶۵ بت رکھے گئے لیکن ان بتوں نے اس گھر کی عظمت کو کم نہیں کیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب اس گھر کو بتوں سے صاف کیا تو آپؐ نے خانہ کعبہ کو گرا کر اس کی دوبارہ تعمیر کا حکم نہیں فرمایا۔ اگرچہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مسجد کو ہمیشہ خدائے واحد کی عبادت کے لئے پاک و صاف رکھیں لیکن ہر انسان خدا کے گھر میں آنے کا حق رکھتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم کے مطابق خدا کے تمام گھروں کی عزت و تکریم ضروری ہے خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت کے حوالے سے بتایا کہ اسلامی جہاد کا یہ مطلب نہیں کہ مسلمان کو صرف مسجد کے تقدس کی حفاظت کرنی ہے بلکہ اسے ہمیشہ مذہبی آزادی کے حق میں کھڑا ہونا چاہئے اور اگر یہودیوں یا عیسائیوں کے کسی معبد پر حملہ ہو تو مسلمان کا فرض ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے بھی اٹھ کھڑا ہو۔ اور اگر وہ اس راہ میں مارا جائے تو وہ خدا کی نظر میں شہید کہلائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام کی حقیقت قرآن کریم اور بانی اسلام حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی اور آپ کے عملی نمونہ سے معلوم کی جا سکتی ہے۔ بعد میں کسی مخصوص زمانے کے لوگوں کے کردار کے حوالے سے اسلام کو سمجھنا درست نہیں۔ اسی طرح جیسے قرون وسطیٰ میں مسیحیت کے نام پر ڈھائے جانے والے مظالم کی روشنی میں مسیحیت کی حقیقت کو معلوم کرنا درست نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ مساجد کی تعمیر ان کی ظاہری شان و شوکت اور ان کے ساتھ ملحقہ سروسز پر فخر کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایسی سروسز مسجد کی عظمت کو بڑھاتی ہیں؟ حضور نے قرآن مجید کی آیات کے حوالے سے بتایا کہ مسجد میں کثرت سے آنے والے تمام لوگ ایسے نہیں ہوتے جو خدا کی رضا کو حاصل کرنے والے ہیں۔ صرف وہی اس کی رضا کو حاصل کرتے ہیں جو عاجزی و انکساری کے ساتھ خالصۃً خدا کی عبادت کے لئے وہاں آتے ہیں اور ان میں کسی قسم کی ریا یا نمود و نمائش نہیں ہوتی۔ حضور نے فرمایا کہ اس مسجد کے متعلق بار بار کہا گیا ہے کہ یہ بہت ہی شاندار، خوبصورت اور پر شکوہ عمارت ہے لیکن میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس مسجد کی عظمت آپ کی اس عظمت کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو خدا کی نگاہ میں آپ کی ہوگی۔ خدا کی نظر میں آپ کی عظمت، آپ کی عاجزی، آپ کے تقویٰ اور خدا خوفی اور آپ کے اس طرز عمل سے وابستہ ہے جو آپ خدا تعالیٰ کے ساتھ اور اس کی بندوں کے ساتھ تعلق میں اختیار کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو مسجد میں کثرت کے ساتھ آئیں گے یہ ضروری نہیں کہ صرف وہی خدا کے محبوب ہیں اور وہ لوگ نہیں جو کثرت کے ساتھ مسجد میں نہیں آتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک زمانہ آئے گا جب مساجد بظاہر لوگوں سے بھری ہوئی ہونگی لیکن ہدایت سے خالی ہونگی۔ سوال یہ ہے کہ پھر ہمیں کس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ کون خدا کا زیادہ تقویٰ رکھتا ہے اور کون کم۔ سو اس کی کچھ علامات ہیں۔ حضور نے سورۃ العنکبوت کی آیت ۴۶ کے حوالے سے بتایا کہ وہ لوگ جو حقیقت میں نماز پر قائم ہونے والے ہیں ان کے کردار میں مثبت تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ جب مسجد سے واپس لوٹتے ہیں تو وہ اسی حالت پر نہیں ہوتے جس کے ساتھ وہ مسجد میں داخل ہوئے تھے بلکہ وہ پہلے سے زیادہ خدا کے قریب ہو چکے ہوتے ہیں اور خدا کے قرب کے نتیجہ میں برائیوں سے اور گناہوں سے اور ان باتوں سے جنہیں خدا تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے اور معاشرہ کے امن کو برباد کرنے والی چیزوں سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا مسجد تو بن گئی ہے لیکن سچے عبادت گزار بنانا زیادہ مشکل کام ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں احمدیوں سے اور خصوصاً امریکہ کے احمدیوں سے یہ چاہتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے نقطہ نظر سے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ خدا والے دنیا داروں سے منفرد اور ممتاز ہوتے ہیں۔ اگر آپ خدا والے ہو جائیں تو آپ تمام لوگوں کے لئے نمونہ بن جائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآنی تعلیم کی رو سے بنیادی طور پر تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کی تعمیر کا مقصد اور تمام مذاہب کی تعلیم کی بنیادی غرض ایک ہی تھی کہ ایک خدا کی عبادت کی جائے اور خدا کے نام پر معاشرہ کے غریب اور نادار افراد کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے اور تمام بنی نوع انسان میں باہمی محبت اور تہذیب پیدا کی جائے۔ پس تمام مذاہب کا بنیادی مقصد خدائے واحد کی عبادت اور نوع انسانی کو وحدت کی لڑی میں پرونا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج نوع انسانی کو جن مسائل کا سامنا ہے میں تمام لوگوں کو دعوت دیتا ہوں کہ آئیں مساجد، مندر، یہودیوں کی عبادت گاہوں، گرجا گھروں اور متفرق معابد کے ذریعہ ہم سب مل کر نوع انسانی کو اکٹھا کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں کیونکہ ہم سب کے بنیادی مقاصد ایک ہی ہیں۔ ہمیں لازماً نوع انسانی کو متحد کرنا ہوگا اور ایسا صرف واحد و یگانہ خدا پر ایمان اور بنی نوع انسان کو اس کے قریب لا کر ہی ممکن ہے اور یہی اس مسجد کی تعمیر کا مقصد ہے۔ جب تک آپ اس مقصد کو پیش نظر رکھیں گے، یہ مسجد عظمت والی رہے گی ورنہ اس کی حیثیت صرف گارے اور اینٹوں کی بنی ہوئی ایک عمارت کی ہوگی اس کے سوا کچھ نہیں۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ پھر مہمانوں کے ساتھ ایک ریفریشمنٹ میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

دوسرے دن ۱۵ اکتوبر کے پہلے اجلاس کا آغاز صبح دس بجے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مبارک کوکوئی صاحب نے کی جس کا انگریزی ترجمہ مکرم موسیٰ اسد صاحب نے کیا۔ ازاں بعد مکرم اطہر ملک صاحب نے نظم پیش کی اور مکرم منیر حامد صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم افتخار احمد صاحب نے "احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریوں" کے موضوع پر تقریر کی اور دوسری تقریر مکرم انور محمود خان صاحب نے کی ان کی تقریر کا موضوع تھا "احمدیت کے مقاصد"۔ دوسرے دن پہلے اجلاس کی تیسری تقریر مکرم اظہر حنیف صاحب مربی سلسلہ کی تھی انہوں نے اسلامی عائلی اقدار کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد حضور کا خواتین کے اجلاس میں فرمودہ خطاب ریلے کر کے مردانہ جلسہ گاہ میں سنایا گیا۔

احمدی خواتین سے حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور نے خواتین کو اولاد کی تربیت خصوصاً انہیں نماز کی عادت ڈالنے کے سلسلے میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت کی کہ اگر انہوں نے بچپن میں اپنی اولاد کی تربیت نہ کی تو انہیں بعد میں بہت افسوس ہوگا۔ مردوں پر بھی اولاد کی تربیت کی بڑی ذمہ داری ہے لیکن مردوں کو وہ خصوصیت یا بہتر موقع حاصل نہیں جو ماؤں کو ہوتا ہے۔ کیونکہ ماں کو بچے سے زیادہ قریب رہنے اور زیادہ دیر تک ان کی تربیت کا موقعہ ملتا ہے۔ جو مائیں بچوں کو مسجد سے وابستگی کی تربیت دینے میں غفلت برتتی ہیں انہیں بعض اوقات خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حضور نے اس سلسلہ میں نماز باجماعت کی اہمیت مسجد سے تعلق کی ضرورت اور بچوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ اس کے گہرے تعلق پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے اپنے بچپن کے زمانے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی والدہ حضرت ام طاہرؓ پانچ وقت مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کرنے کی عادت ڈالنے میں اتنی شدت اختیار فرماتی تھیں کہ آپ نے مسجد مبارک کے مؤذن کو یہ ہدایت کر رکھی تھی کہ اگر میں صبح کی نماز کے لئے خود بیدار نہ ہوں تو وہ مجھے زبردستی بیدار کر کے مسجد میں لے جایا کریں۔ حضور نے بڑی رقت آمیز آواز میں اپنی والدہ مرحومہ کے اس انداز تربیت کا ذکر فرمایا اور ماؤں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے علاوہ حضور نے احمدی خواتین کو اسلامی پردہ اپنانے کی تلقین کی۔ آپ نے فرمایا کہ ضروری نہیں کہ پاکستانی طرز کا برقعہ استعمال کیا جائے البتہ پردہ کی روح کو قائم رکھنا ضروری ہے۔ مردوں کو اپنی عورتوں پر اس سلسلہ میں غیر معمولی سختی نہیں کرنی چاہئے لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ انہیں اسلامی پردے کی روح قائم رکھنے پر زور دیں۔ ماؤں کو اپنی بچیوں کی اسلامی تربیت کا خاص خیال رکھنا چاہئے کیونکہ اگر وہ خود اسلامی قدروں کے خلاف قدم اٹھائیں گی تو ان کی بچیاں لازماً ان سے چند قدم آگے جائیں گی اور یہ بات احمدیت کے مستقبل کے لئے کوئی اچھی فال نہیں ہوگی۔ حضور نے خواتین کی قربانیوں اور خلافت سے وابستگی کے جذبہ پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ حضور کا خطاب ۲۵۔۱۲ پر ختم ہوا اور پھر دعا کے بعد حضور وہاں سے رخصت ہوئے۔ حضور کے خطاب کے بعد دوپہر کے کھانے کا وقفہ تھا جس دوران ہزاروں کی تعداد میں مسیح موعودؑ کے مہمانوں نے لنگر کا کھانا کھایا۔ ازاں بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں احباب نے ظہر و عصر کی نمازیں ادا کیں۔

اس جلسے میں خدا کے فضل سے بوزنین مہمانوں کی تعداد بھی کافی تھی اس لئے خاص طور سے بوزنین زبان میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

آخری اجلاس

جلسہ سالانہ کا آخری اجلاس بعد دوپہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر شروع ہوا۔ اجلاس کا آغاز مکرم حافظ سمیع اللہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم سے کیا اس کے بعد برادر طارق شریف صاحب نے تلاوت کردہ آیات کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم رشید بھٹی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم "اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار" ترنم سے پیش کی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

(دوسری قسط)

احمدی مسلم خواتین کے تعلق باللہ کے ایمان افروز واقعات

خطاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۹۳ء بر موقع جلسہ سالانہ (مستورات) بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ، برطانیہ

حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ

لکھتی ہیں کہ ۱۹۳۰ء میں میں ٹائیفائیڈ سے سخت بیمار ہو گئی۔ بیماری کے ابتدائی ایام میں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے مکان کی چھت پر سیڑھیوں کے راستے گئی ہوں لیکن جب میں نیچے اترنے لگی ہوں تو وہ سیڑھیاں غائب ہیں۔ اب میں سخت گھبراتی ہوں کہ کس رستے سے اتروں۔ اس وقت دیکھا کہ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا (یعنی حضرت ام المومنین) نیچے کھڑی ہیں اور فرماتی ہیں چھلانگ لگا دو میری گود میں آ جاؤ گی۔ کہتی ہیں میں ڈرتی ہوں میں چھلانگ نہیں لگاتی پھر فرماتی ہیں چھلانگ لگا دو میری گود میں آ جاؤ گی۔ پھر میں ڈر جاتی ہوں پھر تیسری دفعہ فرمایا چھلانگ لگا دو میری گود میں آ جاؤ گی تب میں نے چھلانگ لگائی اور آپ نے مجھے اپنی گود میں پھول کی طرح لے لیا۔ اس کے بعد جب صبح اماں جان کو یہ خواب سنائی تو آپ نے تعبیر فرمائی کہ لمبی بیماری دیکھو گی، کافی تکلیف اٹھاؤ گی لیکن بالآخر ضرور شفا پا جاؤ گی۔ مراد یہ تھی کہ دو دفعہ انکار کیوں کیا ہے پہلی مرتبہ ہی چھلانگ لگا دیتی تو اللہ کے فضل سے جلدی بلا ٹل جاتی۔ کہتی ہیں ایسا ہی ہوا بہت لمبی تکلیف دیکھی مگر بالآخر حضرت اماں جان کی گود میں آ گئی اور پھر اس کے بعد ساری زندگی اچھی صحت سے کٹی ہے۔

سلیمہ بی بی صاحبہ کھیوہ باجوہ

بیان کرتی ہیں کہ مجھے شدید بخار ہوا۔ ڈاکٹر کو بلایا گیا اس نے بتایا کہ ٹائیفائیڈ کا دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ تمام اہل خانہ میری زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔ ڈاکٹر نے مجھے بے علاج سمجھا اور میں نے بھی محسوس کیا کہ میری زندگی کا چراغ گل ہونے والا ہے۔ اس رات میں نے بہت دعائیں کیں۔ اور رویا میں دیکھا کہ ہمارے گاؤں کے قریب ایک ریت کا ٹیلہ ہے اور سارا گاؤں اس پر اکٹھا ہے اور سبز لباس والے درویش دو اونٹوں کو گھما رہے ہیں۔ پھر ان میں سے ایک کہنے لگا کہ جب ان اونٹوں کا اکیسواں پھیرا آیا تو اس لڑکی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر جائے گی۔ پھر گاؤں کے تمام لوگوں نے یک زبان ہو کر پوچھا کہ اس لڑکی کے بچنے کی کوئی ایک صورت بھی ہے تو اس پر وہ سبز پوش بوڑھا ملنگ کہنے لگا اگر اس کا باپ اپنی تمام جائداد اس کاغذ پر لکھ دے تو ہم اس لڑکی کو بچا سکتے ہیں۔ میرے باپ کا رنگ اس وقت زرد تھا لیکن اس لفظ سے اس کے غمگین چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ کہنے لگا صرف جائداد؟ میں تو اپنی جان بھی لکھ کر دینے کو تیار ہوں۔ چنانچہ اس آدمی نے وہ کاغذ آگے بڑھایا اور میرا باپ قلم پکڑ کر دستخط کرنے لگا۔ اس پر میں نے اپنے باپ کا ہاتھ پکڑ لیا کہ میں اپنے خوشحال باپ کو افلاس زدہ نہیں دیکھ سکتی اے میرے پیارے باپ میں اپنے بھائیوں کو ننگے جسم نہیں دیکھ سکتی اور پھر میں نے اس ملنگ کی طرف منہ کر کے کہا کہ تمہارا میری جان کے ساتھ کیا تعلق۔ یہ تمام چیزیں تو اس خداوند کریم کے ہاتھ میں ہیں جو ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔ تمہاری یہ شاطری اب زیادہ دیر نہیں چل سکتی۔ اب مقدس مسیح کا زمانہ شروع ہو چکا ہے۔ تمہاری تلواریں زنگ آلود ہو چکی ہیں۔ تم مسیح کی تلوار سے ڈرو اور پھر میں اونچی آواز میں پڑھتی ہوں۔

الا اے دشمن نادان و بے راہ
بترس از تیغ بران محمد

اتنے میں لوگوں کی چہ میگوئیاں ہوتی ہیں کہ اس لڑکی کا ماموں محمد لطیف آ گیا ہے۔ اس کا نام سنتے ہی ملنگ کا رنگ اڑ گیا اور وہ فوراً بھاگ اٹھا۔ پھر لوگوں نے کہا کہ ربوہ میں ابراہیم بقاپوری آ رہے ہیں اس پر ایسا معلوم ہوا جیسے اس لفظ نے ملنگ پر جادو کا سا اثر کر دیا (یعنی بھاگا ابھی نہیں اس کے بعد بھاگتا ہے)۔ پھر اس کا رنگ اور فق ہو گیا اور اس نے اپنا سامان سمیٹنا شروع کر دیا۔ وہ جلدی سے بھاگ جانا چاہتا ہے لیکن لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ پکڑو پکڑو۔ یہ واقعہ تو رویا میں ہوا لیکن کہتی ہیں صبح تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں روبصحت ہونا شروع ہو چکی تھی اور سارے گھر والوں نے اور گاؤں والوں نے یہ معجزہ دیکھا کہ اس لاعلاج بیماری سے جسے ڈاکٹروں نے مرض الموت قرار دیا تھا وہ کلیۃً شفا پا گئی۔ یہ توحید کی برکت بھی ہے جو اس رویا میں بیان ہوئی ہے۔ بعض دفعہ خواتین اس قسم کی رویا سے ڈر جاتی ہیں اور ان کی آزمائش بھی کی جاتی ہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کے ساتھ یہ سلسلہ لمبے عرصے تک چلتا رہا۔ خواب میں ایک ڈائن نما عورت آیا کرتی تھی اور شرک کی تعلیم دیتی تھی کہتی تھی ورنہ یہ بچہ مار جاؤں گی۔ لیکن ہر دفعہ اس کو دھتکار دیتی تھیں "مجھے کوئی پرواہ نہیں جتنے بچے مرتے ہیں مر جائیں مگر میں شرک نہیں کروں گی"۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے کچھ عرصہ اس ابتلاء میں رکھا پھر ان کی شنوائی ہوئی، توحید نے اپنی چمکار دکھائی اور رویائے صالحہ کے ذریعے ان کو حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کا بلند مرتبہ اور مقام دکھایا گیا اور باقی بچوں کی خوش خبریاں دی گئیں۔ چنانچہ وہ سارے بچے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پھولنے پھلنے والے بہت ہی مخلص خاندان کے سربراہ بنے ہوئے ہیں۔

نفیسہ طلعت صاحبہ اہلیہ وارنٹ آفیسر مرزا سعید صاحب

لکھتی ہیں۔ یہ رویا دو اگست ۱۹۸۲ء کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ میں کل بیان کر چکا تھا اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ یہ وہی رویا ہے جس میں نام ابھرنے کا ذکر ہے لیکن حوالہ نہیں دیا تھا۔ (روزنامہ الفضل ۲ اگست ۱۹۸۲ء میں شائع ہوئی ہے)۔

ہمارے گھر کی بچیوں میں سے **لبنیٰ عزیزم قمر سلیمان احمد کی بیگم** آرڈیننس سے کچھ دیر پہلے رویا میں دیکھتی ہیں کہ تمام احمدی ابا جان کی کوٹھی میں جمع ہیں۔ (ابا جان سے مراد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں)۔ اور کوٹھی کے چاروں طرف خندقیں کھودی ہوئی ہیں اور ایسا ہے کہ جیسے جنگ خندق ہو رہی ہے چھوٹی آپا، میرے بھائی ماجد کو کہہ رہی ہیں کہ یوں تو ہمیں یہی حکم ہے کہ سب کچھ برداشت کرو اور کچھ نہ کہو مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم ہاتھوں میں چوڑیاں پہن لو۔ یہ جو رویا ہے یہ اس طرح پوری ہوئی کہ اس رویا کے چند دن بعد ہی وہ آرڈیننس ظاہر ہوا اور ربوہ سے انگلستان کے سفر سے پہلی رات میں نے اسی کوٹھی میں گزاری ہے جس کے گرد یہ خوش خبری تھی کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کا پہرہ ہو گا اور روحانی معنوں میں ایک خندق کھودی جائے گی جس سے کوئی حملہ آور وہاں نہیں پہنچ سکے گا۔

امۃ الحفیظ صاحبہ کابل والی

جو مرزا نصیر احمد صاحب چٹھی مسیح کی والدہ تھیں انہوں نے اٹھائیس اور انتیس اپریل کی رات کو ایک خواب دیکھا یہ وہ رات تھی جس کے بعد دوسری صبح میں نے کراچی کے لئے روانہ ہونا تھا اور وہاں سے انگلستان کے لئے جہاز پکڑنا تھا۔ حالات بہت سنگین تھے۔ چاروں طرف پانچ مختلف انٹیلی جنس کے نمائندوں کے پہرے تھے اور ایک ایک حرکت اور سکون کی خبر حکومت کو دی جا رہی تھی۔ اس وقت بصیغہ راز ہمارا قافلہ آدھی رات کو ربوہ سے روانہ ہوا صبح ربوہ میں مشہور ہوا کہ گویا میرا قافلہ اسلام آباد روانہ ہو گیا ہے۔ اور یہی باتیں ہو رہی تھیں چہ میگوئیاں تھیں کہ میں اسلام آباد چلا گیا ہوں تو انہوں نے رویا دیکھی اور اس رویا میں ان کو صاف دکھائی دیا کہ قصر خلافت کے پاس ایک ایسا کمرہ بنایا گیا ہے جس میں شیشے کی کھڑکیاں ہیں اور اس کمرے میں میں داخل ہو جاتا ہوں اور وہ کمرہ ہوا میں اڑتا ہوا کسی محفوظ مقام کی طرف چلا جاتا ہے۔ دوسرے دن صبح جب یہ باہر نکلیں، گول بازار کا چکر لگانا شروع کیا تو ہر جگہ لوگ میرے متعلق یہی باتیں کر رہے تھے کہ وہ تو اسلام آباد چلے گئے ہیں تو ہر جگہ ان کو کہتی تھیں کہ تم کیا باتیں کر رہے ہو مجھے خدا نے بتایا ہے کہ وہ باہر جا چکے ہیں ہوائی جہاز میں اڑ کر وہ کہیں چلے گئے ہیں اور یہ بات ایسی خطرناک تھی کہ اگر یہ لوگ مان جاتے اور اس بات کو شہرت ہو جاتی تو رستے روکنے کے بہت سے سامان حکومت کے پاس تھے لیکن اللہ کی شان ہے ان کی بات کسی نے نہیں مانی۔ کئی جگہ دوکانداروں سے جھگڑا کرتی رہیں کہ تمہیں کس نے بتایا ہے مجھے تو خدا نے بتایا ہے اور تم کہتے ہو مجھے فلاں نے بتایا ہے۔ خدا کی بات سچی ہے کہ فلاں کی بات سچی ہے مگر انہوں نے جس شان کے ساتھ اور صفائی کے ساتھ رویا دیکھی اسی طرح پوری ہوئی۔

اس ضمن میں ایک رویا عزیزہ فائزہ کی بھی آپ کو بتا دیتا ہوں۔ جب ہم روانہ ہوئے تو ہم نے جھنگ جانے کے لئے لالیاں کی طرف کی سڑک پکڑی جس کے رستے میں ایک جگہ سڑک سیلابوں کی وجہ سے ٹوٹی ہوئی تھی اور وہاں کچھ لمبے چوغوں والے فقیر نما لوگ موجود تھے۔ ہماری کاریں جب آہستہ ہوئی ہیں تو وہ تیزی کے ساتھ کاروں کی طرف بڑھے اور ہاتھ بڑھاتے ہوئے کچھ اشارے کر رہے ہیں اور جھانک رہے ہیں۔ ان سے ہمیں خطرہ محسوس ہوا۔ یہ واقعہ پورا کرنے سے پہلے میں آپ کو فائزہ کی رویا سنا دیتا ہوں۔ جو اس نے چند دن پہلے دیکھی تھی اس نے دیکھا کہ میں مخفی طور پر ایک قافلے کی شکل میں ربوہ سے روانہ ہوا ہوں۔ ایک جگہ جا کر سڑک ایسی ہے کہ کاریں آہستہ ہو جاتی ہیں اور آہستہ ہوتی ہیں تو لمبے چوغوں والے فقیر (بعینہ یہی بات دیکھی) جارحانہ طور پر کاروں کی طرف بڑھتے ہیں اور میں گھبراتی ہوں کہ اس سے کیا ہو گا۔ اتنے میں کوئی خاتون کہتی ہیں کہ بٹوے کھولو اور نوٹ باہر پھینکو تا کہ فقیروں کی توجہ ان نوٹوں کی طرف ہو جائے۔ یہ سنتی ہوں اچانک میری نظر سامنے پڑتی ہے سامنے کی کار سے کوئی شخص نوٹوں کی بارش باہر کر دیتا ہے اور سارے فقیر نوٹوں کی طرف دوڑ پڑتے ہیں۔ جب ہمارا قافلہ اس جگہ پہنچا جس کا میں نے ذکر کیا ہے تو ظاہری طور پر وہاں کافی تعداد میں وہ فقیر نما لوگ موجود تھے جو انٹیلی جنس کے آدمی تھے۔ فوجی چولے جن کو برانڈی کہا جاتا ہے اور بڑے بڑے بوٹ پہنے ہوئے تھے وہ ہماری کاروں کی طرف جھانکتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھے۔ اچانک سامنے والی کار سے عزیزم ادریس نصر اللہ خان جو چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب مرحوم کے صاحبزادہ ہیں ان کو پتہ نہیں کیا خیال آیا بلکہ تصرف کہنا چاہئے ان کے پاس سو سو کے نوٹوں کی ایک دتھی تھی انہوں نے اسی وقت پھاڑی اور دونوں طرف سے وہ نوٹ باہر پھینکنے شروع کر دئے اور ان فقیروں کی ساری توجہ نوٹوں کی طرف ہو گئی اور میری کار کو نظر انداز کر دیا۔ چنانچہ ہمارا قافلہ خیریت سے وہاں سے گزر گیا۔ اب دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ رویا صالحہ کے ذریعے جماعت کے تقویٰ کی خبر دیتا ہے اور اپنے

اس تعلق کی خبر دیتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ " نحن اولیائکم فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ " ہم دنیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی ساتھ ہیں اور یہ جو خبریں ہیں یہ خداتعالیٰ کی مہمانی ہے یہ خداتعالیٰ کے دسترخوان کی نعمتیں ہیں جو جماعت احمدیہ کو روز بروز تازہ بتازہ میسر آتی رہتی ہیں۔

امتہ الحی صاحبہ اہلیہ مکرم شکیل احمد صاحب طاہر قادیان لکھتی ہیں کہ رات (ان کا یہ خط ۲۸ اپریل ۱۹۸۴ء کا ہے) میں نے خواب میں دیکھا کہ نماز فجر کے بعد میرے شوہر شکیل صاحب گھر میں آکر اطلاع دیتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دارالرحمت میں پہنچ گئے ہیں اور یہ جملہ دو تین مرتبہ انہوں نے آنگن میں کھڑے ہو کر دہرایا اس کے بعد میری آنکھ کھلی تو میں نے محسوس کیا کہ جو بے چینی اور فکر تھی وہ دور ہو چکی ہے۔ وہ وہی رات ہے جس رات میں انگلستان کے سفر کے لئے روانہ ہوا ہوں۔ اور بھی بہت سی رویا ہیں لیکن اب چونکہ وقت ختم ہوا چاہتا ہے اس لئے میں بعض دوسری رویا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

اب **آصفہ بیگم کی ایک رویا** بھی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس پہ میں حیران رہ گیا تھا کہ کس حیرت انگیز طریق پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی ہے۔ جب شروع میں انگلستان پہنچا ہوں تو لازم بات ہے کہ کئی قسم کی فکریں تھیں اور میں نے ایک فیصلہ کیا تھا کہ جماعت سے کوئی گزارہ نہیں لینا، جو بھی صورت ہوگی اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے گا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انتظام فرمائے۔ رات میں نے رویا میں دیکھا کہ خداتعالیٰ نے مجھے کہا ہے کہ " تم سے نورالدین کا سلوک کیا جائے گا" نورالدین حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور آپ کے ساتھ خداتعالیٰ کا خاص سلوک تھا کہ بغیر مانگے، بغیر کسی سے طلب کے عین ضرورت کے وقت غیب سے ضروریات پوری ہوتی چلی جاتی تھیں۔ یہ رویا میں نے کسی کو نہیں بتائی لیکن دوسرے یا تیسرے دن بی بی نے خواب میں دیکھا اور مجھے صبح بڑے مسکرا کر خواب سنائی کہ میں نے دیکھا ہے کہ مسجد اقصیٰ میں مہر آپا سیدہ بشریٰ بیگم مٹھائی تقسیم کر رہی ہیں اور کوئی پوچھتا ہے کہ یہ مٹھائی کس بات کی تقسیم ہو رہی ہے تو وہ کہتی ہیں کہ اس بات کی کہ خداتعالیٰ نے میرا ذکر کر کے کہ ان کو الہام کیا ہے کہ میں تجھے نورالدین بنا رہا ہوں۔ ایک خواب مجھے دکھائی گئی ہے اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے بی بی کو رویا دکھائی اور اس کا پھر عملی ثبوت فوری طور پر ظاہر فرمایا کہ دوسرے دن جب میں دفتر گیا ہوں تو وہاں میز پر چالیس پاؤنڈ کا ایک بل پڑا تھا جو میرے کسی داماد نے رکھا تھا کہ مجھ سے لے لے۔ میں نے اس سے کہا کہ شام کو ملاقات کے وقت آ کے لے جانا حالانکہ ایک پیسہ بھی میرے پاس نہیں تھا اور ملاقات کے وقت اور اس کے درمیان میں کسی پیسے کے بظاہر آنے کا کوئی سوال بھی نہیں تھا۔ لیکن ان کے جانے کے بعد بعینہ چالیس پاؤنڈ کا تحفہ کہیں سے آگیا، ایک لفافہ دیکھا تو اس میں چالیس پاؤنڈ کا تحفہ تھا اور جب وہ آئے تو میں نے ان کو پیش کر دیا۔ یہ جو واقعہ ہے اس لئے بتا رہا ہوں کہ کس طرح خداتعالیٰ نے تائید ظاہر فرمائی ہے یعنی بعض دفعہ رویا نفس کی تمنائیں ہوتی ہیں لیکن جو رویا مبشرات ہوتی ہیں ان کے ساتھ تائیدی بیان ہوتے ہیں ایک کو رویا دکھائی جاتی ہے تو دوسرے کو اس کی تائید میں دکھائی جاتی ہے اور پھر عملی طور پر واقعات میں ان رویا کا سچا ہونا ثابت کر دیا جاتا ہے۔

مبارکہ بشیر صاحبہ دستگیر سوسائٹی کراچی لکھتی ہیں بقرعید سے یعنی عیدالاضحیہ سے تین دن پہلے رات کو مباہلہ کی کاپی پڑھی اور دعائیں کرتی ہوئی لیٹی تو خواب دیکھا کہ سترہ تاریخ کو بہت بڑا انقلاب آئے گا۔ خواب میں یہ الفاظ تین مرتبہ زور دے کر کوئی کہتا ہے۔ صبح گھر والوں کو یہ خواب سنایا اور ساتھ ہی یہ ذکر بھی کرتی ہوں کہ ۲۳ مارچ کو ہماری صد سالہ جوبلی ہے تو اس سے پہلے ۱۷ تاریخ کو انشاء اللہ کوئی انقلاب آئے گا۔ ضیاء کی موت کی خبر سن کر خیال آیا کہ دیکھو یہ خواب کس شان کے ساتھ پورا ہوئی۔

مکرم نورالدین صاحب نے کراچی سے اپنے خط میں لکھا ہے کہ ضیاء الحق کی ہلاکت سے چند روز پہلے **میری بہو نزہت بیگم** نے یہ رویا دیکھا کہ ضیاء الحق آسمان سے الٹا لٹکا ہوا ہے۔ وہ مزید لکھتے ہیں کہ ٹی وی پر جب ہم نے یہ واقعہ دیکھا تو دکھایا گیا کہ صدر کے جہاز نے تین قلا بازیاں کھائی ہیں اور پھر وہ سر کے بل گویا الٹا زمین میں دھنس گیا۔ تو کس شان کے ساتھ، کس صفائی کے ساتھ یہ رویا پوری ہوئی۔ پس وہی خدا ہے جو ہم عاجزوں کی مہمان نوازی فرما رہا ہے اور ہمارے دلوں کو تقویت بخشتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ہی ہوں جس کو تم نے اپنا رب بنایا ہے۔ پس میں اپنی ربوبیت کے نشان تم پر ظاہر کرتا چلا جاؤں گا۔ فرشتے جماعت احمدیہ پر جیسے مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں نازل ہوتے تھے آج بھی نازل ہو رہے ہیں اور کل بھی نازل ہوتے رہیں گے اگر ہم نے اپنے تقویٰ کی حفاظت کی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری و ساری رہے گا۔

ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب لکھتے ہیں ایک دن میری اہلیہ نے بتایا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ نے وسطیٰ اور سبابہ ان دو انگلیوں کو کھڑی کر کے فرمایا میں اور مسیح ایک ہیں۔ آپ بیعت سے پہلے بھی صاحب حال تھیں۔ پیغمبروں، اولیاء اور فرشتوں کی زیارت کر چکی تھیں اور ان کے خواب دیکھنے سے حضرت اقدس پر بہت ایمان پیدا ہو گیا۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ کے ایک رویا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ دیکھا کہ رات کے وقت (یہ ابھی احمدی نہیں ہوئی تھیں) اپنے مکان کے صحن میں اس طور پر انتظام میں مصروف ہیں کہ گویا بہت سے مہمانوں کی آمد متوقع ہے۔ اسی دوران میں دالان کے اندر جانے کا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ مغرب کی طرف کوٹھڑی میں بہت اجالا ہے۔ حیران ہوئیں کہ وہاں تو کوئی لیمپ وغیرہ نہیں یہ روشنی کیسی ہے۔ چنانچہ آگے بڑھیں تو دیکھا کہ وہ کمرہ روشنی سے دمک رہا ہے اور ایک پلنگ پر ایک نورانی صورت بزرگ تشریف فرما ہیں اور ایک نوٹ بک میں کچھ تحریر فرما رہے ہیں۔ والدہ صاحبہ کمرے میں داخل ہو کر ان کی پیٹھ کی طرف کھڑی ہو گئیں جب انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی شخص کمرے کے اندر آیا ہے تو انہوں نے اپنا جوتا پہننے کے لئے پاؤں پلنگ کے نیچے اتارے گویا کمرے سے چلے جانے کی تیاری کرنے لگے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے عرض کی یا حضرت مجھے تمام عمر میں کبھی اس قدر خوشی محسوس نہیں ہوئی جس قدر آج میں محسوس کر رہی ہوں۔ آپ تھوڑی دیر تو اور تشریف رکھیں۔ چنانچہ وہ بزرگ تھوڑی دیر اور ٹھہر گئے اور پھر جب تشریف۔ جانے لگے تو والدہ صاحبہ نے دریافت کیا کہ حضرت اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ تمہیں کون بزرگ ملے ہیں تو میں کیا بتاؤں۔ انہوں نے دائیں کندھے کے اوپر سے پیچھے کی طرف دیکھا اور دایاں بازو اٹھا کر جواب دیا کہ " اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ کون ملے ہیں تو کہیں احمد ملے ہیں" ۔ اس پر والدہ صاحبہ بیدار ہو گئیں۔ اپنی رویا اور کشوف کے نتیجے میں آپ نے اپنے بزرگ خاوند سے پہلے بیعت کر لی تھی اور اس کے نتیجے میں ان کی ناراضگی اس حد تک مول لی کہ جب آپ قادیان سے بیعت کر کے واپس آئیں تو چوہدری نصراللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید ناراض ہوئے اور کہا کہ مجھ سے پہلے بغیر اجازت کے تم نے کیوں کی ہے۔ آج کے بعد میرا اور تمہارا ازدواجی رشتہ ختم ہے میرے لئے جائز ہی نہیں کہ میں اسی کمرے میں رہوں۔ چنانچہ میری چارپائی الگ کر دو۔ تو حضرت چوہدری صاحب کی والدہ نے نوکر کو کہا کہ باہر مردانے میں ان کی چارپائی لے جاؤ اور ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کی۔ پھر چند دن کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہر حال ان کو بھی احمدیت کی نعمت عطا فرمائی اور مخلصین کی صف میں ان کا بہت بلند مقام ہے۔

منظور احمد صاحب سالک ولد خدابخش صاحب ساکن کوٹ محمد یار اپنی نانی کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کی رویا کے نتیجے میں ہمارا خاندان احمدی ہوا ہے۔ کہتی ہیں کہ جب ہم ابھی احمدی نہیں ہوئے تھے اور کشمکش میں تھے تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص میرے سرہانے کھڑا ہے اور اس نے مجھے دو چٹھیاں دی ہیں ان میں سے ایک چٹھی پر سنہری حروف میں لکھا ہے " حضرت مہدی مسیح موعود " اور دوسری چٹھی خالی ہے وہ کہتا ہے ان کو پکڑو۔ غور سے جب میں دیکھتی ہوں تو جس پر " حضرت غلام احمد مسیح موعود " لکھا ہے۔ وہ چٹھی اچانک روشن ہو جاتی ہے اور بے حد چمک اٹھتی ہے تو یہ دیکھنے کے بعد مجھے ذرہ بھر بھی شک باقی نہیں رہا اس رویا کے نتیجے میں اس سعید فطرت خاندان نے بیعت کر لی۔

ایک کشمیری خاندان کی اشد مخالف خاتون جو احمدیت کا نام بھی برداشت نہیں کر سکتی تھیں ان کا نام **سرور سلطانہ بیگم** ہے ان کا سارا خاندان ہی مخالف تھا ان کی احمدیت کا واقعہ بھی ایسا ہی ہے کہ انہوں نے رویا کے ذریعہ احمدیت کی صداقت کا نشان پایا۔ چنانچہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات ہوئی تو سرور سلطانہ صاحبہ نے خواب میں دیکھا جس میں میرا نام لکھا ہے کہ اس کی تصویر دکھائی گئی یعنی وہ خاتون جو احمدیت کی سخت معاند ہے میرے نام سے بھی واقف نہیں میری تصویر اور شکل سے بھی واقف نہیں اس کو تصویر دکھائی گئی اور کہا گیا کہ ان کے ذریعے خدمت اسلام کا عظیم الشان کام ہوگا اور یہی اب امام جماعت احمدیہ ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اس خواب کا لوگوں سے ذکر کیا اور جب میری تصویر ان کو دکھائی گئی تو بے ساختہ پہچان کر کہا کہ ہاں یہی تھا جس کو میں نے رویا میں دیکھا تھا اور مخالفت کے علی الرغم اسی وقت بیعت کر لی۔

اب **حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ایک اور رویا** آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ وہ لکھتی ہیں کہ بھائی مبارک احمد مرحوم بیمار تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے علاج کی کوشش کی، دعائیں بھی بہت ہوئیں۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ مسیح موعود علیہ السلام اس پلنگ کے گرد اسی سلسلہ میں ہی پھر رہے ہیں مگر اس کا انتقال ہو گیا اور میں دروازے پر بہت گھبراہٹ کی حالت میں کھڑی ہوں جب مبارک احمد کی وفات ہو گئی تو آپ دروازہ کھول کر میرے پاس آئے اور بڑی شاندار اور پر اثر آواز میں فرمایا کہ مومن کا کام ہے کہ دوا علاج کی کوشش ہر طرح کرے اور دعا میں آخر وقت تک لگا رہے مگر جب خداتعالیٰ کی تقدیر وارد ہو جائے تو پھر اس کی رضا پر راضی ہو جائے۔ یہی الفاظ تھے اور وہ عجیب نظارہ تھا جو میں نے دیکھا اور دل پر نقش ہو گیا۔ میں اپنی سمجھ کے مطابق اب سوچتی ہوں کہ یہ منجھلے بھائی صاحب کے لئے ہی خواب تھا کیونکہ میرے چھوٹے بھائی کے لئے تو کچھ بھی نہ ہو سکا تھا۔ میرے منجھلے بھائی کے لئے تو آخر دن تک ہر ممکن کوشش کی گئی۔ نہ علاج میں کمی رہی نہ صدقات میں، نہ دعاؤں میں مگر جو خدا کی طرف سے مقدر تھا وہ پورا ہو کے رہا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے وصال سے پہلے **مائی اروڑی** جو ایک دعاگو خاتون تھیں انہوں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تشریف لائے ہیں اور کچھ صحابہ آپ کے ساتھ ہیں تو ساتھیوں میں سے ایک نے عرض کیا کہ حضور مفتی صاحب کو بھی ساتھ لے لیں چنانچہ مفتی صاحب بھی سفر کے ساتھ روانہ ہوئے یہ آپ کے وصال سے چند دن پہلے کی رویا ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں

fozman
foods

A LEADING BUYING
GROUP FOR
GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD,
ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
081 478 6464 &
081 [illegible] 3644

OPEN 7 DAYS A WEEK FOR

PIZZA
PASTA
BURGERS
MILK SHAKES
FRIED CHICKEN

ARNEY'S
164 GARRAT LANE,
LONDON SW18 4DA
SPECIALISTS IN HOME
DELIVERY

اب وہ دور آگیا ہے جبکہ بڑی قوت کے ساتھ دنیا احمدیت کی طرف کھینچی جانے والی ہے۔ خدا گواہ ہے اور آسمان گواہ ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں۔ آنے والے دن بتائیں گے کہ ایسا ہی ہو گا۔

دندناتے ہوئے ترقی کی شاہراہ غلبہ اسلام پر آگے بڑھتے چلے جائیں۔ آپ کے مقدر میں نئی منازل فتح کرنا ہے

اختتامی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع جلسہ سالانہ جرمنی ۔ فرمودہ ۲۸ اگست ۱۹۹۴ء مطابق ۲۸ ظہور ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام ناصرباغ
(گروس گیراؤ۔ جرمنی)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي شِيَعِ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۱﴾
وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿۱۲﴾
كَذَٰلِكَ نَسْلُكُهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿۱۳﴾
لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ ۖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۴﴾

(سورۃ الحجر : ۱۱ تا ۱۴)

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ جرمنی کا سالانہ جلسہ ہمیشہ کی طرح، پہلے سے بڑھ کر شان کے ساتھ اور حسن انتظام کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اور یہ اس جلسے کا آخری اجلاس ہے جس سے میں مخاطب ہوں۔ جہاں تک تدریجی حاضری کی ترقی کا تعلق ہے جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء میں بارہ ہزار کی تعداد میں دوست جلسے میں شریک ہوئے تھے۔ جلسہ سالانہ ۱۹۹۲ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تعداد بڑھ کر سولہ ہزار تک جا پہنچی اور جلسہ سالانہ ۱۹۹۳ء میں خدا کے فضل سے یہ حاضری اٹھارہ ہزار ہو گئی اور آج اس جلسے کی حاضری بیس ہزار چار سو باسٹھ (۲۰،۴۶۲) ہے۔ پس خدا کے فضل کے ساتھ مسلسل تدریجی ترقی ہے جو جاری ہے۔ جہاں تک بیعتوں کا تعلق ہے کل جو بوزنین کی بیعتیں ہو رہی تھیں تو میں نے بتایا تھا کہ جماعت جرمنی کے لئے دس ہزار بیعتوں کا ٹارگٹ تھا جو خود جماعت جرمنی نے بڑے حوصلے کے ساتھ، میری رضامندی کے ساتھ اپنے لئے مقرر کیا تھا اور یہ ٹارگٹ مقرر ہونے کے بعد جوں جوں وقت قریب آ رہا یہ پریشان ہوتے رہے، دعاؤں کے خط لکھتے رہے یہاں تک کہ بعض خطوں سے لگتا تھا کہ وہ حوصلہ ہار بیٹھے ہیں اس لئے دعا کے ساتھ معذرتیں بھی شروع ہو گئیں کہ دعا تو کریں لیکن ٹارگٹ جو ہم نہیں پہنچ سکیں گے ہم معذرت پیش کرتے ہیں۔ ان کو آخر دم تک میں نے یہی کہا کہ ابھی تو کچھ وقت باقی ہے اللہ کی رحمت پر امید رکھیں دیکھیں تو سہی کہ آگے کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ کل جبکہ بیعتیں ہوئی ہیں یعنی بوزنین کی، اس سے پہلے امیر صاحب جرمنی نے مجھ سے ذکر کیا کہ ہم اب تک دس ہزار کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں مگر گزشتہ سے چار سو سات بیعتیں کم ہیں اور اسی طرح میں نے اعلان کر دیا۔ اور میں نے یہ دعا کی درخواست کی کہ دعا کریں کہ آئندہ سال یہ ۴۰۷ بھی پوری ہو جائیں اور اس کے علاوہ جو بڑھا ہوا ٹارگٹ ہو وہ بھی پورا ہو۔ تو میں امیر صاحب جرمنی کا ممنون ہوں کہ وہاں انہوں نے مجھے حوصلہ دیا اور کہا کہ آپ اگلے سال پر بات کیوں چھوڑ رہے ہیں یہ کیوں نہیں کہتے کہ ابھی اسی جلسے میں باقی چار سو سات بھی مل جائیں۔ تو اب میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ اسی جلسے میں اس اختتام سے پہلے چار سو سات کی بجائے چھ سو سے زائد بیعتیں مل چکی ہیں اور جماعت جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دس ہزار کا ٹارگٹ پورا کر کے اس سے زائد بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے یقیناً اس سے پہلے بھی اپنے رسولوں کو بھیجا تھا پہلے گروہوں میں "فی شیع الاولین" قدیم لوگوں میں بھی۔ لیکن یہ عجیب افسوس ناک بات ہے "ومایاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون" کہ جب کبھی بھی خدا کا کوئی بھیجا ہوا ان کے پاس آیا تو ہمیشہ مذاق اڑاتے رہے اور تمسخر سے کام لیتے رہے "کذالک نسلکہ فی قلوب المجرمین" اسی طرح ہم مجرموں کے دل میں یہ بات داخل کر دیتے ہیں "لایومنون بہ" وہ اس پر ایمان نہیں لاتے "وقد خلت سنۃ الاولین" اور اولین کی سنت اس سے پہلے گزر چکی ہے

یہاں دو باتیں خصوصیت سے قابل توجہ ہیں اول یہ کہ فرمایا کہ ہم داخل کرتے ہیں دلوں میں یہ بات۔ اگر خدا یہ بات دلوں میں داخل کرتا ہے تو ان لوگوں کا کیا گناہ جنہوں نے یہ شرارتیں کیں مگر اسی آیت میں اس کا جواب موجود ہے فرمایا "کذالک نسلکہ فی قلوب المجرمین" جو مجرم لوگ ہیں ان کے دل میں ہم یہ باتیں داخل کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ انبیاء کے آنے سے پہلے قوموں کی حالت بگڑ چکی ہوتی ہے۔ وہ اخلاق سے عاری ہو چکی ہوتی ہیں اور ان کے بڑے لوگ خصوصیت کے ساتھ جرموں کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں۔ پس ایسی بد سوسائٹی کی مزید سزا کے لئے اللہ تعالیٰ ان مجرموں کے دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ اب انجام کو جلد پہنچنا ہے تو اس میرے بندے کی مخالفت کرو اور جو زور چلتا ہے چلا لو، جو بن سکتا ہے بنا لو لیکن تم ضرور ناکام و نامراد رہو گے اور میرے بھیجے ہوئے کا کچھ بگاڑ نہیں سکو گے۔ پس شیطان کو خدا نے مہلت دی تھی یہ دراصل ہمیشہ اسی بات کا اعادہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے جب شیطان نے مہلت مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو مہلت دی تو فرمایا کہ تم اپنے پیادے بھی لے آؤ اور سوار بھی چڑھا لاؤ جو کچھ تم سے ہو سکتا ہے کر گزرو لیکن جو میرے بندے ہیں ان پر تمہیں غلبہ نصیب نہیں ہو گا۔ ناممکن ہے کہ تم ان پر غالب آ جاؤ۔

پس وہ ازمنہ گزشتہ کی تاریخ جو آدم سے شروع ہوئی تھی اسی طرح جاری و ساری ہے جیسے کل ہوا تھا ویسے ہی آج بھی ہو رہا ہے۔ جیسے کل ان لوگوں سے ہوا یعنی مجرمین سے ویسے کل ان لوگوں سے بھی ہو گا جو آج جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ہر قسم کے کذب و افتراء سے کام لے رہے ہیں۔

دوسری بات ہے "لایومنون بہ" یہ ایمان نہیں لائیں گے۔ "وقد خلت سنۃ الاولین" پہلوں کی سنت گزر چکی ہے مراد یہ ہے کہ پہلے بھی ایسے لوگ پیدا ہوئے تھے جو آخر دم تک ایمان نہیں لائے اور خدا نے ان لوگوں سے جو سلوک کیا وہ بھی تمہارے سامنے ہے وہ مٹا دئے گئے اور غالب وہی آئے جو ایمان لانے والے تھے۔ پس سنت کے لفظ میں یہ دونوں باتیں بیان ہوئیں ایک طرف ان بدبخت لوگوں کا بد انجام۔ دوسری طرف خدا کے پاک بھیجے ہوؤں پر ایمان لانے والوں کا نیک انجام۔ یہ انہی کی سنت کے حوالے سے بیان ہو گیا۔ پس جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ ترقی کر رہی ہے اور رفتار میں تیزیاں آ رہی ہیں، ایسی ایسی تیزیاں جو ہمارے خواب و خیال میں بھی نہیں تھیں۔ اسی حد تک اسی نسبت سے مخالفت میں ایک نیا جنون اٹھا ہے، نیا ابال اٹھا ہے اور ہمارا دشمن بے انتہا تکلیف کی حالت میں ہے۔ ان کے سینوں پر روز دال دلی جاتی ہے اور ان کے دلوں میں غیظ و غضب کی آگ پہلے سے بڑھ کر بھڑک اٹھی ہے لیکن بے اختیاری ہے کچھ کر نہیں سکتے نہ کچھ کر سکیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی ہواؤں کے خلاف کسی کو مجال نہیں ہے کہ وہ واقعات کا رخ پھیر سکے۔

واقعات اسی رخ پر چلیں گے جس رخ پر خدا کی تقدیر کی ہوائیں چلیں گی اور خدا کی قسم خدا کی تقدیر کی ہوائیں آج اسی رخ پر جاری ہیں جس رخ پر ہم چل رہے ہیں اور یہ ہوائیں ہمیں اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھاتی جاری ہیں۔ یہ بات کسی ایک قوم تک محدود نہیں کسی ایک ملک کا قصہ نہیں، تمام دنیا میں یہی ایک نیا نظام ہے جو جاری ہو چکا ہے کہ احمدیت کے حق میں قوموں کے دل مائل ہو رہے ہیں۔ نئے نئے مذاہب سے تعلق رکھنے والے احمدیت کی طرف رجوع کر رہے ہیں اور بڑے جوش کے ساتھ اور بڑی محبت کے ساتھ جوق در جوق، فوج در فوج احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور ان ملانوں کی کچھ پیش نہیں جارہی۔ یہ ہکا بکا حسرتوں کے ساتھ دیکھتے ہوئے گالیاں دیتے ہوئے اس خدا کی تقدیر کو دیکھ رہے ہیں اور کچھ کر نہیں سکتے۔ لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ بھی ایک مقدر بات تھی کہ جوں جوں جماعت احمدیہ نے نشوونما پانی تھی اسی نسبت سے ان لوگوں کو ایک غضب اور حسد کی آگ میں جلنا تھا جیسا کہ قرآن کریم نے پیش گوئی فرمائی تھی "لیغیظ بھم الکفار" کہ یہ اس لئے ہے یہ نشوونما تاکہ جو منکرین ہیں وہ غیظ و غضب میں جلتے بھڑکتے رہیں اور یہی تقدیر ہے ان کی۔ یہی ان کی جزاء ہے یہی ان کی سزا ہے۔ پس وہ آخرت کی سزا اسی سزا کی ایک بڑھی ہوئی شکل ہے۔ اس دنیا میں جس غضب نے ان کو آلیا ہے، جس آگ میں یہ جل رہے ہیں قیامت کے بعد نئی دنیا میں یہ آگ بہت زیادہ شدت کے ساتھ ان کے لئے متمثل ہونے والی ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا ان کا غیظ و غضب قطعاً آپ کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا یہ خدا کا فیصلہ ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت تبدیل نہیں کر سکتی۔

اب نئی قوموں میں صومالین بھی وہ لوگ ہیں جو خدا کے فضل سے بڑی تیزی سے اور بڑے ولولے اور محبت کے ساتھ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور بوزینز کے علاوہ اب البانین بھی ہیں جو بڑے زور کے ساتھ ان سے مقابلہ کرتے ہیں۔ آگے بڑھنے کے ارادے لئے ہوئے بہت تیزی سے جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں اسی طرح دنیا میں اور قومیں ہیں جو خدا کے فضل سے جماعت میں آرہی ہیں اور جوں جوں دشمن دیکھ رہا ہے اس کی کوششوں میں، اس کے غیظ و غضب میں جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اضافہ ہو رہا ہے اور نہایت جھوٹا اور ناپاک پروپیگنڈا جماعت احمدیہ کے خلاف ہر طرف جاری ہے۔ کینیڈا جب میں گیا تھا تو وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے صومالینز کو ملا جو احمدیت میں نئے داخل ہوئے تھے لیکن یوں معلوم ہوتا تھا جیسے صحابہ کی اولاد ہیں ایسا ولولہ تھا، ایسا جوش تھا، ایسی مسیح موعود علیہ السلام سے محبت تھی کہ ان کے چہرے پر جو نظر پڑتی تھی پیار اور محبت سے پڑتی تھی اور دعائیں بن جاتی تھی۔ ان میں سے بعض نوجوان ایسے تھے جنہوں نے کہا مثلاً ایک شخص نے کہا کہ میں اکیلا دو سو بناؤں گا اور میں نے کہا دو سو، کہتا نہیں دو ہزار۔ پھر میں نے کہا تو ہنس پڑا کہتا بس جتنا خدا دے گا بناتا چلا جاؤں گا میں اپنے آپ کو احمدیت کے لئے وقف کر چکا ہوں اور خدا کے فضل کے ساتھ ان کو خدا نے زبان میں ایسی برکت دی ہے، مٹھاس دی ہے، اس کا کردار ایسا عمدہ ہے، اس کا رسوخ صومالین میں اتنا بڑھا ہے کہ اللہ کے فضل کے ساتھ وہ اس ترقی کی راہ پر بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے یہاں تک کہ دشمنوں کو اس کا نوٹس لینا پڑا اور اب بعض حکومتوں کی مدد سے بہت روپیہ خرچ کر کے ایک اشتہار بہت وسیع تعداد میں شائع کر کے تمام صومالین کو پہنچایا جارہا ہے جس میں وہی پرانے، پٹے ہوئے، ذلیل، جھوٹے اعتراضات ہیں جن کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے لیکن آج میں ایک اور طرح سے بھی ان کا جواب دوں گا۔

یہاں بوزینز کا رخ احمدیت کی طرف دیکھا اور آپ جانتے ہیں کہ جو نئے آنے والے بوزنین ہیں وہ صرف عقلاً احمدی نہیں ہوئے ان کا دل عاشق ہو چکا ہے احمدیت پہ، ان کے چہروں سے محبت برستی ہے، اتنا پیار خدا نے ان کے دلوں میں ڈال دیا ہے کہ میں حیران ہوتا ہوں اس خدا کے اعجاز کو دیکھ کر کہ کس طرح آناً فاناً ان قوموں کی کایا پلٹ کے رکھ دی ہے۔ بڑے، بچے، چھوٹے، جوان اور بوڑھے سارے یکساں جماعت کی محبت میں دن بدن ترقی کرتے چلے جارہے ہیں کئی دفعہ دیکھا کہ وہ جب ملے ہیں تو وفور جذبات سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور مسلسل ہونٹوں سے اپنی زبان میں دعائیہ کلمات کہتے چلے جاتے تھے۔ تو یہ ساری وہ باتیں ہیں جنہوں نے دشمن کو بہت سخت پریشان اور ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیا ہے۔ ہر کوشش وہ جوان کو روکنے کی کرتے ہیں وہ بے نتیجہ ثابت ہوتی ہے مگر پچھلے دنوں دشمن نے اس شدت کے ساتھ احمدیت کے خلاف بوزنین میں پروپیگنڈا کیا کہ وہ جو خدمت کرنے والے ہیں جنہوں نے سارا سال ان پر محنت کی تھی وہ بھی گھبرا گئے اور مجھے پھر پریشانی کے خط آنے لگے کہ ہمیں ڈر ہے کہ شاید اس جلسے پر بہت کم تعداد میں آئیں کیونکہ ہر کیمپ تک پہنچ کر انہوں نے نہایت غلیظ پروپیگنڈا احمدیت کے خلاف کیا ہے۔ کہیں برٹش ایجنٹ کہا، کہیں کچھ اور کہا، کہیں یہودیوں کا نمائندہ قرار دیا۔ غرضیکہ سادہ لوح بوزنین جن کو پتہ کچھ نہیں ان پر اثر انداز ہو رہے ہیں اور یہ بھی ڈرا رہے ہیں کہ اگر تم نے اپنی کیمون چھوڑ کر ناصر باغ جانے کا فیصلہ کیا تو ہم حکومت کو تمہاری شکایت کر دیں گے کہ تم اپنے دائرے میں موجود نہیں ہو جہاں تمہیں رہنا چاہئے تھا اور یہ جگہ چھوڑ کر تم کسی اور جگہ چلے گئے ہو اور اس کا پھر تمہیں نقصان پہنچے گا۔ میں نے ان کو لکھا اور پھر امیر صاحب سے بھی بات کی ان کو کہا کہ آپ کی رپورٹوں میں جو گھبراہٹ آگئی ہے یہ مجھے پسند نہیں۔ اطلاع دینا آپ کا فرض ہے دعا کرنے پر میں مامور ہوں، خدمت یہ میری مقرر فرمائی گئی ہے لیکن حوصلہ نہیں چھوڑنا۔ میں نے کہا جانتے نہیں کس کی بیعت کی ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے ناممکن ہے کہ دشمن مجھے ڈرا سکے۔ پھر فرماتے ہیں کہ:

ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبہ زار و نزار

تو آپ شیر ہیں، شیروں کی بیعت کرنے والے شیر ہیں۔ آپ کو ان سے کیا ڈر ہے، ہرگز یہ کامیاب نہیں ہونگے۔ ہمت کے ساتھ جوابی کوشش کرتے چلے جائیں۔ چنانچہ کل امیر صاحب بہت مسکراتے ہوئے مجھے ملے کہ آپ کی بات ٹھیک نکلی کچھ پیش نہیں گئی ان کی۔ ہمیں جتنی توقع تھی اس سے زیادہ تعداد میں خدا کے فضل سے بوزنین حاضر ہوئے ہیں اور اس جلسے میں ان کا خیال تھا کہ بمشکل چار ہزار بوزنین اس جلسے میں شمولیت کریں گے اب جو اعداد و شمار میرے سامنے ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ بوزنین اور البانین ان دونوں پر ان کا دباؤ تھا دشمن کا۔ ان کی مجموعی تعداد جو جلسے میں شامل ہوئی ہے وہ چار ہزار نو سو ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ ایک خدا کی تحریر ہے، کتاب ہے اللہ کی "کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی" اور خدا کی تحریر کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خدا نے اپنے اوپر لکھ رکھا ہے اب دیکھیں اس سے زیادہ شدت اور قوت کے ساتھ اور کیا وعدہ کیا جا سکتا تھا۔ خدا تعالیٰ جو لوگوں پر لکھتا ہے تمام مخلوق پر اس کا قلم چلتا ہے وہ یہ فرما رہا ہے "کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی" کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے کوئی دنیا کی طاقت اس تقدیر کو بدل نہیں سکتی۔

جو ان کا پروپیگنڈا چل رہا ہے، جو کینیڈا میں بھی کیا گیا، دوسری دنیا کے ملکوں میں بھی کر رہے ہیں۔ انگلستان میں بھی کر رہے ہیں، جرمنی میں بھی کر رہے ہیں۔ اس کا خلاصہ جو میں نے نکالا ہے اس کے کچھ حصے پیش کرتا ہوں آپ کے سامنے۔

ایک " جماعت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے " اور کل میں نے اس مضمون پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی اور جو بوزنین مجلس میں شامل تھے ان میں سے ہر ایک اس بات پر مطمئن ہو گیا کہ یہ جھوٹوں کا مکر ہے، فریب ہے۔ اس الزام کا جماعت احمدیہ سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اب وہ سامنے میرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تحریر لکھی ہوئی دکھائی دے رہی ہے "میں وہ درخت ہوں جسے مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے" اور کسی اور کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا نہیں ہوں۔ اب وہ ایک درخت ایک کروڑ درختوں میں تبدیل ہو چکا ہے اور اس کی شاخیں پھیلتی جارہی ہیں اور ان شاخوں سے اور تنے اتر رہے ہیں اور مختلف زمینوں میں جڑیں پکڑ رہے ہیں۔ تو خدا کی آواز تھی جو مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے نکلی اور تمام دنیا میں حقیقت بن بن کر آسمان سے پھر نازل ہوئی اور زمین پر اس نے مضبوطی سے قرار پکڑ لیا۔ پس اب ایک انسان کی بات نہیں، دو کی نہیں، لاکھوں کی بات بھی نہیں کروڑ سے اوپر بات نکل چکی ہے اور ایک سو چالیس سے زائد ملک اس بات کے گواہ ہیں کہ آج سے سو سال پہلے وہ وجود جس نے امام مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ خدا کا سچا، خدا ہی کا بھیجا ہوا امام مہدی اور خدا ہی کا بھیجا ہوا مسیح تھا۔

ایک یہ اعلان کیا گیا یعنی اشتہار دیا گیا کہ "جہاد کو منسوخ کر دیا" سوال یہ ہے اس میں تو بہت تفصیلی باتیں ہو سکتی ہیں اور ہوتی رہی ہیں۔ ٹیلی ویژن پر میں اس سوال کو اٹھا کر اس کے تمام پہلوؤں پر گفتگو کر چکا ہوں اب دوبارہ میرا یہ مقصد نہیں کہ ان میں سے ہر ایک پر تفصیلی گفتگو کروں۔ میں صرف آپ کو بتا رہا ہوں کہ ان کے وہی پرانے حربے ہیں، وہی پٹے ہوئے ہتھیار ہیں جواب زنگ آلود اور بے کار ہو چکے ہیں اور دنیا جانتی ہے کہ جھوٹ اور جھوٹ اور محض جھوٹ ہے لیکن مختصر میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ جہاد کون سا منسوخ کیا گیا ہے۔ اور کیا مسیح موعودؑ کے جہاد منسوخ کرنے کے نتیجے میں یہ لوگ جو جہاد کے قائل ہیں ان کے ہاتھوں کی قوتیں سلب ہو گئی ہیں۔ یہ کیوں جہاد نہیں کرتے؟ کیا مسیح موعود علیہ السلام کے فتوے کے نتیجے میں سارا عالم اسلام اپنی قوتیں کھو بیٹھا اور تلوار اٹھانے کی طاقت سے محروم رہ گیا۔ پس اگر کسی جہاد کو حضرت مسیح موعودؑ نے بند فرمایا ہے اور حرام قرار دیا ہے تو ہونا یہ چاہئے تھا کہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت تو کوئی جہاد نہ کرے اور یہ سارے جہاد کریں۔ لیکن کہاں جہاد کر رہے ہیں دکھائیں وہ جگہ۔ کیا دس مسلمان طاقتوں نے امریکہ کی مدد سے مل کر جو ایک مسلمان ملک پر حملہ کیا تھا یہ وہ جہاد ہے جو مسیح موعود علیہ السلام نے حرام قرار دیا تھا۔ مسیح موعود علیہ السلام نے واقعۃً یہ جہاد حرام کیا تھا کہ آپس میں نہ لڑو، فساد نہ کرو اور دشمن کے خلاف کمربستہ ہو جاؤ اور قرآن کی طاقت سے اس سے لڑو۔ یہ مسیح موعودؑ کے جہاد کا تصور ہے تو اگر مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ من ذالک کوئی جہاد حرام قرار دیا تھا تو تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیوں اس جہاد کے حرام قرار دینے کے خلاف تلواریں لے کر اٹھ نہیں کھڑے ہوئے۔ کونسا اسلامی ملک ہے آج جو امریکہ کے خلاف تلواروں سے اور طاقت سے نبرد آزما ہے۔ کوئی اسلامی ملک مجھے دکھائیں جو انگلستان کے خلاف تلواروں سے اور طاقت سے نبرد آزما ہے۔ کوئی اسلامی ملک مجھے دکھائیں جو انگلستان سے ٹکر لے رہا ہو۔ جو جرمنی سے ٹکر لے رہا ہو، جو کسی چھوٹے سے چھوٹے عیسائی ملک سے ٹکر لے رہا ہو۔ جہاد ہے تو اپنوں کے خلاف۔

برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر

کہیں عراق ایران کا جہاد ہو رہا ہے، کہیں سعودی عرب اور عراق کا جہاد ہو رہا ہے۔ کہیں کویت اور عراق کا جہاد ہو رہا ہے، کہیں افغانستان اور افغانستان کا اندرونی جہاد چل رہا ہے۔ ہر جگہ مسلمان، مسلمان سے لڑ رہا ہے اگر اس جہاد کو حرام قرار دیا تھا تو پھر مبارک ہو تمہیں کہ یہ جہاد حرام قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ قتال تو تمہاری ہلاکت کا قتال ہے۔ لیکن اگر جہاد حرام قرار دیا تھا تو تم نے بات نہیں مانی اور لڑ پڑے آپس میں اور ایک دوسرے کو مار مار کے سارے عالم اسلام کا حلیہ بگاڑ دیا ہے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ یہ تو ایک الزامی بات ہے حقیقت یہ ہے کہ حضرت

مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی جہاد کو حرام قرار نہیں دیا۔ اس جہاد کو حرام قرار دیا ہے جو تم کر رہے ہو یعنی مسلمانوں کو روکا کہ مذہب کے نام پر تلواریں لے کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ اڑاؤ اور تلوار کے زور سے اپنے مذہب کو پھیلانے کی اور اپنے خیالات کو دوسروں پر ٹھونسنے کی کوئی کوشش نہ کرو۔ کیونکہ یہ جہاد اسلام کا جہاد نہیں ہے۔ اسلام کا جہاد مظلومیت کا جہاد ہے۔ اسلام کا جہاد قرآن کے ذریعے اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کا جہاد ہے۔ پس یہ وہ جہاد ہے جو حقیقی جہاد اللہ کی راہ میں کرنے کا حکم بلکہ ایسا حکم ہے کہ ہر مسلمان پر فرض عائد ہو چکا ہے۔ آج دنیا میں یہ جہاد جو حقیقی جہاد ہے جماعت احمدیہ ادا کر رہی ہے اور دنیا کے ہر ملک میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ تمام مخالفانہ طاقتوں سے نبرد آزما ہے۔

ہر سو سال کے بعد جب وہ زمانہ آئے گا جس میں مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے اور اس دنیا میں سانس لے رہے تھے اسی قسم کی پہلے سے بڑھ کر تائیدی ہوائیں آسمان سے چلائی جائیں گی

افریقہ پر جب عیسائیت کی یلغار ہوئی تھی تو تم لوگ کہاں تھے جو جماعت احمدیہ کے خلاف یہ فتوے دیتے پھرتے ہو کہ جہاد کے منکر ہیں؟ تمہیں کیوں جہاد کی توفیق نہیں ملی؟ اور افریقہ سے پوچھ کر دیکھو۔ کوئی ایک ملک دکھاؤ جہاں تمہاری کوششوں کے نتیجے میں عیسائیت کی یلغار رکی ہو اور حالات نے ایسا پلٹا کھایا ہو کہ اسلام دندناتا ہوا آگے بڑھنے لگے اور عیسائیت پسپائیت پر مجبور ہو چکی ہو۔ یہ جماعت احمدیہ کا جہاد تھا اس کے سوا اور کوئی جہاد نہیں ہے۔ سارا افریقہ اس بات پر آج بھی گواہ کھڑا ہے کل بھی گواہ ہو گا۔ پھر ہندوستان میں اسلام کے خلاف عیسائیت نے پرزور ملک گیر حملہ کیا تو کہاں تھے تم لوگ؟ تم تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس بات پر لڑ رہے تھے کہ عیسائیوں کے خدا کو مارنے کا اعلان کیوں کر دیا۔ تمہیں تو غصہ یہ تھا کہ ہمارے سارے نبی مر گئے، مر گئے، عیسائیوں کے خدا کو مارنے کا تمہیں کیا حق تھا اور اتنا غصہ تھا کہ اسی ایک عقیدے پر کہ مسیح فوت ہو چکے ہیں تمام دنیا میں انہوں نے مخالفت کا شور ڈال دیا اور بعض مولویوں نے کہا کہ اس بنا پر کہ یہ مسیح کو مردہ قرار دیتے ہیں ہم نے عرب کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک علماء سے ان کے خلاف فتوے حاصل کئے ہیں اور سب نے ان کے قتل کا فتویٰ صادر کر دیا ہے۔ یہ تمہارا جہاد ہے اور حقیقی جہاد جو صلیب توڑنے کا جہاد تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے غلاموں کے سوا کسی کو کامیابی سے کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ تو محض فرضی قصے ہیں، جھوٹ ہے، فساد ہے۔ حقیقت میں نہ ان کو پتہ ہے جہاد کیا ہوتا ہے اور اگر پتہ ہے تو کرتے نہیں ہیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگر یہ جہاد جائز ہے جو یہ سمجھ رہے ہیں کہ تلوار کے زور سے اسلام کو دنیا پر نافذ کریں اور غیر مسلم طاقتوں سے لڑ پڑیں تو لڑ کے دکھائیں کسی ایک جگہ حملہ کر کے دکھائیں۔ یہود سے ٹکر لی تھی ٹھیک ہے وہ جہاد کی ایک قسم تھی مگر ہوا کیا پھر؟ خدا نے کیوں تمہیں چھوڑ دیا۔ اگر سچا جہاد تھا، اگر خدا کی تائید حاصل تھی تو وہ سلوک ہونا چاہئے تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے غلاموں سے ہوا تھا۔ چھوٹی چھوٹی کمزور طاقتیں اسلام کے نام پر جب بڑی بڑی عظیم قوتوں سے لڑ پڑیں تو خدا نے ایسا کیا کہ ایران کی طاقت کے پرخچے اڑ گئے اور مسلمانوں کو خدا نے جو بہت معمولی تعداد میں اور کمزور تھے اور ہتھیاروں کے لحاظ سے بھی ان کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے ایسی عظیم الشان فتوحات عطا فرمائیں کہ آج مورخ حیران و ششدر ہے اور نہیں جانتا کہ یہ کیوں ہوا اور کیسے ہوا۔ پس جہاد تو وہ جہاد ہے جس کو خدا تعالیٰ کی تائید حاصل ہو اور وہ تائید ایسی نہیں ہے جسے نظر دیکھ نہ سکے اور پہچان نہ سکے۔ وہ تو بڑی قوت کے ساتھ اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور اس کے جلال اور جمال کو دیکھ کر آنکھیں خیرہ ہوتی ہیں۔ وہ ایسا جہاد ہوتا ہے کہ کمزور طاقتوروں سے لڑتے ہیں اور طاقتوروں کی جڑیں اکھیڑ پھینکتے ہیں۔ یہ سچا جہاد ہے اور یہ جہاد کرنے کی جماعت احمدیہ کے سوا آج دنیا میں کسی کو طاقت نہیں ہے۔ تم اپنی جمعیت پر نازاں ہو۔ تم کہتے ہو بڑے بڑے ملک ہمارے ساتھ ہیں۔ تیل کی طاقت ہمارے ساتھ ہے۔ تم نے جو جماعت احمدیہ پر ظلم و ستم کا سلسلہ شروع کیا اور اس کے جواب میں ہم نے کاروائی کی یہ جہاد ہے، یہ حقیقی جہاد ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جن کی مخالفت کی جائے صرف اس لئے کہ انہوں نے اعلان کیا تھا کہ "ربنا اللہ" وہی لوگ ہیں جو جہاد کرنے والے ہیں اور انہی کو اجازت ہے کہ وہ جوابی کاروائی کریں اس لئے کہ "بانھم ظلموا" ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ ہم تھوڑے تھے اور اتنے کمزور تھے کہ تمہارے جہاد کے بڑے رہنما ضیاء الحق نے یہ اعلان کیا کہ یہ کینسر ہے جسے میں اپنے پاؤں تلے کچل دوں گا اور انگلستان اپنے نمائندے کو، ایمبیسڈر کو پیغام بھیجا کہ وہاں ختم نبوت کانفرنس میں یہ اعلان میری طرف سے پڑھ کر سنایا جائے کہ حکومت پاکستان اس بات کا عہد کئے ہوئے ہے کہ احمدیوں کو ہر جگہ کچل کر نیست و نابود کر دے گی۔ اور ان کی جڑیں اکھیڑ دے گی۔ وہ اعلان کرنے والا آج کہاں ہے؟ خدا نے اس کو پارہ پارہ کر کے دنیا کے سامنے عبرت کا نشان بنا دیا۔

پس یہی سنت اللہ ہے جو ابرار کے حق میں جاری ہوتی ہے اور یہی وہ معاندین اور ملحدین کی سنت ہے جو ان کے حق میں جاری ہوتی ہے اور ان دو سنتوں کو کوئی دنیا میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جب فرمایا کہ "قد خلت سنۃ الاولین" تو یہی اس میں مضمون بیان ہوا کہ تم دیکھتے کیوں نہیں تم سے پہلے بھی تو بڑے بڑے آئے تھے انہوں نے بھی تو بڑے بڑے دعوے کئے تھے وہ بھی تو بڑی شان اور شوکت کے ساتھ اپنی اکثریت کے بل پر، اپنی ظاہری طاقت کے بل بوتے پر، کمزوروں اور نہتوں اور بہت قلیل تعداد میں مومنوں کو مٹانے کے لئے نکلے تھے ان کا کیا حشر ہوا؟ کیوں انکو دیکھ کر عبرت نہیں پکڑتے۔ پس یہی مضمون ہے جس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ضیاء کے متعلق اپنی نظم میں کہا تھا کہ۔

کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا
آج بھی اذن ہو گا تو چل جائے گی

پس خدا کی قسم وہ تیغ دعا چل چکی ہے۔ اب اسے کاٹ کر دکھاؤ۔ اسے رد کر کے دکھا دو تب میں مانوں گا۔

اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ جتنے الزام یہ جماعت کے خلاف لگاتے ہیں اللہ تعالیٰ خود ان کو ان الزامات میں پھنسا لیتا ہے ان کے تیار کئے ہوئے پھندے جو جماعت احمدیہ کی گردنوں میں ڈالنے کے لئے بناتے ہیں خود ان کی گردنوں کے پھندے بن جاتے ہیں۔ کچھ عرصے سے ان پاگلوں کو یہ بات سوجھی کہ آجکل ڈرگ کا زمانہ ہے تو ڈرگ کو بھی مسیح موعود کی طرف منسوب کر دو۔ اب یہ ان کے اعلانات میں چھپی ہوئی بات ہے کہ "مسیح موعود نے ڈرگز کے استعمال کی تعلیم دی" اب ساری دنیا کے احمدی جانتے ہیں بلکہ غیر بھی جو احمدیوں کو جانتے ہیں گواہ ہیں کہ یہ محض جھوٹ اور بکواس ہے اور اس کی کچھ بھی حیثیت نہیں۔ مگر خدا کی سزا دیکھیں کہ آج ملانوں کا پاکستان ڈرگ میں ایسا ملوث ہو گیا ہے کہ تمام حکومت کی طاقت بھی اس کو ملیامیٹ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی اور حکومت اپنے ہتھیار ڈال چکی ہے۔ کہتے ہیں اب یہ ہمارے بس کی بات نہیں رہی ان کی زبانوں کا گند ہے جو ان کی تقدیر بن کر ان کے منہ پر پڑتا ہے اور یہ دیکھتے نہیں اور سمجھتے نہیں کہ ہم نے جو جھوٹ اور فساد اور اتہامات کا جہاد شروع کر رکھا ہے یہ خود ہماری گردنیں کاٹے گا اور ہماری تقدیر کو ناپاک کر دے گا۔ تقدیر تو اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے مگر بعض تقدیریں مجرم خود بناتے ہیں ان معنوں میں کہہ رہا ہوں کہ ان کی ناپاک کوششیں ان کی تقدیر کو اور بھی زیادہ گندا کرتی چلی جائیں گی اور کر رہی ہیں۔

اب ایک اور الزام سنئے جو شائع ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے "آپ نے پچاس کتابیں اسلام کے خلاف لکھیں" حد ہو گئی ہے اس کے لئے لفظ کونسا ہے جو میں کہوں۔ مسیح موعود علیہ السلام نے پچاس کتابیں اسلام کے خلاف لکھی ہیں اول تو سو لکھی ہیں، سو سے بھی زائد۔ وہ باقی تو نہیں تھیں نا خلاف یہ تو مانو۔ باقی کا مضمون کیا تھا اور جو پچاس اسلام کے خلاف لکھی ہیں کوئی نام تو بتاؤ ان میں سے؟ تم ساری نسلوں کو اسلام کے حق میں وہ لکھنے کی توفیق نہیں ملی جو مسیح موعودؑ کو اکیلے لکھنے کی توفیق مل گئی ہے اور ساری دنیا میں ہم ان کے مختلف زبانوں میں ترجمے کر کے ساری دنیا کو گواہ بنا رہے ہیں کہ جو کچھ لکھا اسلام کے حق میں لکھا اور تنہا لکھا۔ وہ ایک ہی مرد میدان تھا، وہ جری اللہ فی حلل الانبیاء تھا جسے اس زمانے میں اسلام کی تائید میں وہ لکھنے کی توفیق ملی کہ خود مخالفین نے کہا جو پہلے دوست بنے ہوئے تھے اور بعد میں شدید مخالف ہو گئے کہ اسلام کی تاریخ میں اس زمانے تک تیرہ سو سال گزرے تھے تیرہ سو سال میں ایک شخص دکھا دو جس نے مرزا غلام احمد کی طرح اسلام کی تائید میں قلم اٹھایا ہو اور اس شان اور شوکت سے اسلام کی سچائی کو ثابت کر دکھایا ہو۔ پس کل تک جو کتابیں، تم دشمنوں کے منہ سے کہی ہوئی باتوں کے نتیجے میں میں بتا رہا ہوں، ان کے بیان کے مطابق اسلام کی تائید میں ایسا شاندار لٹریچر تھا کہ جس کی کوئی مثال اسلامی تاریخ میں نظر نہیں آتی اور آپؑ کے وصال کے بعد آپ کو جو خراج عقیدت پیش کیا گیا، بڑے بڑے لکھنے والوں نے ایسی جادو بیانی سے کام لیا کہ ان کی تحریر پڑھتے ہوئے ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور یہی بات انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں لکھی۔ انہوں نے کہا وہ قلم ایک جادو کا قلم تھا۔ اس کے لکھے ہوئے کو پڑھتے ہوئے روح وجد میں آ جاتی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں بجلی کی طاقت کی دو بیڑیاں اس کے ہاتھوں میں تھمائی گئی تھیں جس سے تمام دنیا کے قلوب کے تار چٹے ہوئے تھے، وہ ایک تاریخ ساز انسان تھا جس کے مقابل پر بلندی ہند میں کہیں کوئی لکھنے والا نہیں ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں خود غیروں کی گواہیاں ہیں اور آج یہ مولوی اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ پچاس کتابیں اسلام کے خلاف لکھیں۔ وہ تھیں کیا؟ یہ نام بھی نہیں بتاتے کسی کو اور جو خلاف کتابیں تھیں وہ دکھائیں تو سہی کسی کو اور جو تائید میں لکھی ہیں ان کا بھی تو ذکر کچھ کر دو وہ کہاں گئیں ان کو کیوں روک دیا تم نے۔ پاکستان میں تو مسیح موعود کی ساری کتابیں ضبط کر دی گئی ہیں۔ پچاس تم کہتے ہو مخالفانہ تھیں باقی پچاس کا کیا قصور تھا ان کو شائع کرانے دو۔ لیکن جن کو تم مخالفانہ سمجھتے ہو ان کو بھی شائع کرا کے دیکھو سب دنیا گواہی دے گی کہ تم جھوٹے ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے تھے۔

آگے وفات کا ذکر تمسخر سے کیا گیا ہے کہ ایسی حالت میں وفات پائی حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال اپنے آقا کے نقش قدم پر اس طرح ہوا کہ اسہال کی تکلیف تھی بے ہوشی طاری ہوتی تھی جب ہوش آتا تو پوچھتے تھے صبح کی نماز کا وقت تو نہیں گزر گیا اور فوراً پانی منگواتے یا پانی نہ ہوتا تو تیمم کرتے پھر نماز پڑھتے اور پھر بیہوشی طاری ہو جاتی۔ پس آپ کی وفات تو بار بار نماز پڑھنے کی حالت میں ہوئی ہے اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آخری بیماری میں بھی بعینہ یہی منظر ہے جو حدیثوں میں ہمارے سامنے محفوظ کیا گیا ہے۔ بار بار پانی منگواتے اور بخار اتنا تیز ہو گیا تھا کہ اس کی شدت سے جسم تپ رہا تھا اور بعض اوقات آپ

ASIAN AND ENGLISH
JEWELLERY
BEST DISCOUNTS
MEDINA
JEWELLERS
VAT REGISTERED
1 CALARENDEN ROAD
WHALLY RANGE
MANCHESTER M16 8LB
061 232 0526

SPECIALISTS IN
22 & 24 CARAT GOLD
JEWELLERY
khalid JEWELLERS
10 Progress Building,
#91 Cheetham Hill Road,
Cheetham Hill,
MANCHESTER M8 7HY
PHONE & FAX
061 795 1170

نے ایسی بے قراری کا اظہار کیا ہے کہ اس کو پڑھ کر انسان کا دل خون ہو جاتا ہے۔ کیسا خوفناک تپ ہے یہاں تک کہ فرمایا مجھ پر مشکیں بہاؤ اور جب مشکیں بہا کر جسم کو ذرا ٹھنڈا کیا جاتا تھا تو پھر آپ نماز شروع کر دیتے تھے۔ پھر اسی حالت میں بے ہوش ہو جاتے تھے۔ پھر آنکھ کھلتی تھی پھر پانی طلب کرتے تھے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال بھی بار بار نماز پڑھنے کی کوشش میں ہوا ہے۔ اس پر اگر تم ہنستے ہو، مذاق اڑاتے ہو تو تمہاری اپنی بدبختی ہے ہم اس کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتے مگر خدا کی تقدیر سے ڈرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بسا اوقات تم میں سے، تم لوگوں کو ایسی عبرت ناک سزا دیتا ہے کہ خدا کی تقدیر گواہ بن جاتی ہے کہ تم لوگ جھوٹے ہو اور مفتری ہو۔ چنانچہ ایک مولوی جو اس مسئلے پر اپنی طرف سے سب سے زیادہ شہرت پانے والا تھا۔ کہ مسیح موعود کے خلاف گند اچھالے، چنیوٹ آیا، وہاں اس نے تقریر کی اور اس ناپاک بات کو بار بار فخر سے دہرایا کہ مرزا غلام احمد کی وفات نعوذ باللہ من ذالک ٹٹی میں ہوئی اور ہنستا رہا اور لوگوں کو ہنساتا رہا۔ رات گئے تک وہ مجلس جاری رہی جب وہاں سے الگ ہو کر گھر جا رہا تھا تو رستے میں مین ہول کا ڈھکنا اترا ہوا تھا وہ گندے نالے میں گر گیا اور اس گندے نالے میں ڈوب کر جس میں چنیوٹیوں کی ٹٹیاں بہہ رہی تھیں اس حالت میں اس نے جان دی ہے۔ خدا کی تقدیر جب پکڑنے پر آئے تو حیرت انگیز عبرتناک کام دکھاتی ہے۔ پس ان مولویوں کو میں سمجھاتا ہوں کہ اب بدزبانی سے باز آجائیں کیونکہ میں نے بھی اب اپنے شیروں کو چھٹی دے دی ہے کہ بے شک تم لوگوں پر بد دعا کریں۔ کل تک میں نے ان کو اجازت نہیں دی تھی تم بڑے فخر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمیں کچھ نہیں ہو گا آج میں ساری دنیا کی جماعت احمدیہ کو اجازت دے چکا ہوں کہ مسلمانوں کے خلاف کچھ نہیں کہنا، ان کے حق میں دعائیں کرنی ہیں لیکن ان بدبخت مولویوں کے حق میں بد دعائیں کریں کہ

اللھم مزقھم کل ممزق و سحقھم تسحیقا

اے خدا ان کو پارہ پارہ کر دے اور ان کی خاک اڑا دے ان کو ریزہ ریزہ کر دے۔ پس دیکھنا آپ یہ دعا اب جبکہ احمدی دبے ہوئے صبر کے مارے ہوئے مدتوں سے اپنے غم سینوں میں دبائے ہوئے جب یہ بدعا کریں گے تو دیکھنا ان مولویوں کا حشر کیا ہوتا ہے۔ اس لئے جس نے توبہ کرنی ہے کر لے۔ میں نے جیسے ضیاء الحق کو وارننگ دی تھی آپ کو بھی وارننگ دے رہا ہوں۔ آپ توبہ کریں اور استغفار سے کام لیں اور اپنی دنیا بھی بچائیں اور اپنی عاقبت کی بھی فکر کریں ورنہ خدا کی تقدیر آپ کو ضرور پیس ڈالے گی اور ساری دنیا اس کا نظارہ دیکھے گی۔

آگے یہ مذاق اڑایا گیا ہے۔ اپنی طرف سے مذاق اڑایا ہے اور وہ ایک بات ہے جو واقعی سچی ہے کہتے ہیں آپ نے نبی، رسول، عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا۔ لیکن یہ بات جھوٹ ہے اور سچ بولتے وقت بھی ان بدبختوں کو پورا سچ کہنے کی توفیق نہیں ملتی ساتھ یہ بھی لکھ دیا ہے کہ انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں وہی مسیح ہوں جو دو ہزار سال اس زمانہ سے پہلے، تقریباً انیس سو سال پہلے گزرا تھا اور اس مسیح کو دوبارہ خدا نے Resurrect کیا ہے یعنی اس کے مردے کو دوبارہ اس خاک سے زندہ کر کے مجھے بنایا ہے میں اسی کے ذروں سے بنا ہوا ہوں۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ پس اگر سچ بولنے کی بھی کبھی توفیق ملی تو ساتھ جھوٹ کا گند ضرور شامل کر لیا۔ لیکن اب میں بتاتا ہوں کہ یہ جو دعویٰ کیا ہے اس کے سوا اور دعویٰ کیا کرتے۔ اس کے سوا کوئی دعویٰ ممکن نہیں تھا وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس آنے والے کو مسیح موعود قرار دیا ہے، جس آنے والے کی خوش خبری عطا فرمائی ہے "صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفتہ و مامعہ" میں یہ بات درج ہے کہ "باب ذکر الدجال وصفتہ و مامعہ" اس کے ساتھ لکھا ہے:

و یبعث اللہ یاجوج و ماجوج و ھم من کل حدب ینسلون

کہ یاجوج اور ماجوج نکلیں گے اور ہر بلند جگہ سے وہ خروج کریں گے اور دنیا پر غالب آئیں گے "و یحصر نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ" عیسیٰ نبی اللہ اور اس کے ساتھی گھیرے میں آجائیں گے ان کو ہر طرف سے یہ گھیر کر ان کی زمین تنگ کرنے کی کوشش کریں گے۔ "فیرغب نبی اللہ عیسیٰ" پھر فرمایا عیسیٰ نبی اللہ توجہ فرمائے گا اللہ کی طرف "واصحابہ" اور اس کے صحابہ بھی "الی اللہ تعالیٰ" اللہ کی طرف۔ اور یہاں آنے والے کے ساتھیوں کو صحابہ قرار دیا ہے یہ بھی سن لیجئے "یھبط نبی اللہ" اللہ کا نبی اترے گا ایک جگہ پر، ایک مقام پر "عیسیٰ وہ اصحابہ" وہ زمین پر اور اس کے ساتھی اتریں گے۔ اب دیکھیں "یھبط" سے اگر یہ مطلب نکالیں کہ آسمان سے اتریں گے تو کیا عیسیٰ کے صحابہ بھی آسمان سے اتریں گے؟ دونوں کا اکٹھا ذکر فرمایا "فیرغب نبی اللہ عیسیٰ و اصحابہ الی اللہ تعالیٰ" چوتھی مرتبہ پھر فرمایا کہ عیسیٰ اللہ کا نبی اور اس کے صحابہ خدا کی طرف متوجہ ہونگے اور دعائیں کریں گے۔

اب بتائیے کہ سچا مسیح کون ہے؟ وہ جو دعویٰ کرے کہ نبی اللہ ہے کیونکہ خدا کے رسول نے بھی اس کو نبی اللہ فرمایا ہے یا وہ سچا مسیح ہے جو نبوت سے انکار کر دے ان مولویوں کو اتنی بھی عقل نہیں ہے کہ خدا کا رسول تو آنے والے مسیح کو نبی اللہ کہہ رہا ہو اور یہ کہہ رہے ہوں کہ چونکہ تو نے نبی اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اس لئے جھوٹا ہے اگر اللہ کا رسول سچا ہے یعنی محمد رسول اللہؐ سچے ہیں اور مسیح سچا ہے جس نے آنا ہے تو اس کے لئے اس کے سوا چارہ نہیں ہے کہ وہ سچا ہے تو ضرور نبی اللہ ہونے کا دعویٰ کرے اور اسی دعوے کی تمہیں تکلیف ہے۔ پس کل اگر تمہارا عیسیٰ اتر بھی آیا کہیں سے تو اعلان کرے گا کہے گا میں نبی اللہ نہیں میری توبہ۔ اس وقت مولوی کیا کہیں گے۔ کیا وہ حدیث مسلم کی اس کو نہیں دکھائیں گے کہ تم کہتے ہو تم نبی اللہ نہیں ہو خدا کے رسول نے جس نبی کی پیش گوئی فرمائی تھی جس مسیح کی پیش گوئی فرمائی تھی اس کا نبی اللہ اور رسول اللہ ہونا لازم ہے۔ پس جاؤ تم جھوٹے ہو ہم تمہیں نہیں مانتے۔ تو تمہاری قسمت میں تو ماننا ہی نہیں۔ جو سچا آیا اس کو بھی نہیں مان سکتے، جو جھوٹا آیا اس کو بھی نہیں مان سکتے۔ تم تو منکرین میں ایسے داخل ہوئے ہو کہ اس پھندے سے اب باہر جا ہی نہیں سکتے۔ جو نبوت کا دعویٰ کرے گا اس کے انکار کا تم نے پہلے ہی فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم نے کرنا ہے۔ جو نبوت کا انکار کرے گا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حدیث جھوٹا قرار دے دے گی اور اسے بھی تم مان نہیں سکتے۔ پس ایسی جاہلانہ باتیں ہیں کہ ذرا سا بھی غور کیا جائے تو کسی بڑے تردد کی ضرورت باقی نہیں رہتی جھوٹ ان کا کھلا کھلا ان کے منہ پر لکھا ہوا ہے۔

پھر آگے کہتے ہیں اور اس ضمن میں ایک اور بات بھی آپ کو بتاتا چلوں مختصراً۔ "اللہ تعالیٰ روزے رکھتا ہے" یہ کہا ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایسی باتیں لکھی ہیں جس سے خدا تعالیٰ پر تمسخر ہے اور ان کے خدا کا تصور بگڑا ہوا اور عجیب سا ہے۔ کہتے ہیں انہوں نے لکھا ہوا ہے اللہ تعالیٰ روزے رکھتا ہے، نماز پڑھتا ہے۔ نماز بھی پڑھتا ہے خدا تعالیٰ۔ مسیح موعود نے لکھا ہے یہ کہتے ہیں اور سوتا جاگتا ہے، غلطی کرتا ہے، شادی بھی کرتا ہے اور ان بدبختوں کو یہ لکھتے ہوئے شرم نہیں آئی کہ جنسی تعلقات قائم کرتا ہے۔ شادی کا کہنا ہی کافی تھا آگے یہ بات کھولنے کی کیا ضرورت تھی تم نے ضرور خدا پر بھی گند بکنا تھا۔ اللہ تعالیٰ برٹش ہے یہ بھی لکھا ہے مسیح موعود نے اور انگریزی بولتا ہے۔ اس قدر ناپاک قوم ہے کہ پلید فرقہ ہے بالکل۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتنی سچی بات کہی تھی ایک ہی بات میں ان کی ساری گالیوں کا جواب دیا۔ "اے بدذات فرقہ مولویاں" پنجابی میں بھی اور اردو میں بھی لفظ بدذات بڑی سخت چیز ہے لیکن مہذب بھی ہے ساتھ گندی گالی نہیں مگر ہیں یہ لوگ بدذات۔ یہ ساری باتیں آپ مسیح موعود کا کلام پڑھتے ہیں دنیا میں اس وقت ایک سو چالیس ممالک یا اس کے لگ بھگ ٹیلی ویژن پر یہ میری بات سن رہے ہیں آپ سے پوچھتا ہوں آپ ساری دنیا کے احمدی گواہی دیں کہ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے سچ ہے یا جھوٹ ہے۔ (اس پر تمام حاضرین اور دنیا بھر کے احمدیوں نے جو یہ خطاب براہ راست سن اور دیکھ رہے تھے بیک آواز کہا کہ جھوٹ ہے۔ ناقل)۔ خدا کی قسم جھوٹ ہے۔ خدا کی قسم جھوٹ ہے۔ پس لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

اب سنئے! جہاں تک بعض محاوروں کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ کے متعلق۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ، اس کے پاؤں، اس قسم کی باتیں قرآن کریم میں بھی ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے یہ لوگ کہتے ہیں کہ خدا کے ہاتھ بند ہیں۔ "بل یداہ مبسوطتٰن" بلکہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب بیعت لے رہے تھے تو فرمایا "یداللہ فوق ایدیھم" اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔ تو اگر تم جاہلو! ان لفظوں سے یہ نتیجہ نکالتے ہو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خدا نے خود بتایا تھا کہ میں جسم ہوں اور میں ایک محدود جسمانی شکل انسان کی سی رکھتا ہوں تو سوائے اس کے ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ تمہاری عقل کو ساری دنیا عمر بھر بھی پیٹے تو حق ادا نہ ہو گا۔ بڑے ہی بے وقوف لوگ ہیں، حملہ کرتے وقت یہ بھی نہیں پتہ لگ رہا کہ قرآن کا محاورہ کیا ہے۔ قرآن اس قسم کے لفظ کن معنوں میں استعمال کر رہا ہے۔ اب حدیث سن لیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ بخاری کتاب الرقاق باب التواضع میں یہ حدیث درج ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَ لِي وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهُ لِلْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِي لَاُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَ لِي لَاُعِيذَنَّهُ».

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یعنی یہ خاص حصہ قابل توجہ ہے کہ جب میں اپنے بندے سے جب وہ یہ کام میری خاطر کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا وہ پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ تو کیا کوئی بدبخت مولوی یہ کہے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا پاؤں ہے اور مومنوں کا پاؤں بن گیا ہے۔ اس کے اوپر مومن چلتے ہیں اسی پر اپنی جوتیاں پہنتے ہیں۔ کیسی بدبختی ہے جہالت کی حد ہے یا مکر کی حد؟ دونوں باتیں پائی جاتی ہیں بیچ میں سے کھچڑے سب جانتے ہیں۔ پتہ ہے اچھا بھلا کہ کیا ہو رہا ہے مگر پھر بکواس کئے جاتے ہیں۔ عادت پڑی ہوئی ہے گند بولنے کی۔

پھر ایک حدیث میں یہ بھی آتا ہے کہ جب جہنم خوب بھڑک جائے گی اور آخری دور آجائے گا تو پھر اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں جہنم میں ڈال دے گا اور پھر وہ جہنم ٹھنڈی کر دی جائے گی آخر پر۔ تو اب یہ مولوی بتائیں کہ خدا کے

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740

RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

پاؤں جہنم میں جائیں گے اور اگر یہ ان کے نزدیک واقعۃً ظاہری پاؤں ہیں اور یہ مولوی وہی نیک لوگ ہیں جن کے خدا پاؤں بنتا ہے تو ان کا انجام یہ ہے کہ جب سب دنیا جہنم سے نکل جائے گی پھر یہ جہنم میں ڈال دئے جائیں گے۔ اگر ظاہری تماشا بینی کرنی ہے، تمسخر کرنے ہیں تو یہ باتیں تو ہر شخص الٹا سکتا ہے تم پر بھی اور عجیب و غریب باتیں تمہاری طرف منسوب ہو سکتی ہیں مگر ہم جاہل لوگ نہیں ہیں۔ میں نمونے کے طور پر صرف آپ کو بتا رہا ہوں کہ ان باتوں کا کیا مآل ہے کیا ان کا بد نتیجہ نکلتا ہے۔ بہت سی اور آیات ہیں جن میں خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا ذکر ہے اور بظاہر گویا نعوذ باللہ من ذالک جسمانی ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔

ایک انہوں نے یہ بات لکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر ناراض ہوا اور آپ کو Curse کیا۔ انگریزی میں چونکہ اشتہار شائع کیا ہے:

Allah Taala Cursed him according to his own confession اب آپ بتائیں کس قدر لعنتی بات ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا کی ناراضگی کا اگر کوئی اشارہ کہیں ملتا ہے تو صرف دو موقعے ہیں اور وہ ناراضگی ایسی ہے جن پر عام مومنوں پر جو خدا راضی ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا راضی ہونا اس ناراضگی پر قربان۔ کس قدر پیار کا اظہار ہے اس ناراضگی میں اور لفظ Curse کا کہیں اشارہ تک بھی نہیں ملتا۔ اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چونکہ مسیح ہونے کا دعویٰ فرمایا اور خود ان لوگوں کے نزدیک مسیح Curse ہوا تھا اس لئے انہوں نے اس بات کو دہرایا ہے کہ چونکہ پہلے مسیح کی مماثلت کا دعویٰ کیا ہے اور پہلا مسیح Curse ہوا تھا اس لئے گویا مسیح موعود نے اپنے آپ کے اوپر بھی خدا کی Curse تسلیم کر لی حالانکہ ہم یہ بھی جھوٹ سمجھتے ہیں، مسیح پر Curse نہیں پڑی۔ خدا تعالیٰ اس بات کا انکار فرما رہا ہے بلکہ قرآن کریم مسیح کی طرف منسوب ہو کر یہ اعلان فرماتا ہے کہ:

"سَلَامٌ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ أَمُوْتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا"

میری تو پیدائش بھی سلامتی والی ہے خدا کی سلامتی کے ساتھ زندہ رہا اور جس دن میں دوبارہ اٹھایا جاؤں گا وہ بھی سلامتی والا دن ہو گا۔ پس اس کی مماثلت کا مسیح موعود نے دعویٰ کیا ہے تمہارے تصور میں اگر نعوذ باللہ من ذالک مسیح پر Curse ہوئی تھی تو یہ لعنتی خیال ہے۔ جماعت احمدیہ اس خیال پر لعنت بھیجتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہیں اشارۃً بھی اور کنایۃً بھی اپنے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ نعوذ باللہ خدا نے مجھے Curse کیا ہے۔ وہ جو واقعات ہیں میں نمونۃً آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ایک وہ واقعہ ہے جو ماموریت سے پہلے کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد بہت بیمار تھے اور قریب المرگ تھے۔ ایک شام کو آپ کو الہام ہوا "والسماء والطارق وما ادراک ماالطارق" آسمان کی قسم اور اس کی جو رات کو آنے والا ہے اور وہ کیا واقعہ ہے جو رات کو رونما ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوراً سمجھ گئے کہ میرے والد بہت بیمار ہیں اور ان کی بیماری کا مجھے غم لگا ہوا ہے یہ ان کی جدائی کی خبر مجھے دی گئی ہے اور اس خبر کے ساتھ جہاں مغموم ہوئے وہاں آپ کو یہ بھی خیال آیا کہ میں نے تو اپنا سب کچھ خدا کی خاطر ترک کر رکھا ہے۔ میں نے تو کبھی پتہ بھی نہیں کیا کہ میری جائداد کیا ہے، میرے حقوق کیا ہیں۔ میرے والد ہی تھے جو مجھ پر رحم فرماتے ہوئے میرا خیال رکھتے تھے مجھے کھانا بھیج دیا کرتے تھے۔ ورنہ ان کے بعد پھر میرا کون پاسبان ہو گا۔ یہ خیال آنا تھا کہ بجلی کے کوندے کی طرح جلال کے ساتھ یہ الہام ہوا "اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَه" کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟ یہ ایسی ڈانٹ ہے جس پر ہزار تائیدیں قربان ہو جائیں، ہزار رضامندیاں قربان ہو جائیں۔ کیونکہ ہمیشہ ہمیش کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اپنی معیت کا وعدہ فرمایا گیا لیکن چونکہ الہام کی طرز میں ایک جلال سا پایا جاتا تھا، ایک شوکت تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ لرز اٹھے اور بے اختیار گریہ و زاری کرتے ہوئے اللہ سے معافی مانگی کہ اے خدا مجھے ایک لحظہ کے لئے یہ خیال کیوں آیا کہ میرے باپ کے بعد میرا کیا بنے گا۔ یہ ایک موقع ہے جس کو میں نے تلاش کیا تو ناراضگی کا کوئی اشارہ اگر دور کا ملتا ہے تو یہ ملتا ہے لیکن اس میں بھی محبت کا بے پایاں اظہار ہے۔ آج وہی "الیس اللہ بکاف عبدہ" کی انگوٹھی جو مسیح موعودؑ نے اس وقت بنوائی تھی میری اس انگلی میں ہے اور تمام دنیا میں لکھوکھا احمدی یہی انگوٹھیاں پہنے پھرتے ہیں اور الیس اللہ بکاف عبدہ کا جو وعدہ مسیح موعود کے ساتھ کیا گیا تھا آج ان کے غلاموں کے حق میں بھی پورا ہو رہا ہے اور ہم سب اس کے گواہ ہیں۔ پس اگر ایسی ناراضگی تھی تو ہزار رضامندیاں اس ناراضگی پہ قربان۔ جیسا کہ حسرت نے کہا ہے۔ صحت ہی کا مضمون ہے وہ کہتا ہے حسرت موہانی کہ ہزاروں لاکھوں صحتیں اس بیماری غم پر نثار ہوں۔

جس میں اٹھے بارہا ان کی عیادت کے مزے

تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اگر یہ ناراضگی ہے کہ جس کے نتیجہ میں الیس اللہ بکاف عبدہ کی خدا کی تائید کے نشان ساری دنیا میں مسیح موعود کے غلام آج بھی دیکھ رہے ہیں اور یہ پھل کھا رہے ہیں تو ہزاروں رضامندیاں اس ناراضگی پہ قربان ہوں (وہ یاد آگیا مجھے)

صحتیں لاکھوں مری بیماری غم پر نثار
جس میں اٹھے بارہا ان کی عیادت کے مزے

تو اللہ تعالیٰ نے بھی دیکھیں کیسی کیسی عیادت فرمائی ہے۔

ایک اور موقع تھا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی کی شفاعت کر دی اور وہ شفاعت کرنا بے اختیار تھا غالباً حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے صاحبزادے نواب عبدالرحیم صاحب بیمار تھے جب ان کی بیماری حد سے بڑھی اور ڈاکٹروں نے جواب دے دیا اور بڑی بے قراری سے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ اب تو چند ساعتوں کا مہمان دکھائی دیتا ہے۔ تو مسیح موعودؑ نے بے اختیار ہو کر عرض کیا کہ اے خدا اگر دعا کا وقت نہیں رہا تو میں شفاعت کرتا ہوں۔ اس وقت بڑے جلال سے یہ الہام ہوا "من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ" کون ہوتا ہے ہمارے حضور سفارش کرنے والا مگر ہماری اجازت سے۔ اللہ کے حضور کون سفارش کر سکتا ہے مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سارا وجود لرز اٹھا جیسے ایک زلزلہ طاری ہو گیا اور بے انتہا اضطرار کے ساتھ آپ نے معافیاں طلب کیں مگر پیشتر اس کے کہ آپ اپنی پشیمانی کو دعا کا رنگ دیتے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا "انک انت المجاز" اے میرے بندے میں تو تجھے یونہی سمجھا رہا تھا ورنہ میری طرف سے تجھے اجازت ہے، شفاعت کر۔ چنانچہ اسی وقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شفاعت کی اور میں نے خود حضرت نواب عبدالرحیم صاحب کو زندہ دیکھا ہے۔ لمبی عمر پائی اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مسیح موعود کی صداقت کا ایک زندہ نشان بنے پھرتے رہے تو یہی اگر ناراضگی ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ شفاعت کا حق عطا فرماتا ہے کہتا ہے "انک انت المجاز" تو پھر وہی مضمون ہے کہ ایسی ناراضگی پر لاکھوں رضامندیاں قربان ہوں۔ یہ خدا کے پیار کے اظہار ہیں۔ خدا کے پیار کے طریق ہیں بعض دفعہ اپنے بندوں سے ذرا سامنہ بگاڑ کر بات کرتا ہے صرف سمجھانے کی خاطر لیکن اس کے بعد دلجوئیاں اتنی کرتا ہے کہ اس ناراضگی کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا اور یہ ان بدبختوں کو سوچیں ذرا۔ کہتے ہیں مرزا صاحب نے لکھا ہے اللہ نے مجھے Curse کیا تھا۔ تم پر Curse ہو جتنے جھوٹے ہو تم لوگ۔

اور ذاالنون کا کیا حال تھا "اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا" جب مچھلی والا نبی مُغاضِباً ہو کر خدا سے اپنی طرف سے روٹھ کر جا رہا تھا تو کیسی ڈانٹ پلائی تھی اللہ نے۔ وہ بھول گئے ساری باتیں اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر زبانیں دراز کر رہے ہو۔

پھر ایک اور جھوٹ "آپ قیامت تک سب سے افضل ہیں" اتنا جھوٹ ہے کہ کوئی حساب ہی نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام اگر یہ پڑھیں۔ پتہ نہیں پڑھتے ہیں تو کس طرح پڑھتے ہیں۔ اگر پڑھیں تو سارا کلام حضرت محمد رسول اللہ کی شان میں نعت سرائی کرتے ہوئے اس شان کے پھول آپ پر نچھاور کرتا ہے کہ ساری امت میں سارے نعت گوؤں نے مل کر ایسی نعتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں نہیں لکھیں جیسے اکیلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھ دی ہیں۔ اردو ہو، عربی ہو، فارسی ہو تینوں زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نعت کا جیسے حق ادا کیا ہے اس کی کوئی مثال امت مسلمہ میں کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ فرماتے ہیں:-

اس نور پر فدا ہوں، اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اور یہ کہتے ہیں یہ دعویٰ کر دیا کہ میں سب سے افضل ہوں اور یہ بیچ میں ظاہر کر رہے ہیں کہ نعوذ باللہ من ذالک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسول اللہ سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

پھر فرماتے ہیں

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے
ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
شان حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

پھر فرماتے ہیں

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ ز بحر کمال محمدؐ است

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نعتیہ کلام فارسی ہو یا عربی ہو یا اردو ہو ہر زبان میں ایسے چمک رہا ہے جیسے آسمان پر کہکشاں چمکتی ہے دائمی ہے یہ وہ محبت کا رستہ ہے یہ وہ روشن رستہ ہے جس پر چل کر ہم سب نے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت کے گر سیکھے اور اس محبت کے پھل پائے۔ پس یہ لوگ محض جھوٹے اور بدکار لوگ ہیں جو بغیر حقیقت کے، ایک ادنیٰ ذرہ بھی جس بات میں سچائی کا نہ ہو وہ یہ بیان کرتے ہیں اور کرتے چلے جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح دنیا کو دھوکہ دے لیں گے مگر ان کے دھوکے کامیاب نہیں ہوں گے یہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کسی قیمت پر کامیاب نہیں ہوں گے۔

MOST COMPETITIVE PRICES IN WORLD WIDE FREIGHT FORWARDING & TRAVEL

ARIEL ENTERPRISES
26 LEGRACE AVENUE,
HOUNSLOW,
MIDDLESEX TW4 7RS
PHONE 081 564 9091
FAX 081 759 8822

TO ADVERTISE IN THE
AL FAZL INTERNATIONAL
PLEASE CONTACT
NAEEM OSMAN MEMON
081 874 8902/ 081 875 1285
OR FAX YOUR ADVERT FOR A QUOTE ON 081 875 0249

کہتے ہیں یہ اعلان کیا کہ "برطانوی حکومت کی اطاعت سب مسلمانوں پر لازمی ہے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ مسلک پیش فرمایا کہ کوئی بھی حکومت ہو جب وہ مستحکم ہو جائے اور وہ تمہارے دین میں دخل نہ دے تو دینی غرض سے اس پر حملہ کرنا جائز نہیں ہے اور یہ جو مسلک ہے اس کا صرف ہندوستان سے تعلق نہیں ہے تمام دنیا کی ہر حکومت سے تعلق ہے۔ یہ مسلمان جو مسیح موعودؑ پر یہ الزام لگا رہے ہیں جو جرمنی میں جاکے بوزنین کو کہتے ہیں کہ یہ تھی آپ کی تعلیم۔ ان کو میں دعوت دیتا ہوں اگر ان کے نزدیک یہ مسلک درست ہے کہ جرمن حکومت چونکہ مسلمان نہیں ہے اس لئے اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ان کی اطاعت نہ کی جائے اور ان کے خلاف تلوار کا جہاد کیا جائے تو کرکے دکھادیں۔ جتنے ہیں نام و نشان مٹ جائے گا یہاں سے۔ ہم تو کہتے ہیں اپنے آپ کو سچا کرکے دکھاؤ۔ کون روکتا ہے تمہیں؟ مسیح موعودؑ نے روکا ہوا ہے؟ مسیح موعودؑ کا تو تم انکار کر بیٹھے ہو۔ پس کھلی چھٹی ہے جس جہاد کو تم جائز اور سچا سمجھتے ہو کرکے دکھاؤ میں بار بار تمہیں چیلنج کرتا ہوں اٹھو اور جرمنی کے خلاف اعلان جہاد کردو، اٹھو اور برطانیہ کے خلاف اعلان جہاد کردو، اٹھو اور امریکہ کے خلاف اعلان جہاد کردو۔ توفیق ملتی ہے تو بے چارے مسلمانوں کے خلاف ہی اعلان جہاد کی توفیق ملتی ہے غیروں کے خلاف تمہیں کبھی توفیق نہیں ملتی، نہ تم میں طاقت ہے، نہ تم میں غیرت ہے کہ ایسا کرکے دکھاؤ۔

پھر لکھا ہے کہ "تمام لوگ کافر ہیں جب تک احمدی نہ ہو جائیں" اس لئے مسلمانوں کے جذبات انگیخت کرکے ان کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کی ہے کہ تمہیں کافر سمجھتے ہیں اور تم ایک دوسرے کو کیا سمجھتے ہو؟ بتاؤ تو سہی! شیعہ سنیوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ جان ہے تو بولو۔ اور سنی شیعوں کو کیا سمجھتے ہیں اور وہابی بریلویوں کو کیا سمجھتے ہیں اور بریلوی وہابیوں کو کیا سمجھتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ نہیں ہے۔ تو وہ کیوں دبا بیٹھے ہو باتیں۔ اگر کسی مسلمان فرقے کا دوسرے مسلمان فرقے کو کسی وجہ سے کافر سمجھنا اس کو دائرہ اسلام سے باہر نکال دیتا ہے تو تم سارے دائرہ اسلام سے باہر بیٹھے شور مچا رہے ہو۔ دائرہ اسلام میں کوئی رہ گیا ہے باقی جو ہمارے خلاف بات کرے؟۔ ہم ہیں ایک صرف۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جھوٹے لوگ ہیں بالکل ذرہ بھی ان کے اندر نہ غیرت ہے نہ سچائی ہے یہ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف اس سے بہت زیادہ فتوے دے چکے ہیں جو جماعت احمدیہ کے دوسروں کے متعلق ہیں مگر جو جماعت احمدیہ کا فتویٰ ہے اس کا اور ان کے فتووں کا ایک نمایاں فرق ہے۔ جماعت احمدیہ کے فتوے کو حضرت محمد رسول اللہؐ کی تائید حاصل ہے اور ان کے فتووں کو کسی کی تائید حاصل نہیں یہ مولویوں کے دل کی باتیں ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انکر خروج المہدی فقد انکر بما انزل علیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (ینابیع المودۃ باب ۷۸ از علامہ الشیخ سلیمان بن شیخ ابراہیم المتوفی ۱۲۹۴ ہجری)

فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے مہدی کے ظاہر ہونے کا انکار کیا "فقد انکر" یقیناً اس نے انکار کردیا ہر اس چیز کا جو محمدؐ پر نازل ہوئی تھی۔ اب بتائیں کفر اور کیا ہوتا ہے اور جس کو ہم مہدی سمجھتے ہیں۔ جس پر ایمان لاتے ہیں جس کی صداقت پر آسمان گواہ بن گیا اور چاند اور سورج نے گواہی دے دی ان گواہیوں کو مٹانے کی تو تم میں طاقت نہیں ہے تم خود بھی مٹ جاؤ تو اس چاند اور سورج گرہن کی گواہی کو کبھی اب دنیا سے مٹا نہیں سکوگے ہم پورے یقین کے ساتھ جس کو مہدی سمجھتے ہیں اس کے حق میں جب محمد رسول اللہ کا یہ فتویٰ ہے تو ہمارے پاس چارہ کیا ہے کچھ اور کہنے کا۔ مجبور ہیں اور کوئی لفظ ملتا ہی نہیں محمد رسول اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے مہدی کا انکار کیا اس نے اس ہر بات کا انکار کردیا جس کے ساتھ محمدؐ اترا تھا یا جو محمدؐ پر اتاری گئی تھی۔

اور نواب صدیق حسن خان کہتے ہیں

"من قال بسلب نبوتہ فقد کفر حقا کما صرح بہ السیوطی"

حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱ پر لکھا ہے کہ مسیح کی نبوت کا جو انکار کرتا ہے جیسا کہ یہ لوگ کر رہے ہیں ان کے متعلق فتویٰ یہ ہے کہ انہوں نے یقیناً حقا کفر کردیا اور علامہ سیوطی کا بھی یہی مسلک تھا اور انہوں نے کھول کر اس کو بیان کیا ہے۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ حدیث الحجج الکرامۃ صفحہ ۳۵۱ مطبع شاہجہان پریس بھوپال میں لکھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ قول لکھا ہے "من کذب بالمہدی فقد کفر"۔ جس نے مہدی کا انکار کیا اس نے یقیناً کفر کیا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا انکار کردیں تمہاری خاطر۔ تم ہوتے کون ہو جنہیں خوش کرنے کی خاطر ہم حضرت محمد رسول اللہ کا انکار کر بیٹھیں۔ پس آپ نے اگر مہدی کے منکر کو کافر کہا ہے تو ساری دنیا کے احمدی مہدی کے منکر کو کافر ہی کہتے رہیں گے خواہ تمہیں آگ لگ جائے، خواہ تم جس طرح مرضی جل بھن جاؤ۔ محمد رسول اللہ کا فتویٰ ہے ہم میں مجال نہیں ہے ہم ہیں کس باپ کے بیٹے جو محمد رسول اللہ کی بات کو بدل سکیں۔

اب احمدیوں پر کفر کا فتویٰ لگانے کی ایک اور دلیل یہ دی گئی ہے کہتے ہیں کوئی غیر احمدی لڑکی سے شادی کرے تو اسے جماعت احمدیہ سے خارج کردیا جاتا ہے۔ اول تو یہ بات ہے ہی غلط۔ کوئی بات سنتے ہیں سمجھ آتی کوئی نہیں اور یونہی منہ سے بات نکال دیتے ہیں۔ کوئی غیر احمدی لڑکی سے شادی کرے تو اس کو ہم پسند نہیں کرتے کیونکہ آگے اولاد کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے تربیت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں جماعت سے خارج اس کو کرتے ہیں اگر احمدی لڑکی کسی غیر احمدی مرد سے شادی کرے اور اس سے زیادہ ہمارا کوئی فتویٰ نہیں۔ ایسی بچیوں کو پھر معاف بھی کردیا جاتا ہے ان کی اولاد کو ہم جائز سمجھتے ہیں ان کے نکاح کو شرعاً حلال قرار دیتے ہیں ان کی اولاد کے اوپر کوئی گندا لفظ نہیں بولتے۔ ایک انتظامی مسئلہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بناء پر منع فرمادیا کہ اکثر احمدی عورتیں جو اس زمانے میں غیر احمدیوں کے گھروں میں گئیں ان پر بڑے ظلم ہوئے اور ان کو اپنے مذہبی آزادی کے حق سے محروم کردیا گیا۔ اب اسی جلسہ سالانہ پر راولپنڈی کی ایک عورت مجھے ملنے کے لئے آئیں دو دفعہ آئیں۔ جب یہ ذکر کرتی تھیں تو بے اختیار تڑپ اٹھتی تھیں کہ میرا خاوند مجھے پوری طرح جماعت میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دیتا میں بڑی بے قرار ہوں۔ تو بے قراری تھی تو مسیح موعود کا حکم کیوں نہیں مانا پہلے اور وہ جو کچھ کر بیٹھی ہے دوبارہ احمدی بن چکی ہے تو یہ بات ہے ہی جھوٹی کہ گویا شرعاً ہم اس شادی کو حرام سمجھتے ہیں مگر یہ کیا سمجھتے ہیں وہ ایک دو نمونے آپ کو بتا دیتا ہوں۔

اہل حدیث کا فتویٰ سن لیجئے۔ اہل حدیث فرماتے ہیں۔ وہابیہ وغیرہ یعنی سعودی عرب کے مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگ مقلدین زمانہ باتفاق علمائے حرمین شریف یعنی مکے اور مدینہ کے علماء نے یہ فتویٰ جاری فرمادیا ہے کہ وہابی لوگ جو بعد میں مکہ اور مدینہ پر مسلط ہوگئے ان کا حال یہ ہے کہ کہتے ہیں "کافر و مرتد ہیں ایسے کہ جو ان کے اقوال ملعونہ پر اطلاع پاکر انہیں کافر نہ جانے یا شک بھی کرے وہ خود کافر ہے"۔ جو وہابیوں کے کفر پر شک کرے کہتے ہیں وہ خود بھی کافر ہے ان کے پیچھے نماز تو ہوتی ہی نہیں ہے نا۔ سوال ہی نہیں۔ یہ جو مکے جاکر نمازیں ضائع کرتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں ہر سال۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی حرام ہے اور وہاں جو قربانیوں کا گوشت اکٹھا کرتے پھرتے ہیں وہ کیوں کرتے ہو۔ کھانے کے معاملے میں سب مسائل ختم ہو جاتے ہیں ان کی بیویاں نکاح سے نکل گئیں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ احمدیت کے فتوے پر زبانیں دراز کر رہے ہیں ہمارا فتویٰ دیکھیں کتنا معقول، کتنا مہذب اور دائرہ اخلاق کے اندر ہے اور ان کا فتویٰ سنئے۔ کہتے ہیں بیویاں نکاح سے نکل گئیں۔ نکاح انہوں نے پڑھایا، نکالا ان مولویوں نے ان کو بے چاریوں کو۔ ان کا نکاح کسی مسلمان سے ہی نہیں کافر یا مرتد سے بھی نہیں ہوسکتا۔ ان کے ساتھ میل جول، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سلام کلام سب حرام ہیں ان کے مفصل احکام کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں موجود ہیں (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۲) یہ جو کتاب ہے حسام الحرمین یہ اور کتاب ہے لیکن ثنائیہ کتاب مولوی ثناء اللہ امرتسری کی کتاب ہے اس کے فتاویٰ ہیں جو اہل حدیث کے لیڈر تھے۔

اور ولی حسن صاحب ٹونکی آجکل یہ جو پرویزی ہیں ان کو بھی احمدیت کے خلاف ابال آیا ہوا ہے ان کو بھی لوگ دائرہ اسلام سے باہر نکالے ہوئے ہیں سارے اور ان کی سنتا کوئی نہیں تو بھتر کی تھیلی میں گھسنے کا اتنا شوق ہے ان کو کہ آجکل یہ بھی احمدیت کے خلاف جہاد شروع کئے ہوئے ہیں اور خاص طور پر ہیں تو بہت تھوڑے کہیں کہیں ٹانواں ٹانواں ملتے ہیں تو وہاں کچھ موجود ہیں ناروے میں۔ جب بھی بولتے ہیں وہیں سے آواز آتی ہے ان کی۔ وہاں چند احمدیوں کو کہتے ہیں کہ دیکھو ہمارے پرویز صاحب نے تمہارا کس طرح قلع قمع کیا ہے کیسے دلائل پیش کئے ہیں وہ ساری وہی باتیں جو دوسرے مولوی لکھ چکے ہیں ان سے چرا چرا کر اپنی ایک کتاب بنالی ہے لیکن اس کے باوجود جو مرضی کرلیں دوسرے کسی مسلمان فرقہ کے علماء پرویزیوں کو مسلمان تسلیم کرنے پہ تیار نہیں ہوں گے۔ لکھتے ہیں "غلام احمد پرویز شریعت محمدیہ کی رو سے کافر ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج، نہ اس شخص کے عقد نکاح میں کوئی مسلمان عورت رہ سکتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہوسکتا ہے"۔ یہ فتوے ہیں ان لوگوں کے۔ یہ زبانیں ہیں ان کی دیکھ لیجئے۔ وہ بے چارے مولوی غلام احمد صاحب پرویز جو بھی شخص ہے ہمارے نزدیک تو نکاح جائز ہے جو مرضی ہمیں گالیاں دیں میں پھر بھی اعلان کرتا ہوں کہ جائز نکاح ہے لیکن یہ مولوی نہیں مانتے۔ کہتے ہیں حرام نکاح ہے کہتے ہیں "کسی مسلمان عورت کے لئے جائز نہیں کہ غلام احمد پرویز کے نکاح میں رہے اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرنا جائز ہوگا اور یہ حکم صرف پرویز ہی کا نہیں بلکہ ہر کافر کا ہے اور ہر وہ شخص جو اس کے متبعین میں ان عقائد کفریہ کے ہم نوا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے اور جب یہ مرتد ٹھہرا تو پھر اس کے ساتھ کسی قسم کے بھی اسلامی تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں"۔

اب شیعوں کی بات سن لیجئے۔ شیعہ حضرات فرماتے ہیں "فرقہ حقہ شیعہ کے نزدیک شیعہ عورت کا نکاح

SCL

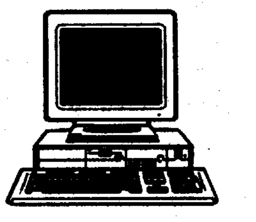

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DO
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

کسی غیر شیعہ اثنا عشریہ کے ہمراہ اس لئے ناجائز ہے" غیر شیعہ اثنا عشریہ مراد ہے شیعہ وہ جو اثنا عشریہ ہوں ان کے علاوہ کسی کے ہمراہ اس لئے ناجائز ہے "کہ غیر اثنا عشری کو وہ مومن نہیں سمجھتے۔ جو مسلمان کہ غیر اثنا عشری عقیدہ رکھتا ہو شیعوں کے نزدیک وہ مومن نہیں"۔ علامہ الحائری شیعوں کے بہت بڑے عالم تھے ان کے صاحبزادہ لکھتے ہیں "ایسی صورت میں باوجود عالم مسئلہ ہونے کے اگر ایسا نکاح واقعہ ہو جائے تو وہ نکاح باطل ہے ان کی اولاد بھی شرعاً ولدالزنا ہوگی" یہ ہے ان کا مہذب فتویٰ آپس میں ایک دوسرے کے خلاف۔ یہ کیوں نہیں بتاتے بوزنین کو۔ ان سے کیوں یہ چھپا کے بات رکھی ہوئی ہے اور یہ بھی نہیں خیال آیا کہ ہم نے بتا تو دینی ہے پھر بھی۔ تو ہمارے منہ سے جو سن کر شرمندہ ہوں گے پہلے آپ ہی کیوں نہ بتا دیں۔ ان کو چاہئے کہ اپنے سارے فتووں سے بھی ان کو آگاہ کریں جب ہمارے خلاف آگاہ کرتے ہیں تو ایک دوسرے کے خلاف بھی تو آگاہ کریں۔

اور ایک اور فتویٰ سن لیجئے "وہ لوگ ائمہ معصومین کے حق میں شک رکھتے ہیں ان کی لڑکیوں سے شادی کر لو مگر ان کو لڑکی مت دو کیونکہ عورت اپنے شوہر کے ادب کو لیتی ہے اور شوہر قہراً اور جبراً عورت کو اپنے دین اور مذہب پر لے آتا ہے"۔ اس معاملے میں شیعہ مسلک جماعت احمدیہ کے قریب ترین ہے اور بات معقول ہے کیونکہ عورت کو اگر غیر کے پاس بھیجا جائے تو وہ چونکہ مرد نسبتاً قوام ہوتا ہے مضبوط ہوتا ہے اور عورت پر طاقت رکھتا ہے اس لئے وہ عورت پر ظلم کرتا ہے اور یہ فتویٰ اس بناء پر ایک جائز اور معقول فتویٰ ہے۔ لیکن شیعوں کے متعلق سنیوں نے جو ارشادات فرمائے ہیں وہ بھی سننے سے تعلق رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں نفضیوں۔ تبرائیوں کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی ہے۔ یقینی حکم ہے، قطعی حکم ہے۔ اجماع اس پر ساری امت کا کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ ایک لفظ ان کو بڑا اچھا لگتا ہے "خالص زنا ہے"۔ اتنے مزے سے بیان کرتے ہیں کہ کتابیں بھری پڑی ہیں اس لفظ سے۔ بڑے چسکے لے لے کر یہ بات بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں "معاذاللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں کی ہو جب بھی نکاح ہرگز نہ ہوگا محض زنا ہوگا اور اولاد ولدالزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد سنی بھی ہو تب بھی ترکہ نہ پائے گی" کہ وہ فریقین میں سے ایک شیعہ تھا اس لئے وہ اولاد جو ہے وہ جائز نکاح کی اولاد نہیں ہے، یہ مطلب ہے ان کا۔ لفظ سخت ہیں مراد یہ ہے اور اس لئے قانوناً اس کا کوئی حق نہیں بنتا۔ عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی۔ آگے پھر ایک اور گندی بات بولی ہوئی ہے۔ "رافضی اپنے کسی قریبی حتی کہ باپ بیٹے، ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کوئی حق نہیں ہے"۔ کہتے ہیں رافضی یعنی شیعہ آپس میں جب شادیاں کرتے ہیں تو ان کی اولاد بھی ولدالزنا ہی کہلائے گی اس لئے ان کا ترکہ بھی ان کو نہیں ملے گا۔ یعنی ایران میں مثلاً ترکہ کا نظام ہی ختم ہو چکا ہے وہاں اسلام کا یہ حکم عائد ہی نہیں ہوتا کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ ان میں شادیاں سب کی حرام ہو رہی ہیں اس لئے ترکہ پا ہی نہیں سکتیں۔ یہ وہ فتاویٰ ہیں جن پر یہ ہاتھ رکھے بیٹھے ہیں اور جماعت احمدیہ کے ان فتاویٰ پر لوگوں میں اشتعال پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں جن کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ کی سند حاصل ہے اور قطعی سند حاصل ہے۔

میں ان مولویوں سے پوچھتا ہوں۔ بتاؤ کہ اگر یہ مہدی نہیں، تو کل جو مہدی آئے گا اس کے منکر کو تم کیا سمجھو گے اگر تم اس کو کہو گے یہ کافر نہیں ہے تو تم محمد رسول اللہ کے کافر بن جاؤ گے۔ اور اگر کہو گے کہ کافر ہے تو پھر وہی بات تو ہم کہہ رہے ہیں پھر ہم پر کیا اعتراض ہے اس لئے ذرا بھی عقل سے کام نہیں لیتے اور سمجھتے ہیں کہ دنیا ساری پاگل ہے۔ یہ دنیا کوئی پنڈی بھٹیاں کے رہنے والے تو نہیں جو سارے آپ کی باتیں مان جائیں گے آزاد ملکوں کے باشندے ہیں عقل رکھتے ہیں پڑھے لکھے لوگ ہیں ذرا سا ان کو سمجھائیں تو سمجھ جاتے ہیں۔

پھر جبرئیل نازل ہوتا تھا یہ کہتے ہیں۔ بھئی جبرئیل تو نازل ہونا ہی ہوا اگر یہ مسیح ہے تو اس پر تو جبرئیل ضرور نازل ہوگا کیونکہ جبرئیل مسیح پر نازل ہوا تھا جو موسیٰ کا مسیح ہے اس پر جبرئیل کا نزول مانتے ہو جو محمدؐ کا مسیح ہے اس پر تمہیں تکلیف ہوتی ہے۔ یہ کون سا انصاف ہے اگر موسیٰ کے مسیح پر جبرئیل نازل ہوا اور تم مانتے ہو اور تم مانتے ہو کہ نازل ہوا ہے تو خدا کی قسم زیادہ اقرب ہے یہ بات کہ محمد رسول اللہ کے مسیح پر ضرور نازل ہوگا اور وہ ہوا تھا میں یہ اعلان ڈنکے کی چوٹ کر رہا ہوں جو تمہارا زور لگتا ہے کر لو مسیح محمدی پر ضرور جبرئیل نے نازل ہونا تھا اور نازل ہوا۔

اب دیکھیں الزام، جس طرح وہ ڈرگ کا الزام لگایا کہتے ہیں "قادیانیوں نے شراب کی اجازت دی ہے" اتنے جھوٹے ہیں اپنا حال یہ ہے پاکستان میں یہ مسلمہ مصدقہ خبریں اخباروں میں شائع ہو چکی ہیں کہ چونکہ شراب مسلمانوں کے لئے حرام قرار دی گئی اور اجازت نہیں تھی کہ وہ شراب خرید سکیں اس لئے صرف پاکستان میں غیر مسلموں کو شراب خریدنے کی اجازت تھی تو گورنمنٹ نے تحقیق کی۔ تعجب ہوا کہ بڑی شراب بک رہی ہے بڑے بڑے غیر مسلم شراب خرید رہے ہیں تو پتہ لگا قادیانی بن بن کے خرید رہے ہیں اور حکومت کا شائع شدہ اعلان ہے کہ ان میں سے ایک بھی احمدی نہیں تھا سارے کے سارے یہی مولویوں کے مسلمان تھے۔ تو جو بکواس کرتے ہیں الٹی ان پر پڑتی ہے یہ پھر بھی شرم نہیں کرتے۔ مار کھا کھا کے خدا سے برا حال ہو گیا ہے ابھی تک ہوش نہیں آئی۔ مگر خدا چھوڑے گا نہیں ابھی اور بھی پڑنے والی ہے۔ حال یہ ہے کہ اب دیکھیں انگلستان میں کون احمدی ہے جو شراب کا کاروبار کرتا ہے یہاں بعض لوگوں نے ایسی نوکریاں کیں جہاں شراب کا کاروبار تھا میں نے ان سے کہا کہ تمہارا چندہ احمدیت پر حرام ہو گیا ہے اور خدا کے فضل سے بڑے بڑے نقصانات کر کے وہ احمدی دوڑے چلے آئے انہوں نے کہا ہم چھوڑتے ہیں ان تجارتوں کو لعنت ڈالتے ہیں ہم سے جماعت چندہ ضرور وصول کرے یعنی پیسے لینے کی خاطر نہیں، پیسے دینے کی خاطر انہوں نے توبہ کی ہے۔ مثالیں تو نکال کے دکھاؤ ایسی کوئی اپنے اندر سے۔ الٹا حال یہ ہے کہ ایک دفعہ یہ ہمارے شاکر صاحب سامنے بیٹھے ہوئے اس وقت سن رہے ہیں غور سے۔ انہوں نے ایک اپنا آنکھوں دیکھا اور کانوں سنا قصہ بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ انگلستان میں میرا ایک دوست تھا وہ Pub بنا رہا تھا یعنی شراب خانہ۔ غیر احمدی مسلمان اور مجھ سے اس نے مشورہ کیا کہ جو میں Pub بنا رہا ہوں تبرکاً میں ختم قرآن کرنا چاہتا ہوں اس میں۔ تم یہ مشورہ دو کہ کیسے یہ تقریب منائی جائے الکحل کی شراب کی دکان اور ختم قرآن ہو رہا ہے اس سے شروع کر رہے ہیں تو شاکر صاحب نے جواب دیا کہ تم بالکل فکر نہ کرو ختم قرآن تو تم کر بیٹھے ہو۔ جو شراب کی دکان کھولنے کی سوجھی ہے یہ ختم قرآن کے بعد شروع ہوئی ہے بات۔ اس لئے اور کسی تبرک کی ضرورت نہیں۔ یہ ان کا حال ہے اور پروپیگنڈا یہ کر رہے ہیں کہ احمدی الکحل کا فتویٰ دیتے ہیں اور آپ بتائیں کتنے ہیں آپ میں سے، گواہ ہیں آپ سارے کے سارے کہ اللہ کے فضل سے سب سے زیادہ الکحل سے نفرت اور پرہیز کرنے والی دنیا میں اگر کوئی مسلمانوں میں جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔

اب میں اس بات کو سمیٹنے کے لئے آخری بات کرنا چاہتا ہوں یعنی تقریر کی آخری نہیں (تقریر کچھ چلنی ہے بیٹھ جائیں ٹھیک ٹھاک ہو کے) اس مضمون کی آخری بات۔ وہ یہ ہے کہ دلائل تو بے شمار ہیں میں پہلے بھی دیتا رہا ہوں اور بھی دیتے رہیں گے انشاء اللہ ایم۔ ٹی۔ اے پر۔ احمدی ٹیلی ویژن پر۔ لیکن ایک بات آپ کو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کو آج میں ایک چیلنج کرتا ہوں جو باتیں یہ احمدیت کی طرف منسوب کر رہے ہیں سوائے ان کے جو میں تسلیم کر چکا ہوں آپ کے سامنے۔ ہم بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول اللہ کی پیش گوئیوں کے مطابق امتی نبی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پیش گوئیاں لازماً سچی ہیں کوئی مسیح سچا آ نہیں سکتا جب تک نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ نہ کرے تو وہ اقرار ہے لیکن باقی سب جو ان کی بکواس اور جھوٹ ہیں اور تعلی ہے ان کے متعلق آج میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جب مباہلے کے چیلنج دیں تو اس وقت تو یہ ہزار بہانے بنا کر بھاگتے ہیں اب میں آسان طریقہ کہتا ہوں مباہلہ نام نہ رکھو یہ باتیں جو میں پڑھ کے سناتا ہوں میں کہتا ہوں یہ سب جھوٹی ہیں اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین"۔ اور ساری عالمگیر جماعت میرے ساتھ یہ کہے۔ اور یہ کہیں کہ نہیں ہم سچے ہیں اور اگر ہم سچے نہ ہوں تو اللہ ہم پر لعنت ڈالے پھر دیکھیں کہ خدا کی تقدیر کیا ظاہر کرتی ہے۔ جرات ہے تو آئیں میدان میں

- ○ یہ کہتے ہیں جماعت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین
- ○ تمام دنیا کے کونے کونے سے ہر احمدی یہ آواز بلند کرے یہ جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین
- ○ یہ کہتے ہیں انہوں نے اسلامی جہاد منسوخ کر دیا میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین
- ○ یہ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ والسلام نے ڈرگز کی تعلیم دی میں کہتا ہوں، جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین
- ○ یہ کہتے ہیں آپؑ نے پچاس کتابیں اسلام کے خلاف لکھیں میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین
- ○ یہ کہتے ہیں ان کی وفات ناپاک حالت میں ہوئی ہے میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین
- ○ یہ کہتے ہیں آپ نے نبی رسول عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا میں کہتا ہوں یہ سچ ہے۔ اللہ سچوں پر رحمت فرمائے۔
- ○ یہ کہتے ہیں اللہ کے متعلق مرزا صاحب نے لکھا شادی کرتا ہے اور تعلقات جنسی قائم کرتا ہے میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ برٹش تھا اور برٹش ہونے کی حیثیت سے انگریزی بولتا تھا۔ میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین
- ○ کہتے ہیں اللہ نے آپ پر Curse کیا میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین
- ○ یہ کہتے ہیں آپ نے دعویٰ کیا کہ تمام انبیاء سے بشمول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام انبیاء سے قیامت تک کے لئے آپ افضل ہیں میں کہتا ہوں یہ جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین
- ○ یہ کہتے ہیں غیر احمدی لڑکی سے شادی کرے تو اسے جماعت سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ فضول بات ہے چھوڑ ہی دو اس کو۔ پہلی لعنتیں کافی ہیں وہی سنبھالیں۔

Earlsfield Properties

RENTING AGENTS 081 877 0762

PROPERTIES WANTED IN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

اب میں آپ کو بتاتا ہوں مجھے اطلاعیں تو دیا کریں مگر گھبرانا نہیں۔ مخالفین تو انہوں نے کرنی ہیں کیا کریں گے آخر بے چارے؟ آپ کو خدا ایسی عظیم ترقیات عطا فرما رہا ہے، آپ کے ایسے دل بڑھا رہا ہے آسمان سے ایسی اللہ کی تجلیات اتر رہی ہیں کہ آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہیں، دلوں اور سینوں کو روشن کر رہی ہیں، ان کو جلنے کا تو حق دو بے چاروں کو کہ وہ بھی چھین لینا ہے ان سے۔ وہ تو اللہ نے دیا ہوا ہے وہ حق تم چھین نہیں سکتے نہ یہ تمہاری خوشیاں تم سے چھین سکتے ہیں نہ اللہ کے فضلوں کو تم سے چھین سکتے ہیں اور ان کی نامرادیوں کو تم ان سے چھین نہیں سکتے پھر اس میں تکلیف کیا ہے کرنے دو جو کرتے ہیں۔ ہارنا تو انہوں نے ہے جیتنا آپ نے ہے، جیتنا ہم نے ہے خدا کی جماعت ہیں ہم ضرور جیتیں گے "لاغلبن انا و رسلی" کا وعدہ ہمارے حق میں ضرور صادق آئے گا اور ان لوگوں کی حقیر کوششیں ہم نے مقابلے کرنے ہیں اور کرتے رہیں گے اور دعائیں بھی کریں گے اور صبر سے بھی کام لیں گے مگر گھبرانا نہیں ہے یہ لکھنا کہ یہ ہو گیا وہ ہو گیا یہ مومن کو زیب نہیں دیتا۔ اسکیمیں ہیں کبھی بلی بھی گھبرائی ہے کہ چوہوں نے مل کے فیصلہ کر لیا ہے کہ بلی کو ہلاک کر دیں گے۔ آپ بلی تو نہیں مگر شیر کی خالہ تو ہیں نا۔ شیر اور شیروں کی بھی خالہ۔ آپ ان کی سکیموں سے اور ان کی سازشوں سے کیا ڈرتے ہیں آپ کو زیب نہیں دیتا۔ دندناتے ہوئے ترقی شاہراہ اسلام پر آگے بڑھتے چلے جائیں آپ کے مقدر میں نئی منازل فتح کرنا ہے۔ آپ نے بلند سے بلند تر ہوتے چلے جانا ہے اور ان کی آوازیں اتنی گہرائی سے آئیں گی کہ یہاں تک وہ بھی سنائی دینی بند کر دیں گی۔ آپ کے فاصلے بڑھ رہے ہیں آپ دیکھ نہیں رہے پھر کیوں گھبراتے ہیں ان کی کوششوں سے۔ آپ کی فطرت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے اور ان کی فطرت ناکامی کے خمیر سے گوندھی گئی ہے۔

اب میں آپ کو کچھ دیر کے لئے یورپ سے افریقہ لے جاتا ہوں وہاں خدا کے فضل سے بہار آئی ہوئی ہے ہر جگہ۔ جماعت احمدیہ کو ایسی ایسی عظیم ترقیات مل رہی ہیں جیسے یورپ میں جرمنی کا حال ہے اس طرح دنیا کے براعظموں میں افریقہ کو ایک شان عطا ہوئی ہے اور مخالفین بھی اپنے خوب زوروں پر ہیں۔ بے شمار روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے، بے شمار پراپیگنڈہ کیا جا رہا ہے مگر کچھ پیش نہیں جاتی دشمن کی اور خدا کس طرح غیب سے تائید فرماتا ہے اس کے چند نمونے آپ کو دے کر حوصلہ دیتا ہوں۔ وہ خدا جو افریقہ کا خدا ہے وہی جرمنی کا بھی ہے، وہی انگلستان کا بھی، وہی تمام دنیا کا خدا ہے ہر جگہ اس کے پیار اور محبت اور حفاظت کا ہاتھ احمدیوں کے سر پر پڑا ہوا ہے۔

آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں جس کا نام "توغو" ہے وہاں ہمارے مبلغین جب تبلیغ کے لئے پہنچے تو اتفاقاً اسی روز وہاں پر ایک ملاں جو سعودی عرب سے دس سال تک تعلیم کر کے آیا تھا وہ بھی پہنچا اس نے گاؤں والوں سے کہا کہ دس سال تک ہمیں احمدیوں کے خلاف ٹریننگ دی گئی ہے اور اب میرے ہوتے ہوئے کسی احمدی کی مجال نہیں ہے کہ اسلام پر کوئی گفتگو کر سکے اس لئے تم بے فکر ہو جاؤ اب اس کی بدقسمتی اسی دن جس دن اس نے یہ اعلان کیا احمدیوں کا وفد وہاں پہنچ گیا اور انہوں نے پہنچتے ہی اس کو چیلنج کر دیا اور وقت مقرر ہوا، لوگ اکٹھے ہوئے وہ مولوی بھاگ گیا۔ وہ ڈھونڈتے پھرتے رہے گاؤں چھوڑ گیا اتنا خدا تعالیٰ نے اس پر رعب ڈالا کہ پھر اس کا نشان ہی کہیں نہیں ملا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس واقعہ کو دیکھ کر وہیں اس وقت بیالیس بیعتیں ہوئیں اور یہ تو معمولی سا ایک لقمہ ہے آگے آگے سنئے کس طرح خدا تعالیٰ تعداد بڑھاتا ہے اور غیر معمولی فضل فرماتا ہے۔

ایک اور سعودی عرب کے مبلغ کا قصہ یہ ہے کہتے ہیں لکھنے والے رپورٹ محررہ ۳۱ جنوری ۱۹۹۴ء بینن کی رپورٹ ہے یہ۔ کہتے ہیں جب ہم ایک گاؤں "کاتھاؤں" پہنچے تو لوگوں نے کہا اس گاؤں میں قادیانیوں کو تبلیغ کی اجازت نہیں ہے آپ واپس چلے جائیں سعودی عرب نے ایک مبلغ مقرر کر دیا ہے۔ یہ واقعات تو چھوٹے چھوٹے ہیں مگر میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ کس طرح کثرت کے ساتھ سعودی عرب اور بعض دوسری مسلمان امیر ریاستیں جماعت کی ترقی کو روکنے کے لئے کتنا روپیہ پانی کی طرح بہا رہی ہیں۔ افریقہ میں مختلف ممالک میں گاؤں گاؤں میں انہوں نے مولوی خرید لئے ہیں کچھ کو وہاں بلا کے ٹریننگ دی ہے اور کچھ کو ویسے ملازم رکھ لیا ہے اور جماعت کے خلاف ان کو ٹریننگ دے کر یا بغیر ٹریننگ کے بھی یکطرفہ شر پھیلانے کے لئے ان کو پیسے دیتے ہیں۔ پس مخالفت ہو رہی ہے یہ نہ سمجھیں کہ افریقہ سادگی اور لاعلمی میں احمدیت اختیار کر رہا ہے۔ خوب ہوش مندی کے ساتھ دوسری باتیں سننے کے بعد پھر ان کے دماغ اور ان کے دل فیصلہ کرتے ہیں تب وہ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں، تو خیر انہوں نے یہ کہا۔ اس پر اس بات پر بحث چھڑ گئی آخر پر اس شخص نے کہا کہ دیکھیں بحث چھوڑ دیں۔ وہ گاؤں کا بڑا آدمی تھا اس نے کہا خیریت اسی میں ہے کہ آپ گاؤں سے نکل جائیں، ہم نے یہاں بحث چلانی ہی نہیں ہے کیونکہ سعودی عرب کا نمائندہ ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اور ہم اس بات پر آمادہ ہو چکے ہیں کہ احمدیت کا ذکر بھی اس گاؤں میں نہیں ہو گا۔ صدیق آدم صاحب جو ہمارے وہاں مربی ہیں وہ آئیوری کوسٹ کے رہنے والے ہیں وہ کہتے ہیں میں نے ان سے کہا اب تو جو مرضی کر لو ہم نے رات تو یہیں رہنا ہے بہرحال۔ اور رات دعائیں کریں گے اور صبح دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے۔ رات انہوں نے دعائیں کیں۔ مسجد میں شور ڈالا تہجد پڑھے اور صبح پیشتر اس کے کہ وہ گاؤں چھوڑتے اللہ کے فضل سے اس گاؤں سے انچاس احمدی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے اور یہ سلسلہ اسی طرح ہر جگہ جاری و ساری ہے۔

عبدالرشید انور صاحب آئیوری کوسٹ سے لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں تبلیغی پروگرام تھا سارا گاؤں اکٹھا تھا ایک شخص اٹھا اور اس نے لوگوں کو احمدیت کے خلاف ابھارنے کی کوشش کی اور کہا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں اس پر ایک مدرسے کا معلم کیتا حمیدو کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اگر تمہاری بات درست ہے کہ مسلمان نہیں ہیں تو قرآن اور حدیث سے احمدیوں کے خلاف ثبوت پیش کر دو ہم تسلیم کر لیں گے لیکن قرآن اور حدیث سے باہر ہم نے کوئی بات نہیں سننی قرآن اور حدیث سے بات کرو محض تمہارے کہنے سے ہم کیوں مان جائیں۔ دیکھیں افریقہ کا دماغ روشن ہے اور ان کا ضمیر ابھی تک زندہ ہے ایسی باتیں پاکستان میں سننے میں کم کم آتی ہیں شاذ شاذ کسی کو یہ خیال آتا ہے ورنہ کتنی بہادری کے ساتھ کتنی سچی بات کہی ہے کہ ٹھیک ہے ہوں گے غیر مسلم۔ مگر قرآن اور حدیث سے ثابت کرو تو ہم مانیں گے اس پر اس سے کوئی جواب بن نہ پڑا چنانچہ تبلیغی مجلس کا آغاز ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مجلس کے اختتام پر "۱۵۸۰" افراد نے بیعت کی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کہیں معاندین نے دوسری جگہوں پر روکا تو وہاں بھی اسی طرح بیعتیں ہوئیں۔

ایک ذکر حقیقت کا یہ ہے کہتے ہیں کہ ہم ایک گاؤں میں گئے اور دو بڑے گاؤں تھے یہ فضل احمد صاحب شاہد مبلغ سیرالیون ہیں لکھتے ہیں کہ جب ہم وہاں گئے تو دو بہت بڑے بڑے گاؤں انہوں نے صاف انکار کر دیا کہ آپ یہاں کوشش نہ کریں ہم نے ساتھ کے گاؤں میں بھی پیغام بھیج دیا ہے وہاں بھی آپ کی بات کوئی نہیں سنے گا اس لئے بے کار کوشش نہ کریں۔ کہتے ہیں ہم اسی پریشانی میں تھے کہ ایک نوجوان آیا اور کہنے لگا کہ تین گاؤں قبول احمدیت کے لئے تیار بیٹھے ہیں اور آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور آپ یہاں کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں چلیں ہمارے ساتھ۔ چنانچہ وہاں پہنچے اور وہاں بہتر دیہات کے نمائندے اکٹھے ہوئے ہوئے تھے انہوں نے ایک گاؤں کو پیغام بھیجا تھا ان تین دیہات میں بہتر دیہات کے نمائندے اکٹھے ہوئے تھے اور مجلس لگی اور اس ایک مجلس میں دس ہزار ایک سو بیاسی لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ایسے ایسے عظیم نمونے ظاہر ہو رہے ہیں اور دشمن کی مخالفتوں کے آثار بھی بہت کھلے کھلے اور واضح ہو چکے ہیں اور اب ہر جگہ ساری دنیا میں حکومتیں مخالفتوں کی پشت پناہی کر رہی ہیں بالکل ننگی ہو کے بات سامنے آگئی ہے۔ مگر جتنی بڑی طاقتیں آپ کو مٹانے کی کوشش کریں گی اتنی ہی بڑی آسمان سے تائید آپ کے حق میں نازل ہو گی اور ہو رہی ہے اس لئے ہرگز نہ گھبرانا ہے نہ ناشکری کرنی ہے۔ یہ حمد و شکر کے دن ہیں ہم ایسے زمانے میں داخل ہو گئے ہیں کہ صبح اور شام تسبیح و تحمید کرتے ہوئے اور محمد رسول اللہ پر درود بھیجتے ہوئے نئی فتوحات کے میدانوں اور نئی دنیاؤں میں آپ نے داخل ہونا ہے یہ آپ کا مقدر ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔

پاکستان میں بھی ظلم و ستم کی حد ہو رہی ہے اور اس کے باوجود وہاں بھی آج اس زمانے میں بھی خدا کے فضل سے بڑی جرات اور ہمت کے ساتھ تبلیغ کرنے والے احمدی ہیں جو تکلیفیں اٹھاتے ہیں اور پھر بھی باز نہیں آتے۔ ایک واقعہ ہے اس کی بعض تفاصیل بیان کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا لیکن ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر تھے یا ہیں کہنا چاہئے۔ ان کو تبلیغ کا جنون ہے ایک دوست نصیر احمد شدید مخالفت کے باوجود ان کی تبلیغ سے احمدی ہو گئے اس کا احمدی ہونا تھا کہ ایک طوفان برپا ہو گیا اور جس مرکز پہ احمدی نمازیں پڑھتے تھے اس مرکز پہ نمازیں پڑھنے سے بھی ان کو روک دیا گیا۔ ایک موقع پر ایک ساتھ کے گاؤں کے حلقے کے زعیم اس مخالفت کا جائزہ لینے کے لئے وہاں گئے۔ مخالفین کو پتہ چل گیا اور انہوں نے اتنا مارا کہ ان کا سارا چہرہ لہولہان ہو گیا یہاں تک کہ خون آنکھوں میں اترتا تھا اور یعنی باہر سے اندر داخل ہوتے ہوتے دیکھنا بھی مشکل ہو گیا اس بے حد زخمی چہرے کے ساتھ مار کھاتے ہوئے سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھ رہے تھے کہ کچھ خدام کو اطلاع ملی چنانچہ انہوں نے اس خطرے میں پرواہ کئے بغیر چھلانگ لگائی اور ان کو چنگل سے چھڑا کر باہر لے آئے اس پر ان کے گھر کی طرف واپس جاتے ہوئے گاؤں والوں نے پتھراؤ شروع کر دیا اب دیکھیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ساتھ طائف میں جو کچھ ہوا اسی کے نمونے آج پاکستان کے یہ مولوی دکھا رہے ہیں اسی قسم کا سلوک ہے اور احمدیوں کی عجیب شان ہے کہ تیرہ سو سال بعد اللہ تعالیٰ نے اولین سے ملا دیا اور محمدؐ رسول اللہ کے اسوے پر چلنے کی توفیق بخشی اور وہ ماریں کھا رہے ہیں اور زخمی ہیں لہولہان ہیں اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے چلے جا رہے ہیں اس واقعہ کو پڑھ کر مجھے وہ مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کا واقعہ یاد آگیا جو سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیکچر سیالکوٹ دیا تو وہ لیکچر سننے کے بعد جب باہر جا رہے تھے تو ان کو اکیلا دیکھ کر دشمن نے گھیرے میں لے لیا اور مارنا شروع کیا اور ہر مار کھانے کے بعد وہ ذکر الٰہی اور سبحان اللہ، بلے بلے کرتے رہے یہاں تک کہ کسی کو خیال آیا کہ جو گند اگوبر پڑا ہوا ہے وہ اس کے منہ میں ڈالو یہ منہ سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہے جا رہا ہے انہوں نے گوبر ان کے منہ میں ٹھونسا اور اس میں سے بھی وہی آوازیں نکلتی رہیں۔ کسی غیر احمدی کو جو یہ واقعہ دیکھ رہا تھا اس کو خیال آیا میں پوچھوں تو سہی اس پاگل کو ہوا کیا ہے۔ اس نے کہا بتاؤ مجھے یعنی بعد میں جب یہ واقعہ گزر گیا کہ تم کیا کر رہے تھے تمہیں مار پڑ رہی تھی جوتیاں کھا رہے تھے گالیاں کھا رہے تھے گوبر منہ میں تھا اور الحمدللہ اور سبحان اللہ کا ورد تھا انہوں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ میں عالم دین ہوں اسلام کی تاریخ پڑھا ہوا ہوں۔

1 HOUR
PHOTO PRINTS
SET A PRINT
246, WIMBLEDON PARK
ROAD, SOUTHFIELDS,
LONDON SW18
PHONE 081 780 0081

SELF SERVICE
COIN OPERATED
LAUNDERETTE AND DRY
CLEANING FACILITIES
J & L LAUNDERETTE
[illegible] PARK ROAD
KINGSTON UPON THAMES

میں جب اسلام کی تاریخ پڑھا کرتا تھا کہ محمد رسول اللہ کے غلاموں پر یہ ظلم ہوتے تھے اور یہ ظلم ہوا کرتے تھے تو میں حسرت سے کہا کرتا تھا کہ وہ کتنا پرانا زمانہ کتنی دور کا زمانہ تیرہ صدیاں بیچ میں آگئی ہیں مجھے بھلا یہ توفیق کیسے مل سکتی ہے کہ میں اس زمانے کو دیکھ لوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ان غلاموں میں داخل ہو جاؤں جو خدا کی خاطر اس طرح تکلیفیں برداشت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ حسرتیں لئے پھرتا تھا آج وہ حسرت پوری ہوگئی اور بلے مرزا غلام احمد کے کہ اگلوں کو پچھلوں سے ملا دیا زمانوں کے فاصلے پاٹ دیئے میری دیرینہ حسرتیں پوری کردیں۔ آج تیرہ سو سال کے بعد میں ان میں داخل ہوگیا ہوں جن کے متعلق قرآن فرماتا تھا و اخرین منھم لما یلحقو بھم تو میں سبحان اللہ نہ کہوں تو اور کیا کہوں اور یہ اور کونسا موقع ہے۔ تو وہی کیفیت ہے جو بار بار دہرائی جارہی ہے آج بھی سینکڑوں ہزاروں بلکہ اب لاکھوں ہوچکے ہیں احمدیت کے پروانے، محمد رسول اللہ کے عاشق جن کے ساتھ وہی سلوک دہرائے جارہے ہیں جو اسلام کی پہلی تاریخ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں آپ کے غلاموں سے سلوک کئے جاتے تھے جو برتاؤ کئے جاتے تھے وہی آج احمدیوں سے ہو رہے ہیں اور چنانچہ اس واقعہ کے متعلق اب میں باقی بات بھی سنادوں کہتے ہیں اس حالت میں خدام ان کو گھیرے میں لے کر گھر واپس لے کے آئے کہ سارا بدن لہولہان تھا۔ چوٹوں اور پتھروں سے اور منہ تو ایک جگہ زخم تھے اس حالت میں ان کے ایک غیر احمدی بڑے بھائی جو پہلے ان کی مخالفت کیا کرتے تھے ان کی غیرت جوش میں آئی اور وہ آئے اور انہوں نے کہا کہ مجھے بتاؤ وہ ہیں کون بدبخت میں تمہارا ان سے بدلہ لوں گا اور میں چھوڑوں گا نہیں جب تک میں بدلہ نہ لوں۔ انہوں نے کہا کہ بھائی ہمارا بدلہ آپ نہ لیں اللہ نے ہمیں صبر کی تعلیم دی ہے صبر کی توفیق دی ہے ہمارے بدلے خدا لے گا انہوں نے کہا کہ تم یہ کہتے ہو تو میں اعلان کرتا ہوں کہ احمدیت سچی ہے اور میں بھی آج احمدیت میں داخل ہوتا ہوں۔

یہ ترقی کی نو بہار ہوائیں سب دنیا میں چل رہی ہیں ہندوستان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے انقلاب برپا ہورہے ہیں۔ بنگلور سے محمد شفیع اللہ صاحب واقعات لکھتے ہیں کہ کس طرح پہلے کوئی ہماری سنتا ہی نہیں کرتا تھا لاکھ سر پٹکو لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوتی تھی اب کہتے ہیں ہم تبلیغ کے لئے نکلے تین گاؤں پورے کے پورے "۴۶۷" افراد نے بیعتیں کرلیں کہتے ہیں اس پر دشمن بھی بہت بھڑکا علماء کے وفد وہاں آنے شروع ہوئے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک مولویوں کا وفد آیا اور قاضی صاحب تھے ان کے کوئی لیڈر، انہوں نے کہا کہ دیکھو تم شرم کرو کہ مرزائی ہوگئے ہو، قادیانی ہوگئے ہو، اپنا ایمان بچاؤ اپنا دین بچاؤ تو گاؤں والوں نے اپنے بچوں کو کہا کہ کلمہ تو سناؤ انہوں نے کلمہ سنایا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"۔ انہوں نے کہا نماز تو سناؤ وہی نماز تھی انہوں نے سلام اور درود پڑھائے وہ وہی تھے تو انہوں نے کہا کہ قاضی صاحب یہ اسلام نہیں تو اور کیا ہے۔ آپ بتائیں آج یہ جو کچھ ہمیں سنا رہے ہیں یہ اسلام ہے کہ نہیں تو قاضی صاحب نے کہا کہ شروع شروع میں اس طرح ہی کہتے ہیں بعد میں جب رام کرلیتے ہیں پھر اور باتیں بتاتے ہیں تو انہوں نے کہا جاؤ بھاگو جب اور باتیں بتائیں گے پھر آکے بتانا ہمیں۔ غلط کہہ رہے ہو یہی ان کا اسلام ہے اور کہتے ہیں تمہیں شرم نہیں آتی کہ تمہاری پشتیں گزر گئی ہیں آج تک تمہیں توفیق نہیں ملی کہ ہمارے بچوں کو کلمہ حق سکھاؤ اور "لا الہ الا اللہ" پڑھاؤ اور درود اور سلام سکھاؤ اور نماز سکھاؤ یہ ایک دن میں ہی جو غیر مسلم بنانے والے آئے ہیں انہوں نے ہمیں ساری اسلام کی باتیں سکھادی ہیں۔ تو احمدی اللہ کے فضل کے ساتھ ساری دنیا میں بڑی خدمت کر رہے ہیں، بڑی قربانیاں کر رہے ہیں بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ ہم نے ساری عمر میں اتنی تبلیغ نہیں کی تھی جتنی یہ جو سال ختم ہو رہا تھا تو اس کے آخری چند مہینوں میں کردی ہے اور اب ایسا چسکا پڑا ہے کہ اب ہم نے چھوڑنا ہی نہیں یہ کام ہمیشہ کے لئے ہم نے اس کو اپنا پیشہ بنالیا ہے اور یہی ہوگا انشاء اللہ۔ دن بدن تبلیغ کرنے والوں کی جماعت بڑھتی چلی جائے گی اور ان کی زبانوں کو اللہ تعالیٰ مزید تاثیر عطا فرماتا چلا جائے گا ان کے قلوب میں مزید مقناطیسی طاقتیں بھرتا چلا جائے گا اب وہ دور آگیا ہے جبکہ بڑی قوت کے ساتھ دنیا احمدیت کی طرف کھینچی جانے والی ہے خدا گواہ ہے اور آسمان گواہ ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں آنے والے دن بتائیں گے کہ ایسا ہی ہوگا۔

افریقہ میں ہر جگہ جہاں نئے احمدیوں کو پھسلانے کی کوشش کی جارہی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی حوصلہ افزاء رپورٹیں مل رہی ہیں حیرت انگیز رپورٹیں مل رہی ہیں سب نومبائعین کہتے ہیں ان کو جواب میں کہ ہمیں طمانیت قلب نصیب ہوگئی ہے۔ جب سے احمدی بنے ہیں ہماری روح کو اللہ نے طمانیت عطا فرمائی ہمیں تسکین بخشی۔ اب ہم واپس آنے والے نہیں ہیں جو مرضی زور لگالو ہم اسی حالت پہ رہیں گے۔

بوزنین کو جو یہ باتیں بتاتے ہیں بے چارے بوزنین کو اکثر کو تو اسلام کی تفصیل کا پتہ ہی کچھ نہیں اور ہم نے ہی ان کو سکھایا ہم ہی ان سے باتیں کرتے ہیں اب جوش آگیا ہے انہوں نے بھی کتابیں لکھنی شروع کردی ہیں۔ مگر انگلستان کے ایک بوزنین مخلص نے جو بڑا بہادر احمدی ہے اس نے مجھے یہ واقعہ خود سنایا اس نے کہا میرے پاس پہلے تو کوئی پوچھتا ہی نہیں تھا جب میں احمدی ہوگیا تو پورا وفد مولویوں کا آگیا اور اس نے کہا کہ اوہو تم تو بڑی غلطی کر بیٹھے ہو یہ تو پکے کافر ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کا اسلام سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے تم کیوں اپنا دین ضائع کر رہے ہو کہتے ہیں میں نے ان کو جواب دیا کہ دیکھو مجھے تو اسلام کا پتہ ہی نہیں نہ تم نے بتایا نہ کسی اور نے بتایا میں نے تو ان کو دیکھا ہے اور میں تو ان کا عاشق ہوگیا ہوں جو ان کا مذہب میں وہی ہوں اور میں اس کو نہیں بدل سکتا کیونکہ مجھے احمدی مذہب، احمدی طور طریق اتنا پیارا لگتا ہے کہ تم اس کا جو بھی نام رکھ دو میں وہی ہوں مجھے وہی کہا کرو۔ کیسا پاک فطرت کا جواب ہے جو اپنی آنکھوں سے احمدیوں کو دیکھتے ہیں ان کا چال چلن، ان کا رہن سہن، ان کا نظم و ضبط، ان کی یک جہتی، ان کی دین کی خاطر قربانیاں، ان کی بنی نوع انسان کی خدمت۔ ان کی فطرت بتاتی ہے کہ یہی سچا مذہب ہے اس کے سوا جو کچھ ہے وہ بے معنی باتیں ہیں خدا کی محبت اور بندے کے لئے قربانی اور بندے کی خدمت کرنا ہر مذہب کا یہی خلاصہ ہے اور آج دنیا میں اس خلاصے کے اعتبار سے اگر کوئی سچی مذہبی جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ عالمگیر ہے۔

سینیگال کے ایک پارلیمینٹ کے ممبر خدا کے فضل سے جب احمدی ہوئے تو ان کے اوپر بھی بڑا دباؤ ڈالا گیا اور لوگ ملنے والے، علماء ان کے پاس حاضر ہوئے اور ہمدردی اور جیسے تعزیت کی جاتی ہے کوئی مرجائے گھر میں، اس طرح وہ افسوس کے لئے آئے کہ آپ تو بڑے انسان ہیں پاپولر ہیں پارلیمینٹ کے ممبر ہیں آپ کے سر کو کیا ہوا آپ کے اوپر کیا پتا ٹوٹی۔ کیا پتا گزری آپ پر کہ آپ احمدی ہوگئے بتائیں تو سہی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں میں احمدی ہوں اور ان کے جلسے پر بھی گیا تھا تو اس پر ان کے علماء نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ احمدی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو نہیں مانتے انہوں نے کہا کہ دیکھو جلسے پر تو میں گیا تھا بے شمار جگہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اور ہر مقرر نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر حیرت انگیز دل کی گہرائی کے ساتھ سلام اور درود بھیجے ہیں اور ہر تقریر میں سیرت محمدیہ کا بیان ہو رہا تھا میں تو خود اپنے کانوں سے سن کے آیا ہوں تم مجھے یہ کیا بتا رہے ہو کہ احمدی نعوذ باللہ من ذالک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمن ہیں تو اس پر مولویوں نے اسے کہا وہی بات جو پہلے بھی بیان کرچکا ہوں کہ شروع شروع میں اس طرح ہی کہتے ہیں بعد میں کچھ اور بتائیں گے تو ایم پی نے جواب دیا کہ میں تو اس لئے احمدی ہوا ہوں کہ یہ کچھ کہتے ہیں جب بعد میں مجھے کچھ اور بتائیں گے میں احمدیت چھوڑ دوں گا اس وقت تک تم میرا پیچھا چھوڑو میں آپ آجاؤں گا جس دن احمدیوں نے اس کے خلاف مجھ سے باتیں شروع کردیں میں آپ ہی آجاؤں گا تمہیں کیا مصیبت پڑی ہوئی ہے اور واقعہ یہ ہے کہ ہر شخص جو احمدیت میں آتا ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خدا کے بعد سب سے زیادہ عشق اسے اس طرح گھول گھول کے پلایا جاتا ہے جیسے مائیں چھاتیوں سے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں اور یہی ہمارے دین کا خلاصہ ہے خدا کے بعد اس دنیا میں سب سے معزز اور بزرگ اور بنی نوع انسان کا سب سے زیادہ سچا ہمدرد رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھے اور دنیا کی کوئی طاقت آپ کے دامن سے ہمارا ہاتھ چھڑا نہیں سکتی۔

اب واقعات بہت سے ہیں وہ مجھے چھوڑنے پڑ رہے ہیں مواد میرا خیال تھا اتنا بچا ہوگا کہ میں جرمنی کے جلسے میں پورا کرلوں گا مگر یہ پیش نہیں جارہی۔ بارش نہیں کسی سے سمیٹی جاسکتی اور اب تو اللہ کے فضل بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں میں کہاں سمیٹ سکتا ہوں اس کو۔ یہ ذکر تو اب بڑھتے چلے جائیں گے ہماری طاقت سے آگے نکلتے چلے جائیں گے اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں کوئی مبالغہ نہیں اتنے فضل کثرت سے اللہ کے نازل ہو رہے ہیں ہمارے خواب و خیال میں بھی نہیں تھے مبہوت ہوکے دیکھ رہے ہیں یہ ہو کیا رہا ہے۔ آج صبح ایک نوجوان نے مجھ سے بات کی کہ عجیب سا زمانہ آگیا ہے وہ انگلستان کا پروردہ نوجوان ہے مجھے کہا کہ سمجھ نہیں آتی یہ کیا ہو رہا ہے میں نے کہا مجھے بھی نہیں سمجھ آتی، تمہیں کہاں سے آئے گی۔ میں نے کہا سمجھ ہی نہیں آرہی واقعۃً جو توقعات تھیں ان سے بڑھ کر اللہ عطا کر رہا ہے آسمان پھٹ پڑا ہے رحمتوں کی بارش برسانے کے لئے، ہم کیسے اس کا شمار کرسکتے ہیں۔

اب وہ مخالفین اور معاندین جو جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی زندگیاں ضائع کر رہے ہیں ان کے ساتھ خدا کی تقدیر کا جو سلوک ہے اس کے بھی بہت سے واقعات ہیں جو "فاعتبروا یا اولی الالباب" کی آیت کے تحت میں نے اکٹھے کئے تھے مگر یہ بھی ایک لمبا سلسلہ ہے جب خدا توفیق عطا فرماتا رہے گا تو دوران سال بھی یہ باتیں میں آپ کے سامنے رکھتا رہوں گا۔ آپ کے علم میں جب یہ باتیں آئیں دنیا میں جہاں بھی تو آپ بھی اس مقدس تاریخ کی حفاظت کے لئے وہ مجھے لکھ کر بھجوادیا کریں مگر جب لکھ کر بھجوائیں تو اس پر مقامی گواہیاں ضرور ڈالنی چاہئیں کیونکہ آپ کے لکھے ہوئے کا مجھے تو اعتماد ہے لیکن آئندہ جب مورخ تحقیق کریں گے تو ان کو تلاش ہوگی کسی بیرونی گواہی کی بھی اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب "شہادۃ القرآن" کتاب لکھی اور اس کے علاوہ "حقیقۃ الوحی" اور بہت سی کتابوں میں آسمانی شہادتوں کا ذکر فرمایا ان زندہ لوگوں کے نام لکھے جو ہندو بھی تھے آریہ بھی تھے دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے کچھ مسلمان غیر احمدی بھی تھے ان سب کے نام لکھے کہ یہ گواہ ہیں اور کھلم کھلا یہ کتابیں شائع کیں اور ان میں سے ایک نے بھی اس گواہی کا انکار نہیں کیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو مسلک تھا نہایت ہی محققانہ مسلک تھا اس کی پیروی کرتے ہوئے احمدیوں کو جب واقعات لکھنے چاہئیں تو محض مضمون نگاری کافی نہیں ہے مجھے تو یقین آجائے گا مگر آئندہ لوگ پوچھیں گے کہ کیا پتہ یہ واقعہ کیسے ہوا تھا اس لئے جہاں تک ممکن ہو غیروں کی گواہیاں اس پر ڈلوانی چاہئیں اور کئی ایسے واقعات تھے جب میں نے واپس بھیجے تو اللہ کے فضل کے ساتھ بعض دوسروں کی تصدیق کے ساتھ باقاعدہ ان کے پتہ جات کے ساتھ وہ واقعات دوبارہ مجھے بھجوائے گئے تو انشاء اللہ تعالیٰ ایک بہت ہی وسیع کتاب ہوگی جس کو پڑھنا سالہا سال کا تقاضا کرے گا یہ خدا کے فضلوں کی جو تاریخ ایک ایک سال میں لکھی جارہی ہے اس کا ذکر اکٹھا کرنا اور اس کو پڑھنا کئی سالوں کا تقاضا کرے گا کیونکہ یہ معاملہ بڑھتا چلا جارہا ہے اور اس کا احاطہ کرنا ہمارے بس کی بات نہیں رہی ہے متفرق جو دلچسپ واقعات ہیں وہ بھی بہت ہیں ان میں سے بھی میں نے کچھ انتخاب کئے تھے آج میں ایک آدھ آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔

ایک واقعہ ہے جو ہمیں گذشتہ انبیاء کی تاریخ یاد دلاتا ہے اور اس میں ایک سبق ہے دعوت الی اللہ کرنے والوں کے لئے پس میں یہ واقعہ سنا کر اب آپ سے اجازت چاہوں گا۔

خوشی محمد صاحب شاکر لکھتے ہیں کہ دو بہت بڑے دیہات میں تبلیغ کے نتیجے میں کوئی شخص احمدی نہ ہوا کافی پریشانی ہوئی صرف ایک گاؤں باقی رہتا تھا ہم نے سوچا کہ یہ گاؤں جو ہمارے پروگرام کا آخری حصہ ہے یہ بھی ان کے زیر اثر ہی ہو گا یہ نہیں کسی نے کہا کہ ہم نے پیغام بھیج دیا ہے پہلے واقعہ میں تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم نے ساتھ کے گاؤں بھی پیغام بھیج دیا ہے وہاں بھی نہ جانا وہ کہتے ہیں ہم نے خود ہی اندازہ لگالیا کہ یہ دو گاؤں اتنے کٹر اور اتنے پختہ ہیں ساری محنت برباد گئی ایک نے بھی بات نہیں مانی تو وہاں جانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ یہ بدظنی کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یہ وہاں سے روانہ ہوئے اور کشتی میں بیٹھ کر دریا پار کرنے لگے۔ کہتے ہیں کشتی کا انجن خراب ہو گیا اور بہاؤ کے رخ پر سمندر کی طرف چل پڑی اور خطرہ تھا کہ سارے غرق ہو جائیں گے جیسے حضرت یونس نے خدا پر ایک ظن کیا تھا اور اسی قسم کا واقعہ اس وقت بھی پیش آیا تھا لیکن اس حد تک تو یہ ان کی بات نہیں تھی کہ اللہ نے ان کو خبر دی ہو اور پھر ناشکری کی ہو نعوذ باللہ من ذالک لیکن بہرحال یہ واقعہ کچھ ملتا جلتا ضرور تھا چنانچہ انہوں نے استغفار شروع کی اور بہت رونا دھونا کیا کہ اے اللہ ہمیں معاف کر دے بڑی غلطی ہو گئی تو ایک اور کشتی دوسری طرف سے آ رہی تھی اس نے اس کشتی کو پکڑا اور باندھ کر کنارے لگا دیا جب کہتے ہیں وہ کشتی کنارے لگی تو ہم نے خدا کا شکر کیا ہمیں اس وقت سمجھ آئی کہ یہ خدا کے سمجھانے کے طریقے ہیں چنانچہ ہم واپس تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے۔ کہتے ہیں جس قصبے میں داخل ہوئے اس کے ٹاؤن چیف اور امام سمیت تھوڑے ہی عرصے میں یعنی کچھ گفتگو کے بعد ہی تمام دیہات کے باشندے احمدیت میں داخل ہو گئے اور بنی بنائی مسجد بھی وہاں جماعت احمدیہ کو پیش کر دی گئی۔ کہتے ہیں یہ نمونہ ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے زبردستی وہ گاؤں ہمیں عطا کیا ہے جسے ہم اپنی طرف سے چھوڑ کر جا رہے تھے۔

پس اللہ پر حسن ظن رکھیں اور جب تک خدا کی تقدیر آخری صورت میں ظاہر ہو کر آپ کو کسی خواہش سے محروم نہیں کر دیتی اس وقت تک بظاہر ناممکن حالات میں بھی پورے یقین اور وثوق کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے، تسبیح و تحمید کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم پر درود پڑھتے ہوئے آپ ان ہواؤں کے رخ پر چلیں جو آسمان سے چلائی گئی ہیں جنہوں نے موسم بدل دیئے ہیں کایا پلٹ گئی ہے ہم اس دور میں داخل ہوئے ہیں جس دور کے متعلق ہم خواب و خیال بھی نہیں کر سکتے تھے چند سال پہلے۔ چنانچہ آج اس نوجوان نے جب مجھ سے یہ بات کی کہ بتاؤ یہ کیا ہو رہا ہے پہلے تو میں نے یہی کہا کہ مجھے خود بھی سمجھ نہیں آ رہی۔ پھر مجھے یاد آ گیا کہ ہاں میں جانتا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے میں نے کہا آج سے سو سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی فضا میں سانس لئے تھے اسی فضا میں گریہ و زاری کی تھی، اسی فضا میں جو اس زمانے کی فضا ہے آج سے سو سال پہلے آپ نے اپنی راتوں کو اپنے گریوں سے جگا دیا تھا ایسی گریہ و زاری کی کہ اللہ کے حضور یہ عرض کیا

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا

پھر عرض کیا

شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر
خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

میں نے کہا وہی فضائیں ہیں وہی موسم ہیں جواب دہرائے جا رہے ہیں نہ ہماری کوئی خیر ہے نہ ہماری برکتیں ہیں۔ ہر سو سال کے بعد جب وہ زمانہ آئے گا جس میں مسیح موعود علیہ السلام زندہ تھے اور اس دنیا میں سانس لے رہے تھے اسی قسم کی پہلے سے بڑھ کر تائیدی ہوائیں آسمان سے چلائی جائیں گی۔ پس آنے والے اگلے سو سال بھی اس بات کو یاد رکھیں گے اور اس سے آنے والے بھی یاد رکھیں گے۔ یہ وہ دور ہیں جن میں جماعت احمدیہ نے غیر معمولی ترقی کرنی ہے مگر اس دور کے احمدیوں کو آج بھی میں نصیحت کرتا ہوں اور کل بھی کرتا ہوں کہ غلط فہمی سے ان ترقیوں کو اپنی کسی کامیابی اپنی کسی ہوشیاری کسی چالاکی کی طرف منسوب نہ کر دینا اپنے عجز کی حفاظت کرنا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا طفیل ہے اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تمام کامیابیوں کو محمد رسول اللہ کی دعاؤں کے صدقے قرار دیا آپ بھی اپنی تمام کامیابیوں کو قیامت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے صدقے قرار دیتے رہیں تو یہ فضل ہیں جو ہر صدی پر بڑھتے ہی چلے جائیں گے خدا ان کو اور بڑھائے اور یہ وہ پورا زمانہ ہم دیکھیں اور خدا کے فضل ہر سال پہلے سے بڑھ کر ہم پر نازل ہوں اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آیئے اب ہم دعا میں شامل ہو جاتے ہیں۔

شام مجھے بتائی گئی وہ صحیح نہیں لگتی کیونکہ میں دیکھ کر اندازہ کر سکتا ہوں کہ کل کی تعداد یقیناً پانچ بلکہ چھ ہزار سے بھی زیادہ تھی۔ مسجد اتنی زیادہ بھری ہوئی تھی کہ باہر بھی بہت بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ چنانچہ صبح جو تازہ صورت حال معلوم ہوئی اس کے مطابق اعداد مختلف تھے۔ شعبہ ضیافت کے مطابق آٹھ ہزار تعداد بتائی گئی۔ حضور نے فرمایا بہرحال خدا کے فضل سے جلسے میں شرکت کرنے والوں کی تعداد کافی خوش کن ہے۔

حضور نے فرمایا کہ پہلے اس اجلاس میں نئی بیعتوں کا پروگرام تھا لیکن میں نے اسے مغرب و عشاء کی نمازوں کے بعد تک ملتوی کر دیا کیونکہ کافی بڑی تعداد میں نومبایعین آئے ہیں۔ مغرب و عشاء کے بعد چند بچوں کی آمین کی تقریب ہو گی اور چند مزید نکاحوں کا اعلان کیا جائے گا۔ حضور نے قرآن کریم بچوں کو پڑھانے اور ان کی آمین وغیرہ کی تقریبات کی اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر بچے کی آمین میں شرکت کرنا میرے لئے ممکن نہیں اس لئے میں اب اجتماعی طور پر آمین کرا دیتا ہوں چنانچہ لاس انجلیز اور دوسرے مقامات پر میں نے یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔ چنانچہ آج رات کو بھی اسی طرح کیا جائے گا۔

حضور نے امریکہ اور کینیڈا میں تبلیغ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے دعوت الی اللہ میں کمی پر تشویش کا اظہار کیا۔ حضور نے اس ملک میں روحانی بیماریوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ نیویارک ٹائمز کا نمائندہ جو میرا انٹرویو لینے آیا تھا میں نے اسے بتایا کہ امریکہ میں روحانی اعتبار سے فضا بہت مسموم ہے اور اس کو درست اور پاک کرنا بہت ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے داعین الی اللہ کے جو خطوط آتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس نیک کام میں شرکت پر روحانی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ مجھے ان کے خطوط سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ کن علاقوں میں دعوت الی اللہ کا کام جاری ہے اور کہاں نہیں ہو رہا۔ میں امریکہ میں سب سے زیادہ لاس انجلیز کی جماعت کے کام سے خوشی محسوس کرتا ہوں وہ خدا کے فضل سے بڑے خلوص اور جوش کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ نئے احمدی مسلمان ہونے والوں میں نمایاں تبدیلی نظر آتی ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ احمدیت میں داخل ہونے کے بعد نئے انسان بن گئے ہیں اور انہیں ایسا سکون اور اطمینان قلب حاصل ہو گیا ہے جس کی انہیں تلاش تھی۔ ان میں سے بعض ایسے تھے جو عیسائیت کے دور میں پادری بننا چاہتے تھے لیکن انہیں روحانی سکینت حاصل نہیں ہو رہی تھی۔ آخر انہیں اسلام اور احمدیت کی آغوش میں آ کر روحانی سکون حاصل ہوا۔

حضور نے مختلف مثالیں دے کر تبلیغ اور دعوت الی اللہ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس سلسلہ میں انجیل میں دی ہوئی امثال کا ذکر کرنے کے بعد قرآن کریم میں بیان فرمودہ مثالوں کی فوقیت اور خوبصورتی پر بڑے دلکش انداز میں روشنی ڈالی اور فرمایا کہ حکمت سے کام لینے کی بہت ضرورت ہے جب آپ دعوت الی اللہ کا کام کرتے ہیں تو پہلے دیکھئے کہ دلوں کی زمین دعوت الی اللہ کے بیج کو قبول کرنے کے قابل ہے یا نہیں۔ جس طرح ایک زمیندار زرخیز زمین میں بیج بوتا ہے اسی طرح روحانیت کا بیج بھی ایسی زرخیز زمین یعنی ایسے دلوں میں بونا چاہئے جو اس بیج کو قبول کر کے اسے برگ و بار عطا کرنے کے قابل ہو۔ حضور نے بڑی تفصیل کے ساتھ ہدایات دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ مومن کو اپنے وقت کی قدر کرتے ہوئے اسے نیک اور بابرکت اغراض کے لئے استعمال کرنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا امریکہ میں بہت بڑی تعداد میں نیک فطرت لوگ موجود ہیں لیکن امریکی قوم مختلف قسم کے مافیا کی اسیر ہو چکی ہے۔ انہیں اسلام کے امن و عافیت کے دائرے میں لانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے بڑی حکمت اور دانشمندی کے ساتھ کام کرنے کی حاجت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دعوت الی اللہ کا کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے اور ہمیں ہر حال میں یہ کام کرنا ہے او اس کے لئے ہر ممکن طریقہ سے انتہائی خلوص اور جوش کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے بغیر انسانی جوش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا پیغام آگے نہیں پہنچایا جا سکتا۔ یہی پہلا قدم ہے اگر یہ محبت دلوں میں پیدا ہو جائے پھر دعوت الی اللہ کا کام کرنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کے بعد دوسرا لازمی جذبہ اس کی مخلوق سے محبت ہے اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی انسان کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو اور اس کی مخلوق سے محبت نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کا تقاضا ہے کہ اس کی بھلائی کے لئے انسان معروف رہے اور انہیں اسلام کے دامن میں لا کر روحانی سکون و سکینت قلب عطا کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دے۔ جب تک جنون کی کیفیت طاری نہ ہو انسان اس میدان میں کماحقہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض فارسی اشعار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تک یہ حالت آپ میں پیدا نہیں ہو گی آپ کامیاب داعی الی اللہ نہیں بن سکتے۔ حضور کا یہ انتہائی ایمان افروز اور ولولہ انگیز خطاب ایک گھنٹہ ۲۵ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی اور ساڑھے چار بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بقیہ جماعت امریکہ کا جلسہ سالانہ

اس کا منظوم انگریزی ترجمہ مکرم عبدالرحیم صاحب نے سنایا۔ ازاں بعد اطفال الاحمدیہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ آنحضرتؐ کی شان میں کورس کے انداز میں پیش کیا۔ اس سے پہلے ایک بچے نے اس قصیدے کا مختصر انگریزی ترجمہ سنایا اور پھر سب بچوں نے کورس میں حصہ لیا۔ اس کے بعد نیشنل سیکرٹری وقف جدید انور محمود خان صاحب نے وقف جدید کے سلسلہ میں نمایاں کام کرنے والوں کے ناموں کا اعلان کیا۔ انہیں انعامات دینے کا بھی پروگرام تھا لیکن حضور نے فرمایا یہ کام سالانہ جلسے میں کرنے کا نہیں کسی دوسرے موقعہ پر انہیں انعامات دئے جائیں۔

اس کے بعد تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اختتامی خطاب شروع ہوا۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے انگریزی میں اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے سب سے پہلے مسجد بیت الرحمان کی تعمیر پر خوشی اور اللہ تعالیٰ کے لئے شکرانے کا اظہار فرمایا۔ حضور انور نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والوں اور جلسہ سالانہ میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے شرکت کرنے والوں کے لئے دعا کی۔ حضور نے فرمایا کہ تعداد جو کل

صادقوں پر ظلم کرتے ہو یہاں — سوچ لینا کل کیا ہوگا — وہاں
مولوی! اب قول "مزمّل" سے ڈر — ورنہ مٹ جائے گا تیرا سب نشان
ڈھونڈتے تھک جائیں گے وارث تجھے — پر تیرا نام و نشاں ہوگا کہاں
تیری حسرت کا تماشا دیکھ کر — تجھ پہ تھوکے گا ترا نفس نہاں
ہونگے اک دن ظلم کے یہ ہاتھ شل — رنگ لائے گی ہماری یہ فغاں

اے میرے پیارے ترا حرف دعا — وقت بدلے گا الٹ دے گا جہاں
آہ "مزمّل" تری ہوگی امر — دم بخود رہ جائیں گی بے باکیاں
لاکھ دنیا میں حسیں ہونگے مگر — یار سا میرے کوئی ہوگا کہاں
اے مرے پیارے بتا یہ راز تو! — تو جہاں میں ہے کہ تجھ میں ہے جہاں
تو تو اپنی چھت ہے طوفاں کی گھڑی — ہے جھلتی دھوپ میں تو سائباں

(ضیاء اللہ مبشر۔ جاپان)

حضرت محمد ظفراللہ خان صاحبؓ اپنی والدہ کی ایک اور رویا

کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان کی والدہ کو اپنے خاوند یعنی چوہدری صاحب کے والد کی وفات کی خبر دے دی گئی تھی۔ اس ضمن میں چوہدری صاحب پہلے ایک واقعہ بتاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد رویا کا ذکر ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ جب والد صاحب بیمار تھے اور نہایت ہی خطرناک صورت حال تھی تو چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے ڈاکٹروں کو بلوایا اور دو ڈاکٹر دیکھنے کے لئے آئے۔ ان کے آنے کی وجہ سے والدہ محترمہ نے وہ کمرہ چھوڑ دیا کسی اور ساتھ کے کمرہ میں چلی گئیں۔ اس خیال سے کہ وہ جا چکے ہونگے چوہدری صاحب کی والدہ دوبارہ کمرے میں داخل ہو رہی تھیں تو وہ دونوں باہر نکل رہے تھے۔ ان کو دیکھ کر والدہ صاحبہ نے اپنا ایک خواب سنایا کہ میں نے دیکھا کہ دو شخص انگریزی لباس پہنے ہوئے کمرے سے باہر جا رہے ہیں کسی نے اس طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ دو شخص چوہدری صاحب یعنی والد صاحب کو قتل کر گئے ہیں۔ اب جبکہ میں نے دیکھا ہے تو اسی حالت میں پیٹھ کی طرف سے دیکھا تھا یہی وہ دو شخص تھے اس لئے والد کی وفات کی تیاری کرو۔ ایسا ہی ہوا اس کے چند دن بعد ہی وہ وفات پا گئے۔

چوہدری صاحب میر انعام اللہ شاہ صاحب کی وفات کے متعلق ایک خواب کا ذکر کرتے ہیں

کہ ان کی والدہ نے دیکھا کہ ایک روز تہجد اور فجر کے درمیان پلنگ پر لیٹی ہوئی تھیں تو دیکھا کہ آواز آئی اس کا کرنٹ بند کر دیا گیا ہے یعنی بجلی کی لہر منقطع کر دی گئی ہے۔ دوسری صبح ہی والدہ نے کہا کہ میر صاحب فوت ہو گئے ہیں پتہ کرو۔ چنانچہ پتہ کرایا گیا تو جس وقت وہ رویا دیکھی تھی اسی وقت کسی اور شہر میں میر صاحب وفات پا گئے تھے اور دوسرے دن پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ کس طرح عین وفات کے وقت چوہدری صاحب کی والدہ کو خداتعالیٰ نے یہ دکھا دیا۔

یہ واقعات ابھی کیونکہ بہت زیادہ ہیں اور ان کو سمیٹا نہیں جا سکتا اس لئے یہ واقعات اور کچھ اور واقعات انشاء اللہ بعد میں چھپوا دیں گے۔ ایسی رویا و کشوف میں مختلف قوموں کے ذکر بھی ہونے چاہئیں۔

تو چین کی احمدی خاتون عثمان چینی صاحب کی بیگم

جو یہاں اسلام آباد میں موجود ہیں ان کی ایک رویا بھی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ وہ کہتی ہیں جب میں چین سے پاکستان آئی اور عثمان چینی صاحب کے ساتھ بیاہی گئی تو اس وقت میں عربی زبان سے بالکل نابلد تھی اور نہ ہی عربی زبان میں کوئی دعا کر سکتی تھی (نابلد تو اب بھی ہیں لیکن دعا کر سکتی ہیں اس وقت نابلد بھی تھیں اور دعا بھی کوئی یاد نہیں تھی)۔ ان دنوں میں خواب میں دیکھا کہ میں اور عثمان چینی صاحب ایک ایسے کھیت میں چل رہے ہیں جو دونوں طرف لہلہاتی ہوئی فصلیں کھڑی ہیں۔ اس چہل قدمی کے دوران عثمان صاحب مجھے یہ دعا سکھلاتے ہیں "رب لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین" اس دعا کے پڑھتے پڑھتے میری آنکھ کھل گئی اور اسی وقت سے یہ دعا مجھے یاد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس دعا کے نتیجے میں مجھے تین بچے عطا فرمائے۔

مجھے اطلاع ملی ہے کہ اب چونکہ وقت ختم ہو چکا ہے ایک آدھ منٹ باقی ہے اس لئے میں آخر پر آپ کو صرف یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ احمدیت کو ابھی بہت لمبا سفر طے کرنا ہے اور بہت زاد راہ کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ زاد راہ ساتھ لے کر چلو اور "خیر الزاد التقویٰ" سب سے اچھا زاد راہ تقویٰ ہے پس آپ بھی اپنے تقویٰ کی حفاظت کریں کیونکہ ہمارا سفر بہت دشوار ہے اور بہت بڑی بڑی منازل ہم نے طے کرنی ہیں دنیا کی لذتیں تو آنی جانی ہیں چند دن کے بعد یہ ختم ہو جاتی ہیں۔ ہر حسن بڑھاپے میں اپنا نور، اپنی روشنی، اپنی چمک چھوڑ دیتا ہے اور چند دن کے عیش و عشرت کے بعد انسان محض ایک خاک کا پتلا رہ جاتا ہے۔ اس لئے احمدی خواتین دنیا کے فیشنوں کی پرواہ نہ کریں دنیا کی طرز زندگی کو نظرانداز کر دیں۔ اصل لذتیں اور دائمی لذتیں وہی ہیں جن میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہم کلام ہونے والے فرشتے نازل ہوتے ہوں۔ وہ احمدی بچیوں اور بوڑھیوں اور ماؤں اور بیٹیوں اور بہنوں کو بار بار یہ خوش خبریاں دیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، غم نہ کرو، کوئی فکر نہ کرو، یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہاری مہمانی ہے۔ اس دنیا میں بھی ہم تمہارے ساتھ ہیں اور اس دنیا میں بھی ساتھ رہیں گے۔

پس میں سمجھتا ہوں کہ احمدی خواتین کو متقی بننا اور اس حد تک متقی بننا ہے کہ وہ رویا و کشوف کا مورد بن جائیں، کثرت کے ساتھ ان کو سچی رویا دکھائی جائیں، کثرت کے ساتھ ان کو الہام ہوں، کثرت کے ساتھ وہ اپنی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کے قرب کے نظارے دیکھیں۔ اگر ایسی احمدی خواتین آج کی نسل میں پیدا ہو جائیں تو میں خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ آئندہ ساری صدی کی زندگی کی آپ ضمانت بن جائیں گی۔ نسلاً بعد نسل آپ کا تقویٰ آپ کی نسلوں کی بھی حفاظت کرے گا اور احمدیت کی اعلیٰ اقدار کی بھی حفاظت کرے گا۔ پس تعلق باللہ ہی اصل مذہب کی جان ہے اگر تعلق باللہ نصیب ہو جائے تو سب کچھ نصیب ہو گیا اگر یہ

نہیں تو محض قصے اور کہانیاں ہیں۔ چند دن کے عیش و عشرت کے بعد پھر آخر ہم نے رخصت ہونا ہے۔ یہ نہ ہو کہ اگر یہاں مہمانی نہ ہو تو وہاں بھی مہمانی کے کوئی سامان نہ ہوں کیونکہ اس میں پیغام یہی ہے کہ وہی لوگ وہاں مہمانی کی توقع رکھ سکتے ہیں جن سے اس دنیا میں مہمانی کا سلوک ہوا ہو اور قرآن کریم کی دوسری آیات بھی اس پر گواہ ہیں کہ جب جنت میں ان کو پھل پیش کئے جائیں گے نعماء پیش کی جائیں گی تو کہیں گے کہ ہمیں پہلے بھی تو ایسی دی گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا نہیں ملتی جلتی تھیں۔ ان کا مقابلہ تو نہیں ہو سکتا۔ پس خدا کرے کہ دنیا کی جنتیں بھی احمدی خواتین کو نصیب ہوں اور یہی جنتیں اخروی جنت کی بھی ضامن بن جائیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہ آب آب زلال محمدؐ عربی

نہیں کہ ذہن ہی ان کا سمجھ سے عاری ہے
امام وقت کی پہچان ان پہ بھاری ہے
دلوں پہ بغض و عداوت کا بوجھ رکھا ہے
سروں پہ کینہ وری کا جنون طاری ہے
اُدھر ہے نخوت و کبر و غرور کا عالم
اِدھر خلوص و محبت کی خاکساری ہے
وہ سوچتے ہیں کہ ہر وار ان کا مہلک ہے
سمجھ رہے ہیں کہ ہر ضرب ان کی کاری ہے
وہ بھولتے ہیں کہ یہ سلسلہ خدا کا ہے
اسی پہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری ہے
یہ شمع وہ ہے جو اس ذات نے جلائی ہے
یہ روشنی ہے جو اس ذات نے اتاری ہے
وہ آب آب زلال محمدؐ عربی
مسیح وقت کے چشموں سے اب بھی جاری ہے
زمانہ آج بھی سیراب ہو رہا ہے مگر
جو بےنصیب ہے محروم فضل باری ہے
ہم ان کے سب و شتم کا ہدف رہے جس شب
وہ رات ہم نے بڑے چین سے گزاری ہے
اٹھو کہ کٹ گئی زنجیر تیرگی آخر
چلو کہ آج اسیروں کی رستگاری ہے

(پرویز پروازی)

ASIAN JEWELLERY AT DISCOUNTED PRICES
LATEST DESIGNS IN STOCK
UK DELIVERY ARRANGED
CUSTOMER DESIGNS WELCOME
REPAIRS AND ALTERATIONS
DULHAN JEWELLERS
126 MILTON STREET
PALFREY, WALSALL
WEST MIDLAND WS1 4LN
PHONE 0922 33229

NEW AND SECOND-HAND SPARES
SPECIALISTS IN JAPANESE CARS ALL MODELS
TJ AUTO SPARES
376 ILFORD LANE,
ILFORD, ESSEX
081 478 7851

MORSONS CLOTHING
Ladies and Children Clothing
Specialists in
SCHOOL UNIFORMS
Main Showrooms:
682/4 Uxbridge Road, Hayes,
Tel 081 573 6361/7548
Kidswear Showroom:
54 The Broadway, Ruislip Road,
Greenford
Ladieswear Showrooms:
34 The Broadway, Ruislip Road,
Greenford
Children and Ladieswear
Showrooms:
51 High Street, Wealdstone

CRAWFORD TRAVEL SERVICES
COMPETITIVE FARES TO PAKISTAN - INDIA - THE MIDDLE & FAR EAST - USA & CANADA BY PIA - AIR INDIA - BRITISH AIR - EMIRATE AIR - GULF AIR - KUWAIT AIR AND OTHER MAJOR AIRLINES
PHONE 071 723 2773
FAX 071 723 0502
Room 104, Chapel House
24 Nutford Place, London W1H

Al Fazl International Weekly, London

16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)

ISSN: 1352 9587

TELEPHONE NO. 081-870 8517

FAX NO. 081-870 1095

Vol. 1 | Friday, November 4, 1994 | No. 44

Muslim Television Ahmadiyya

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule

For Live Transmission from London

4th November 1994 - 17th November 1994

Tel:+44 81 870 0922
+44 81 870 8517 Ext. 230
Fax:+44 81 870 0684
Telex: 262433 MONREF G
Our Telex Ref: B1292

Friday, 4th November

12.45 Tilawat
1.00 Comments on News
1.20 Darood-o-Salam
1.30 FRIDAY SERMON
2.40 Poem
2.50 MULAQAT - General Q/A
3.50 Tomorrow's Programmes

Saturday, 5th November

11.45 Tilawat
11.50 Questions Answers Session with Hazrat Khalifatul Masih IV and welcome by dignitaries New York 20-10-1994
1.30 MULAQAT
2.30 Poem
2.40 "ECLIPSES IN SCIENCE" A discussion By Prof. Saleh Mohammed Alladin Sahib and three other scientists
3.25 Poem
3.30 Interview of Mrs. Verginia Bottomley M.P.
3.35 Poem
3.50 Tomorrow's Programmes

Sunday, 6th November

11.45 Tilawat
12.00 Questions Answers Session with Hazrat Khalifatul Masih IV
1:30 MULAQAT
2.30 Poem
2.35 "Seekers of Truth"
3.40 Poem
3.50 Tomorrow's Programmes

Monday, 7th November

1.15 Tilawat
1.30 MULAQAT - Homeopathy Class
2.30 Poem
2.50 "Correct Pronunciation of Poems " Host: Mrs Amtul Bari Nasir Sahiba
3.30 "GLIMPSES OF PAST FROM OUR ARCHIVE"
3.45 Poem
3.50 Tomorrow's Programmes

Tuesday, 8th November

1.15 Tilawat
1.30 MULAQAT - Homeopathy class
2.30 Poem
2.45 Islami Akhlaq اسلامی اخلاق A talk by Laiq Ahmad Tahir Sahib
3.15 Poem
3.30 Sirat-tun-Nabi ﷺ سیرت النبی by Naseer Qamar Sahib
3.40 Poem
3.50 Tomorrow's Programmes

Wednesday, 9th November

1.15 Tilawat
1.30 MULAQAT. Quran Translation Class
2.30 General Interest programme by ladies - Host Mrs H. Farooqi بھنوں کی محفل
3.00 Poem
3.10 ISLAMIC ETIQUETTE, (Part 7) A talk by Imam Attaul Mujeeb Rashid Sahib
3.40 Poem
3.50 Tomorrow's Programmes

Thursday, 10th November

1.15 Tilawat
1.30 MULAQAT. Quran Translation Class
2.30 Poem
2.35 MEDICAL PROGRAMME By Dr Mujeeb-ul-Haq Khan
3.05 Poem
3.10 PAGE FROM THE HISTORY, by B. A. Rafiq Khan Sahib
3.40 Poem
3.50 Tomorrow's Programmes

Friday, 11th November

12.45 Tilawat
1.00 Comments on News
1.20 Darood-o-Salam
1.30 FRIDAY SERMON
2.40 Poem
2.50 MULAQAT - General Q/A
3.50 Tomorrow's Programmes

Saturday, 12th November

11.45 Tilawat
12.00 Questions Answers Session with Hazrat Khalifatul Masih IV
1.30 MULAQAT
2.30 Poem
2.40 A sitting with Dr Aziza Rehman
3.00 Programme recorded during Hazoor's recent visit to U.S.A.
3.50 Tomorrow's Programmes

Sunday, 13th November

11.45 Tilawat
12.00 Questions Answers Session with Hazrat Khalifatul Masih IV
1:30 MULAQAT
2.30 Poem
2.35 Programme recorded during Hazoor's recent visit to U.S.A.
3.40 Poem
3.50 Tomorrow's Programmes

Monday, 14th November

1.15 Tilawat
1.30 MULAQAT - Homeopathy Class
2.30 Poem
2.40 "Correct Pronunciation of Poems " Host: Mrs Amtul Bari Nasir Sahiba
3.10 "GLIMPSES OF PAST FROM OUR ARCHIVE"
3.45 Poem
3.50 Tomorrow's Programmes

Tuesday, 15th November

1.15 Tilawat
1.30 MULAQAT - Homeopathy class
2.30 Poem
2.45 Islami Akhlaq اسلامی اخلاق A talk by Laiq Ahmad Tahir Sahib
3.15 Poem
3.30 Sirat-tun-Nabi ﷺ سیرت النبی by Naseer Qamar Sahib
3.40 Poem
3.50 Tomorrow's Programmes

Wednesday, 16th November

1.15 Tilawat
1.30 MULAQAT. Quran Translation Class
2.30 General Interest programme by ladies - Host Mrs H. Farooqi بھنوں کی محفل
3.00 Poem
3.10 ISLAMIC ETIQUETTE, (Part 8) A talk by Imam Attaul Mujeeb Rashid Sahib
3.40 Poem
3.50 Tomorrow's Programmes

Thursday, 17th November

1.15 Tilawat
1.30 MULAQAT. Quran Translation Class
2.30 Poem
2.35 Life of the Holy Prophet ﷺ A talk by Maulana Abdul Salaam Tahir Sahib
3.00 Poem
3.10 PAGE FROM THE HISTORY, by B. A. Rafiq Khan Sahib
3.40 Poem
3.50 Tomorrow's Programmes

Please Note

- Our Audio Frequencies:
  English / Urdu 7.02 MHz
  Arabic 7.20 MHz
  Russian 7.56 MHz
  French 7.92 MHz
- Programmes or their timings may change without further notice.

Week in a nutshell

Permanent or those features which will continue for sometime

EVERY MONDAY
- MULAQAT - Homeopathy Class
- Glimpses of past from our archive
- Correct Pronunciation of Poems

EVERY TUESDAY
- MULAQAT - Homeopathy Class
- Islami Akhlaq اسلامی اخلاق
- Sirat-tun-Nabi ﷺ سیرت النبی

EVERY WEDNESDAY
- MULAQAT - Holy Quran Translation Class
- General interest programme by ladies : بھنوں کی محفل
- "Islamic Etiquette" اسلامی آداب

EVERY THURSDAY
- MULAQAT - Holy Quran Translation Class
- Medical programme (every alternate Thursday)
- "A page from history"

EVERY FRIDAY
- FRIDAY SERMON by Hadhrat Khalifa-tul-Messiah IV
- MULAQAT - General Question & Answers
- Comments on News

EVERY SATURDAY
- Question & Answer Session with Hadhrat Khalifa-tul-Messiah IV (English Language)
- MULAQAT - various communities or children or young lajna

EVERY SUNDAY
- Question & Answer Session with Hadhrat Khalifa-tul-Messiah IV (English Language)
- MULAQAT - various communities or children or young lajna

شذرات

(م۔ا۔ح)

ہمارے ایک محترم قاری نے شکایت کی ہے کہ اپنے ایک گزشتہ شذرہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کرتا دھرتا حضرات کی بد عنوانیوں کا ذکر کرتے وقت ہم نے عطاء اللہ بخاری کے نام کے ساتھ "سید" نہیں لکھا اور اس طرح ہم آل رسولؐ کے استخفاف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ آنمحترم نے ہم پر بدظنی کی لیکن ان کے شکر گزار بھی ہیں کہ انہوں نے بات دل میں نہیں رکھی اور ہم سے جواب طلب کر لیا۔

اس ضمن میں سب سے پہلے تو ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ جہاں تک محمدؐ اور آل محمدؐ کا سوال ہے ہم ان کے غلام، ان کے شیدائی اور عاشق ہیں۔ ہمارا اور ہمارے امام حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کا یہ ایمان اور عہد ہے کہ:

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچہ آل محمدؐ است
(حضرت مسیح موعودؑ)

ہم احمدی تو دن میں ہزاروں مرتبہ ان پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ ان کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر اور روحوں کو شاداب رکھتے ہیں۔ سونے جاتے ہیں تو ان کا نام لیتے ہوئے اور آنکھ کھلتی ہے تو پہلا کلمہ صلی علیٰ ہوتا ہے:

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلی علیٰ کہتے کہتے

کا نظارہ دیکھنا ہو تو کسی احمدی گھرانے میں ایک شب گزاریں۔ آپ کا گلہ جاتا رہے گا۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ کسے باشد، ہم کسی کے نام میں سے کچھ حذف کرنا، نام بگاڑنا یا تحقیری عرفیتیں لگانے کو گناہ سمجھتے ہیں اور اس معاملہ میں قرآن مجید کے حکم "لاتنابزوابالالقاب" ہمارے لئے حرف آخر ہے۔ غیر احمدیوں سے ہمارے اختلافات اصولی ہیں اور ذاتی پسند یا ناپسند کے سرکش گھوڑے کے منہ میں ہم نے کانٹے دار لگام دے رکھی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو احراریوں، ختم نبوت والوں اور دوسرے ملاؤں کی ہرزہ سرایوں کا مناسب جواب دینا ہم بھی جانتے ہیں۔ اگر یہ دریدہ دہن لوگ جماعت احمدیہ کے مقدس بانی اور دوسرے اکابر کے اسمائے گرامی میں تحویل و تحریف کر کے استہزاء کر سکتے ہیں تو ہم بھی انہیں "بخار اللہ شاہ عطائی" اور "ادھر علی ادھر" لکھ سکتے ہیں کہ ان کے یہ القابات برسوں برصغیر کے اخبارات کے فکاہی کالموں میں مقبول رہے ہیں اور ہر خاص و عام کے خندہ و تفریح کا باعث ہوئے ہیں۔ ہم نے کبھی ان کی ذات یا افراد خاندان کے کردار پر حملہ نہیں کیا ہم نے اپنی گرفت ان کے قول و فعل کے تضاد تک محدود رکھی ہے۔ یہاں بھی ہمارے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اذا جاءکم کریم قوم فاکرموہ" اور حضرت مسیح موعودؑ کا عمل مشعل راہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی عدالت میں مولوی محمد حسین کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے اپنے وکیل کو مولوی صاحب موصوف کے نسب کے بارے میں سوال کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ ہم نے جس مقدس ہستی کی بیعت کی ہے اس نے شرط عائد کر دی ہے کہ

وہ اگر پھیلائیں بد بو تم بنو مشک تتار

ہم مجبور ہیں، ہمارے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ ہمیں ان سے کچھ پرخاش نہیں، ہم سے کوئی کمینی حرکت سرزد نہیں ہوگی۔ انشاء اللہ۔

اصل وجہ عطاء اللہ بخاری کو سید نہ لکھنے کی یہ تھی کہ ہم کسی طور پر ان کی پردہ دری نہیں چاہتے تھے۔ وہ جو کچھ بھی تھے یہ ان کا اور ان کے خاندان کا نجی معاملہ ہے لیکن اب جو سائل نے مقطع میں سخن گسترانہ بات لا ہی ڈالی ہے تو نہایت کراہت طبع کے ساتھ بخاری موصوف کے بڑے فرزند ابوذر کے برادر نسبتی کا یہ اعلان درج ذیل کرتے ہیں:۔

"میں یہ بات حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ عطاء اللہ شاہ بخاری خانوادہ سادات میں سے نہیں ہے"۔

(کتاب "پردہ اٹھتا ہے" ۱۹۹۱ء، ناشر شیعہ ورلڈ فیڈریشن لندن، صفحہ ۳۷۹، مصنف شہید سید شاہد عظیم فاطمی)

یہ کتاب ہمارے سامنے کھلی رکھی ہے۔ زیر نظر باب کا عنوان ہے "حرامیوں کی پہچان" اس میں ایک اور بدزبان معاند احمدیت کا نام بھی "چمک" رہا ہے۔ اس کے ذکر سے ایک الٰہی نشان کا قہر اور ہیبت نمایاں ہوتے ہیں۔ اس وقت یہ شخص ماڈل ٹاؤن لاہور کی کسی مسجد سے متعلق ہے اور جماعت احمدیہ کے خلاف کچھ دو ورقے اور کتابچے شائع کر چکا ہے۔ ہر سال برطانیہ آتا ہے اور فرقہ واریت اور ٹولہ بازی کو ہوا دے کر چلا جاتا ہے۔ حوالہ ملاحظہ فرمائیں:۔

"تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان میں .....ایک تنظیم ہے جسے مفتی محمود نے قائم کیا ہے۔ اس کا سیکرٹری جنرل عبدالمجید ندیم ڈیرہ غازی خان کی کھٹیک برادری سے تعلق رکھتا ہے جو چمڑا رنگنے (دباغت) کا کام کرتی ہے۔ مگر ادھر لیڈری چمکی ادھر کھٹ سے سید ہونے کا اعلان کر دیا حالانکہ اس کے گاؤں برادری اور علاقے کے لوگ سب اس کی حقیقت سے واقف ہیں۔

غلہ چوں ارزاں شود، امسال سید می شوم

(ایضاً۔ ۱۷۶)

صادق الوعد خدا نے اپنے مسیح پاک سے وعدہ فرمایا تھا "انی معین من اراد اعانتک وانی مہین من اراد اہانتک" (ترجمہ: میں ان کی مدد کروں گا جو تیری اعانت کا ارادہ رکھیں گے اور اسے رسوا کروں گا جو تیری اہانت پر آمادہ ہو گا) فسبحان الذی اخزی الاعادی

حدیث نبویؐ

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ

دین کا خلاصہ خیرخواہی ہے

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوائیے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

Designing & Setting by Khalifa Rawahuddin Ahmad